ٹریپل
تھری

ایم اے راحت کی عمران سیریز

احمد برادرس

فینسی گڈز سیکشن

فریئر مارکیٹ کراچی

آئندہ ناول

گار جیا کی واپسی

مشینی جلوس

ناشر ——— ایس احمد

قیمت ——— ۶ روپے

پرنٹر ——— زاہد بشیر پرنٹرز لاہور

کتابت ——— خلیل الرحمن

۲۶۔ حبیب بنک بلڈنگ

اردو بازار۔ لاہور

آرٹسٹ عبدالمجید ساگر

ڈاک سے منگوانے کا پتہ

فرخ پبلشرز۔ شاہ جہان روڈ

لاہور

تاحد نگاہ برف کا وسیع و عریض میدان پھیلا ہوا تھا۔ کہیں کہیں چیڑ کے درخت نظر آ رہے تھے۔ جن کے اوپری سرے بھی برف کی سفیدی سے ڈھکے ہوئے تھے۔ برف پرانی معلوم ہوتی تھی کیونکہ اس کی سطح ٹھوس اور پھسلوان تھی۔

اور برف کی اس ناہموار سطح پر سیاہ رنگ کا ایک دھبہ پوری رفتار سے اڑا جا رہا تھا۔ یہ ایک جیپ تھی جس کی رفتار کافی خطرناک تھی۔ اور اس تیز رفتاری کی وجہ سے وہ بار بار اچھل جاتی تھی۔ لیکن برف کی اس ناہموار سطح پر جیپ دوڑانے والا شاید پاگل ہی تھا۔ کوئی ہوشمند تو اتنی خطرناک رفتار سے اس برف پر جیپ دوڑانا پسند نہ کرتا۔

خوفناک برفانی علاقہ جس میں گہرے گہرے بھیانک گڑھے اور خوفناک قسم کی چٹانیں موجود تھیں۔ صورت حال بیحد خطرناک تھی۔ پھسلوان برف پر جیپ کسی بھی وقت کسی خوفناک چٹان سے ٹکرا کر یا کسی گہرے کھڈ میں گر کر تباہ ہو سکتی ہے۔ لیکن جیپ ڈرائیو کرتے والا ان تمام خطرات سے بے نیاز جیپ دوڑا رہا تھا۔

جیپ کو ایک بار پھر خوفناک دھچکا لگا اور اسٹیرنگ بڑے زور سے جیپ

ڈرائیو کرنے والے کے سینے سے ٹکرایا تھا۔ ڈرائیو کرنے والا جیسے چونک پڑا تھا
تکلیف کی شدت نے اسے نڈھال کر دیا، اس کا رنگ فق ہو گیا تھا، چند
سیکنڈ تک وہ اپنے سیدھے ہاتھ سے سینے پر مالش کرتا رہا، درد کچھ کم ہو گیا
تھا۔ تب وہ جیپ سے نیچے اتر آیا۔

اس نے جیپ کے چاروں طرف نگاہ ڈالی اور یک بیک اس کا ذہن
چٹخنے لگا، اوہ ـــ اس نے خوف زدہ انداز میں آنکھیں بند کر لیں اور
بمشکل تمام اپنے ذہن پر قابو پانے کی کوشش کرتا رہا۔

اوہ، اس نے پیشانی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے سوچا وہ اب تک کتنی
خطرناک ڈرائیونگ کرتا رہا ہے۔ یہ خوفناک گڑھے اور بھی گہرے ہو سکتے
تھے۔ برف کی پتلی سطح سے ڈھکے ہوئے خوفناک کھڈ اسے کہیں سے کہیں
پہنچا سکتے تھے، برف کی ابھری ہوئی چٹانیں اس کی زندگی کا خاتمہ کر سکتی
تھیں۔ اس کی ریڑھ کی ہڈی میں ایک ٹھنڈی لہر دوڑ گئی۔

نجانے سڑک کتنی دور ہے، وہ بڑبڑایا اور پھر اس ابھرے ہوئے برف
کے چٹانی تودے کو دیکھنے لگا۔ جس سے اس کی جیپ ٹکرائی تھی۔

اس نے اپنے سر کو جھٹکا اور چاروں طرف دیکھا اور دوبارہ ڈرائیونگ
سیٹ پر آ بیٹھا، سینے کا درد تقریباً ختم ہو گیا تھا۔ اس نے جیپ کو معمولی
سا ریورس کیا اور پھر بڑی احتیاط سے آگے بڑھنے لگا۔

اب تک وہ ان خطرات کے بارے میں سوچ نہیں پایا تھا، اس لئے
بےخوفی سے ڈرائیونگ کرتا رہا تھا، لیکن اب اس کے دل میں خوف پیدا ہو

گیا تھا اس لئے ہر لمحے اسے کسی گڑھے کا خطرہ محسوس ہو رہا تھا، اب اس
نے جیپ کو بیحد معمولی رفتار سے چلانا شروع کر دیا تھا۔

تقریباً آدھے گھنٹے قبل اس نے جیپ کو چلانا شروع کیا تھا، اس
آدھے گھنٹے میں جیپ نے کتنی میل کی مسافت طے کر لی تھی، شاید اسکی وجہ
یہ تھی کہ جیپ ستر اسی میل کی رفتار سے چل رہی تھی، برف کے میدان پر
اس طرح گاڑی چلانا ایک تجربہ ہی تھا، لیکن اسے احساس تک نہیں تھا
کہ وہ جیپ کو برف کے تودوں پر دوڑا رہا ہے۔ لیکن خوف نے اس
کی یہ بے جگری ختم کر دی تھی اور اب وہ نہایت معمولی رفتار سے جیپ
کو آگے بڑھا رہا تھا۔ لیکن اسے اس بات کا یقین تھا کہ وہ جس رفتار
سے جیپ چلا رہا ہے وہ تسلی بخش نہیں ہے، ہو سکتا ہے اس کے سڑک
تک پہنچنے سے پہلے پہلے انہیں خبر ہو جائے اور وہ لوگ اسے گھیر لیں۔

تب ـــــــ تب تمام کھیل چوپٹ ہو جائے گا۔ اور وہ
بری طرح مارا جائے گا۔

اس نے اپنے پیروں کے نزدیک رکھے ہوئے اس سیاہ رنگ کے
بریف کیس کو دیکھا، اور اس کے دل میں نئے جذبے سر اٹھانے لگے، وہ
پرمسرت انداز میں جیپ چلانے لگا، لیکن اچانک ہی خوف اس کی مسرت
پر غالب آ گیا اور خود بخود اس کے پاؤں کا دباؤ ایکسیلیٹر پر بڑھ گیا۔

جیپ پھر آگے بڑھنے لگی، لیکن اب ہر دھچکے پر اسٹیرنگ پر بیٹھے
ہوئے نوجوان کا رنگ فق ہو جاتا تھا۔

دفعتاً ایک زوردار جھٹکا لگا، جیپ بُری طرح اچھلی تھی۔ نوجوان نے اسٹیرنگ سنبھالنے کی کوشش کی۔ اسی کوشش میں اس کے پیروں کے نزدیک رکھا ہوا بریف کیس اچھل کر جیپ کے کنارے پر آ گیا۔

نوجوان نے ایکسیلیٹر سے پاؤں ہٹا کر بریف کیس سنبھالنے کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا۔ لیکن اسی وقت جیپ کا اسٹیرنگ مڑ گیا۔ پہلے وہ کسی چیز سے ٹکرائی اور پھر دائیں طرف ڈھلان میں اُلٹ گئی۔

نوجوان کو صورتِ حال کا قطعی کوئی علم نہیں تھا، وہ بیگ اٹھانے کی کوشش میں مصروف تھا کہ یہ حادثہ رونما ہو گیا اور اس کے بعد وہ چند ساعت کے لئے دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو گیا تھا۔ اسٹیرنگ کافی قوت سے اس کے سر پر لگا تھا، اور اس کے سر سے خون بہنے لگا تھا، اور اس کا سر زور سے چکرانے لگا تھا۔ ہوش و حواس بحال ہوتے تو اس نے اپنے سر سے بہنے والے خون پر ہاتھ رکھ دیا۔ خون کی ایک لکیر اس کی آنکھ میں گھس رہی تھی۔

اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھ کا خون صاف کیا اور خون آلود ہاتھ کپڑوں سے پونچھنے لگا۔

آنکھ صاف کر کے اس نے ارد گرد کا جائزہ لیا، جیپ بالکل الٹی ہوئی پڑی تھی اور وہ جیپ سے کچھ فاصلے پر پڑا تھا، اس نے اپنے درد کرتے وجود کو سنبھالا اور اٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔

وہی ہوا تھا جس کا اسے خدشہ تھا، بمشکل تمام کھڑا ہونے کے

بعد وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا جیپ کے نزدیک پہنچنے کی کوشش کرنے لگا۔ لیکن ابھی وہ جیپ سے دو فٹ کے فاصلے پر ہی تھا کہ جیپ ہلی اور اس کا وہ سرا جو اوپر اٹھا ہوا تھا نیچے بیٹھنے لگا۔

وہ خوف زدہ نگاہوں سے جیپ کو دیکھنے لگا، خطرے کی گھنٹیاں اس کے ذہن میں چکرا رہی تھیں اور اچانک ہی ایک زوردار قسم کا دھماکہ ہوا۔

وہ خوف زدہ نگاہوں سے جیپ کو دیکھنے لگا، اور وہ کسی چیز کے نیچے گرنے کی آواز سن رہا تھا، پھر جیپ کے گرتے ہی برف کی سلیں اپنی جگہ چھوڑنے لگیں۔

وہ جس جگہ کھڑا تھا وہیں بیٹھ گیا، اس نے آنکھیں بند کر کے اپنی پیشانی برف سے ٹکا دی، اس کے ذہن نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا تھا۔

پھر کچھ وقت اور گزر گیا، اس کے سر سے خون بہنا بند ہو گیا تھا اور اس کے حواس واپس آنے لگے تھے۔ تب پھر وہ اپنی جگہ سے کھسکا اور سیدھا کھڑا ہونے کی کوشش کرنے لگا۔

اور پھر کھڑے ہو کر اس نے جو منظر دیکھا اس نے اس کی روح کو لرزا دیا۔ وہ ایک سینکڑوں فٹ گہری کھائی کے کنارے کھڑا تھا اور نیچے کھائی میں پڑی جیپ دھڑ دھڑ جل رہی تھی گویا صرف دو فٹ کا فاصلہ تھا موت اور زندگی میں

اگر جیپ کا توازن ذرا سا بھی بگڑ جاتا تو اس وقت وہ خود
بھی نیچے کھائی میں ہوتا ہے۔ اور ———— اور اس کے
جسم کے ٹکڑے جل رہے ہوتے۔

اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کو پکڑ لیا اور خود
کو سنبھالنے کی کوشش کرنے لگا۔

لیکن پھر ایک خوفناک خیال نے اس کے دماغ
کو بدحواس کر دیا۔

بریف کیس کہاں ہے ——؟ کہاں ہے بریف کیس
گیا —— کیا وہ بھی جیپ کے ساتھ ہزاروں فٹ کی گہرائی
میں چلا گیا —— وہ دیوانگی کے عالم میں چاروں طرف نظریں
دوڑانے لگا۔

اس کی ساری کوشش ناکام ہو گئی تھی — نہیں۔ نہیں
یہ نہیں ہو سکتا —— یہ کبھی نہیں ہو سکتا، وہ اچانک گلا پھاڑ
کر چلانے لگا اور پھر دیوانہ وار ادھر اُدھر دیکھنے لگا۔

وہ چیز جس کے لئے اس نے اپنی زندگی خطرے میں ڈال
دی تھی، جس کے لئے اس نے اتنی مصیبتیں مول لی تھیں اس
کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا، لیکن اچانک ہاں بالکل ہی
اچانک اس کی آنکھوں سے اندھیرا دور ہو گیا، اس کی آنکھیں
مسرت سے چمک اٹھیں۔

سیاہ بریف کیس صاف چمک رہا تھا، جیپ کے ٹکرانے
سے وہ اچھل کر برف پر جا گرا تھا اور تب جیپ کھڈ میں گر
پڑی تھی — اگر اس کے پہیر لگانے سے بریف کیس ٹھیک ہو
گیا ہوتا تو اسے ہمیشہ کے لئے اس سے ہاتھ دھونے پڑتے اور
———— اور اس کے بعد وہ شاید خودکشی کر لیتا، کیونکہ جس
چیز کے لئے اس نے زندگی داؤ پر لگا دی تھی، اگر وہ نہ
ملتی تو پھر زندہ رہنے سے کیا فائدہ تھا ——!

وہ آہستہ آہستہ بریف کیس کی طرف بڑھنے لگا،
پھر اس نے بریف کیس پر جھپٹا مارا اور اسے اٹھا کر سینے
سے لگا لیا۔

اب اس کے دل سے دہشت کم ہو گئی تھی، سر کا درد
بھی اسے خاص محسوس نہیں ہو رہا تھا —— پھر اس نے چاروں
طرف دیکھا اور تب پھر اسے سڑک کا خیال آیا ——۔

اوہ —— اوہ مجھے بہت جلد سڑک پر پہنچ جانا چاہیئے
ورنہ —— ورنہ وہ لوگ مجھے پالیں گے، لیکن —— لیکن اگر
میں سڑک پر پہنچ بھی گیا تو کسی بستی تک کیسے پہنچ سکوں گا
پیدل اور صرف پیدل —— اس کے ذہن نے جواب
دیا اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے —— اور اگر میں
راستہ بھٹک گیا تو —— اس نے دوبارہ سوچا۔

پریشانی اور فکر کے آثار اس کے چہرے پر نمودار ہو گئے،
لیکن سینے سے لگے ہوئے بریف کیس نے اسے ڈھارس دی،
اور وہ پختہ عزائم کے ساتھ آگے بڑھنے لگا ۔۔۔ ایک نئے
عزم اور حوصلے کے ساتھ ۔۔۔ ۔

اس کے جوتے برف میں دھنستے جا رہے تھے لیکن وہ
بڑھتا رہا ۔۔۔ بڑھتا رہا ۔۔۔ ۔

دفعتاً وہ رک گیا، ایک خوفناک آواز اس کی سماعت
سے ٹکرائی تھی، جس نے ایک بار پھر اس کے رونگٹے کھڑے
کر دیئے اور وہ آنکھیں پھاڑ کر آسمان کی طرف دیکھنے لگا

ہر سیاہ نقطے پر کسی انسان کا گمان ہوتا تھا ۔۔۔ ہیلی کاپٹر
میں بیٹھا ہوا شخص دوربین لگائے چاروں طرف دیکھ رہا تھا،
برف کی سفید چادر بے حد خوشنما معلوم ہو رہی تھی ۔۔۔ اور

یہ خوش قسمتی ہی تھی کہ آسمان پر بادل گھرے ہوئے تھے، ورنہ
سورج نکلنے سے برف چمکیلی ہو جاتی اور اس صورت میں نیچے
دیکھ لینا تقریباً ناممکن ہو جاتا ۔۔۔ ۔

برف پر نظر آنے والے چیڑ کے درختوں پر بھی کسی انسان
کا گمان ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ کہیں کہیں پڑے ہوئے سیاہ پتھر
بھی آدمی جیسے لگتے تھے ۔

ہیلی کاپٹر اس علاقے پر مسلسل چکر کاٹ رہا تھا۔ دوربین
والا بڑی گہری نظروں سے ہر چیز کو دیکھتا تھا، تب دفعتاً
دوربین والا پائلٹ سے پوچھنے لگا ۔۔۔

" اسے فرار ہوئے کتنی دیر ہوئی ہے ۔۔۔ ؟

" تقریباً پون گھنٹہ جناب ۔۔۔ پائلٹ نے جواب دیا

" اور اگر اس دوران وہ سڑک پر پہنچ گیا تو ۔۔۔ !

" ناممکن ہے جوھن ۔۔۔ برف کی سطح پر جیپ دوڑانا آسان
کام نہیں ہے ۔۔۔ ۔

" اور اگر اس نے جیپ تیز رفتاری سے ڈرائیو کی ہو تو ؟
دوربین والا نیچے دیکھتے ہوا بولا ۔

" تب بھی اس کا سڑک تک پہنچ جانا ناممکن ہے جوھن "
پائلٹ نے جواب دیا اور پھر اس نے ایک لمحے کے لئے دوربین
والے کو دیکھا جس کا نام وہ جوھن لے رہا تھا ۔۔۔ اور بولا !

"دراصل اس برفانی علاقے سے سڑک تک پہنچ جانا کوئی آسان کام نہیں ہے، سڑک اس علاقے سے تقریباً پچیس میل دور ہے"

"میں کہتا ہوں تم ایک لمحے کے لئے فرض کر لو دیان اگر وہ برفانی علاقہ عبور کر گیا ہو تو ـــــ" جوہن نے پوچھا

"تو ہمیں ناکام لوٹنا ہوگا ـــــ۔"

"کیوں ـــــ؟"

"کیونکہ ہمیں سڑک پر جانے کا حکم نہیں ہے ـــــ"

"آخر کیوں ـــــ؟"

"کیا احمقانہ گفتگو کر رہے ہو یار، سڑک پر آمدورفت رہتی ہے اور کسی نے ہیلی کاپٹر دیکھ لیا تو ـــــ"

"میرا خیال ہے کوئی خاص بات نہیں ہے، کیا یہاں ہیلی کاپٹر نہیں ہوں گے ـــــ۔"

"کیوں فضول باتیں کر رہے ہو جوھن ـــ" پائلٹ نے ناگواری سے جواب دیا اور نیچے نظریں جما دیں۔

"مجھے تو محسوس ہوتا ہے کہ وہ اس طرف آیا ہی نہیں۔" دوربین والا پھر بولا

"نہیں تو ہر بات غلط محسوس ہوتی ہے جوھن، میرا خیال ہے نہیں اب اس تنظیم کا پیچھا چھوڑ دینا چاہیئے۔" دیان نے ہنستے ہوئے کہا ـــــ جوھن بھی ہنس پڑا ـــــ۔

"نہیں کیوں یقین ہے کہ وہ اس طرف آیا ہوگا ـــــ۔"

"اس لئے کہ فرار کے لئے اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں ہے، اور پھر اس کا جیپ سے جانا یہ ثابت کرتا ہے کہ اس کا ادھر ہی آنے کا ارادہ تھا، ورنہ دوسری جگہ جیپ استعمال کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ـــــ۔"

"اوہ ـــــ" جوہن نے ہونٹ سکوڑ لئے۔ پھر بولا "ذرا نیچی پرواز کرو دیان، اتنے اوپر سے کچھ نظر نہیں آ رہا ہے ـــــ۔"

"اوکے ـــــ" دیان نے جواب دیا، پھر اس نے ہیلی کاپٹر کو ایک لمبا راؤنڈ دیا اور ہیلی کاپٹر تھوڑا نیچے آ گیا، بس یا اور ـــــ۔

"تم ڈر کیوں رہے ہو، یہاں تو اونچی چوٹیاں نہیں ہیں ـــــ"

"میں اور ڈر ـــــ" پائلٹ عجیب سے انداز میں ہنسا

"ہاں ـــ میرا خیال ہے اب تم اتنے مشاق نہیں رہے ہو جتنے پہلے تھے ـــــ۔"

"اچھا ـــــ بدلہ لے رہے ہو جوھن"۔ دیان نے پوچھا

"نہیں تم اسے بدلہ نہیں کہہ سکتے، البتہ مذاق سمجھ سکتے ہو ـــــ" جوہن نے بدستور نیچے دیکھتے ہوئے کہا ـــــ وہ برف کے تودوں پہ نگاہیں دوڑاتا رہا اور ـــــ بالآخر وہ حیرت سے چیخ پڑا

"ارے، وہ کیا ہے دیان ـــــ وہ ـــــ وہ دیکھو" جوہن نے اچانک ایک طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کہاں ——— ؟

"وہ اس طرف غالباً کوئی کھائی ہے —۔

پائلٹ نے اپنے گلے میں پڑی ہوئی دور بین آنکھوں سے لگائی اور اس سمت دیکھنے لگا جس سمت جوہن نے اشارہ کیا تھا، اور پھر اسے وہ شعلے نظر آنے لگے جو ایک محدود دائرے میں اٹھ رہے تھے

"وہ کیا ہے —!

"جیپ — ریان نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں جواب دیا

"اوہ تو کیا — ؟

"ہاں — ریان نے جوہن کا مطلب سمجھ لیا تھا

"گویا قصہ ختم ———"

"فراڈ ———"

"کیا مطلب ———"

"مطلب یہ کہ یہ اس کی کوئی چال بھی ہو سکتی ہے —۔

"میں نہیں سمجھا ریان —"

"تمہاری عقل پر بھی شاید برف جم گئی ہے، کیا وہ جیپ تباہ کر کے ہمیں دھوکہ نہیں دے سکتا — تاکہ ہم یہ سوچ کر واپس پلٹ جائیں کہ وہ بھی جیپ کے ساتھ ہی ختم ہو گیا ہے اور وہ بڑے اطمینان سے یہاں سے نکل جائے۔

"اوہ واقعی یہ ممکن ہے، مگر پھر کیا کیا جائے — ؟

"ہم اپنا فرض ادا کریں گے جوہن"

"یقیناً ——— لیکن کس طرح — ؟

"جوہن پلیز خاموش رہو جوہن، مجھے کچھ سوچنے دو۔ — تمہاری زبان تو رکنے کا نام ہی نہیں لیتی" ریان نے کسی قدر ناگواری سے کہا۔

اور جوہن خاموش ہو گیا۔

"بہر حال اب میں ہیلی کاپٹر نیچے اُتار رہا ہوں۔ ہیلی کاپٹر نیچے اتارنے کے بعد ہم جیپ کو دیکھیں گے، قرب و جوار کا معائنہ کریں گے اور اگر اس کی لاش مل گئی تو ٹھیک ہے ورنہ ——۔

اسے تلاش کیا جائے گا۔ جوہن نے جملہ پورا کر دیا۔

"ہاں جوہن ہم اسے تلاش کریں گے، خواہ اس کے لئے ہمیں کتنی ہی تگ و دو کیوں نہ کرنی پڑے۔ اسے نکل کے نہیں جانا چاہیئے ورنہ یہ ہمارے ملک کے لئے بے حد خطرناک ہو گا۔

"ہاں ریان، ہم ہر ممکن کوشش کریں گے کہ اسے زندہ یا مردہ دونوں صورتوں میں تلاش کر لیں۔ جوہن نے کہا، اور ریان ہیلی کاپٹر کو ایک طویل چکر دینے کے بعد کھائی پر سے جانے لگا ——— آہستہ آہستہ ہیلی کاپٹر نیچے ہونے لگا اور پھر وہ کھائی سے کچھ فاصلے پر برف کی ایک ہموار سل پر اُتر گیا۔

ریان اور جوہن تیزی سے کھڑکی کھول کر نیچے اتر آئے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں گنیں تھیں جن کا رُخ جیپ کی طرف تھا۔ پھر وہ دونوں

جیپ کو دیکھنے لگے۔

جیپ بُری طرح مسخ ہو گئی تھی، اس کے بہت سے ٹکڑے اِدھر اُدھر بکھرے ہوئے تھے۔ گہری کھائی میں جیپ کی تلاشی لینا ناممکن تھا، وہ اپنے طور پر اِدھر اُدھر نگاہیں دوڑاتے رہے۔ وہاں کسی انسانی لاش کا کوئی پتہ نہیں چل رہا تھا۔ وہ دونوں دیر تک جیپ کے اطراف کا جائزہ لیتے رہے۔ پھر ریان جوہن کی طرف معنی خیز نگاہ سے دیکھنے لگا۔

سازش — صدفی صد سازش — ریان نے کہا۔

جوہن نے کوئی جواب نہ دیا تھا اور پھر وہ دونوں خاموشی سے ہیلی کاپٹر کی جانب چل پڑے۔

ایک بار پھر ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا۔ ریان کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور وہ کھائی پر نظریں جمائے ہیلی کاپٹر پائلٹ کر رہا تھا۔ پھر وہ کافی اونچے آ گئے۔

یقیناً وہ جیپ کے ساتھ نہیں گرا ہے، بلکہ اس نے جیپ کو کنارے سے نیچے لڑھکا دی ہے، اب وہ یہیں کہیں ہو گا اور چونکہ یہاں چھپنے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ اس لئے ہم آسانی سے اسے تلاش کر لیں گے، ریان کہنے لگا۔

لیکن جوہن نے اس بار بھی کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ ہیلی کاپٹر پرواز کر رہا تھا اور وہ دونوں نیچے نظریں جمائے ہوئے تھے۔

لیکن مسلسل ایک گھنٹے کی تلاش کے باوجود انہیں اس شخص کا کوئی سراغ نہیں مل سکا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے جیپ والے کو زمین کھا گئی۔

ریان اور جوہن بے حد پریشان تھے۔ ریان کے چہرے پر بہت زیادہ تشویش کے آثار تھے۔

" یہ قصہ کیا ہے —— ؟ جوہن بولا

ریان نے کوئی جواب نہیں دیا، اب وہ ہیلی کاپٹر فضا میں بلند کر رہا تھا، پھر وہ تیزی سے ایک سمت بڑھ گیا۔

" اوہ ریان سڑک — کیا تم سڑک کی طرف جا رہے ہو؟ جوہن نے دور سے برف کے درمیان ایک ٹیڑھی سیاہ لکیر کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

" ہاں —"

" لیکن —"

" اسے تلاش کرنا ضروری ہے جوہن "

" لیکن وہاں جانا منع ہے "

" خاموش رہو جوہن — ریان سخت لہجے میں بولا اور ہیلی کاپٹر برابر آگے بڑھتا رہا۔ پھر وہ سڑک کے بالکل قریب پہنچ گئے —

لیکن سڑک دور دور تک ویران پڑی ہوئی تھی، سڑک پر کسی متنفس کا وجود نہیں تھا۔

ریان سڑک کے کنارے اس طرف بڑھنے لگا جدھر یہ سڑک

ایک پہاڑی شہر کی طرف جاتی تھی۔ ویسے درمیان میں کئی بستیاں پڑتی تھیں۔ کافی آگے بڑھنے کے بعد بھی اُسے کچھ نظر نہ آیا، جس سے اُسے کوئی شبہ ہو سکتا۔

پھر ریان نے ہیلی کاپٹر واپس موڑ دیا، اب اس کا چہرہ پُرسکون نظر آرہا تھا۔

"میرا خیال ہے جوہن ——— وہ بہت دیر کے بعد بولا۔ وہ ختم ہو گیا ہے، شاید برف کے کسی گڑھے میں دب گیا ہے یا پھر، اوپر سے جیپ لڑھکتے وقت کھائی کے کنارے سے برف میں دفن ہو گیا ہے، بہرحال اگر یہ سب کچھ نہیں بھی ہوا تب بھی ہم لوگ اپنا فرض انجام دے چکے ہیں۔

"بے شک۔ جوہن نے اس کی تائید کی۔ مگر اب کیا پروگرام ہے

"واپسی ——"

"میں کچھ کہوں ——"

کہو ——

ہمیں جلی ہوئی جیپ کے کچھ فوٹو ضرور لے لینا چاہئیں، تاکہ بطور ثبوت پیش کر سکیں۔

"بہت عمدہ —— بہت ہی عمدہ جوہن۔ ریان نے اسے تعریفی نظروں سے دیکھا، پھر بولا —— اتنے عرصے میں تم نے پہلی بار کوئی اچھی تجویز سوچی ہے۔

"شکریہ ریان۔ جوہن بولا —— اور ریان نے ہیلی کاپٹر کا رُخ پھر اسی طرف کر دیا جدھر سے وہ آئے تھے۔ چند منٹ کے بعد انہوں نے ہر زاویے سے جیپ کی تصاویر لیں اور پاکٹ کیمرہ دوبارہ اپنی جیب میں رکھ لیا۔

اس دوران ریان سخت شش و پنج کا شکار رہا تھا، گو اس نے اپنی اس ذہنی بے اطمینانی کا ذکر جوہن سے نہیں کیا تھا، لیکن اس کے ذہن میں یہ بات بار بار آرہی تھی کہ اگر فرار ہونے والا شخص مر گیا ہے تو کیا وہ بریف کیس بھی اس کے ساتھ ہی فنا ہو گیا جس کے بارے میں انہیں خاص ہدایات دی گئیں تھیں۔

لیکن ظاہر ہے وہ کیا کر سکتا تھا۔ اپنے خیال کے مطابق اس نے ہر ممکن کوشش کر ڈالی تھی لیکن ناکام رہا تھا —— اگر جیپ ڈرائیور جیپ کے ساتھ ہی کھائی میں گر گیا ہے تو شاید بریف کیس بھی جیپ میں ہی ہوگا، یہی سوچا جا سکتا ہے۔

اس نے اپنے ذہن کو ان سوچوں سے آزاد کیا اور جوہن کی طرف دیکھنے لگا، جو اب بھی کھائی میں گری ہوئی جیپ کو بغور دیکھ رہا تھا۔

آؤ جوہن واپس چلیں۔

"چلو —— جوہن نے کہا —— اور ذرا سی دیر کے بعد وہ دونوں ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر واپس چل پڑے۔

۳

ہیلی کاپٹر ـــــ میرے خدا ہیلی کاپٹر ـــــ بلیک زیرو نے سوچا اور اس کا پورا جسم تھرا گیا ـــــ گویا ـــــ گویا اس کے فرار کا راز فاش ہو گیا ہے اور اب اس کی تلاش شروع ہو چکی ہے۔

افسوس ـــــ صد افسوس، بہت کم وقت ملا تھا اسے، اتنا پریشانیاں اٹھا کر تو وہ یہاں تک پہنچا تھا۔ کاش تھوڑا سا وقت اور مل جاتا اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا۔

اب ہیلی کاپٹر والوں کی نگاہوں سے بچنا آسان کام نہیں تھا کیونکہ دور دور تک چھپنے کی کوئی جگہ نہیں تھی، پتھروں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں اور برف کی مسطح چند چٹان نما تودوں اور میدان کے علاوہ وہاں کچھ نہیں تھا ـــــ اور برف کے اس سپاٹ اور شفاف میدان میں اس کا دیکھ لیا جانا، صد فی صد یقینی تھا۔

پھر ـــــ پھر کیا کیا جائے ـــــ کیا وہ اپنے عظیم مقصد میں ناکام ہو جائے گا۔ کیا وہ جیپ کے خوفناک حادثے سے اس لیے بچا تھا

ان لوگوں کے ہاتھوں مارا جائے، ان کتوں کے ہاتھوں جن کا نام سن کر اسے کراہیت آتی تھی۔ ان لوگوں کے ہاتھ لگنے سے بہتر ہے خودکشی کر لی جائے۔ خودکشی زیادہ بہتر ہے۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

پھر اس نے ایک فیصلہ کر لیا ـــــ وہ ان کتوں کے ہاتھوں میں پڑنے سے پہلے اپنے آپ کو ختم کر لے گا یا ان کو ختم کر دے گا۔ وہ کسی قیمت پر ایسی موت مرنا نہیں چاہتا تھا جو اسے یہودیوں کے ہاتھوں نصیب ہوتی۔

اس نے اپنی جیبیں ٹٹولیں اور پستول محسوس کیا، پھر وہ آسمان کی طرف دیکھنے لگا۔

دور بہت دور ہیلی کاپٹر نظر آ رہا تھا۔ اگرچہ وہ کافی اونچا تھا، لیکن اسے یقین تھا کہ وہ لوگ اسے دوربین سے دیکھ رہے ہوں گے اور چند منٹ کے بعد وہ اسے پا لیں گے۔

لیکن ایک خیال تیزی سے اس کے ذہن میں سرائیت کر گیا کیا اتنے اوپر سے دیکھنے پر وہ انہیں نظر آ سکتا ہے۔ اس نے خود بھی ہیلی کاپٹر کی سیر کی ہے ـــــ اوپر سے دیکھنے پر بڑی بڑی چیزیں بہت چھوٹی نظر آتی ہیں ـــــ اور پھر اتنی اونچائی سے۔

"اوہ ـــــ اوہ ـــــ خوب، بچنے کے لئے ایک اور کوشش کی جا سکتی ہے، ٹھیک ہے موت تو آخری چیز ہے، وطن کے لئے تو انسان کسی بھی چیز کی پرواہ نہیں کرتا۔ ہاں وہ کوشش کرے

گا ضرور کرے گا۔

وہ تیزی سے زمین پر بیٹھ گیا۔ قرب و جوار میں بہت سے چھوٹے چھوٹے پتھر پڑے ہوئے تھے۔ اس نے ایک بڑا سا پتھر منتخب کیا اور رینگتا ہوا اس کے قریب پہنچ گیا۔

ہیلی کاپٹر قریب آتا جا رہا تھا اور اس کے ہاتھ تیزی سے پتھر کی آس پاس کی برف کھرچنے میں لگے ہوئے تھے۔ برف ابھی بالکل سخت نہیں ہوئی تھی ـــ پھر بھی اس کام میں اس کی انگلیوں کے کئی ناخن زخمی ہو گئے۔

اس نے نظریں اٹھا کر اُوپر دیکھا۔ ہیلی کاپٹر بہت قریب پہنچ چکا تھا اور ابھی اس کا کام نامکمل تھا۔ اس نے پستول نکال کر ہاتھ میں لے لیا تاکہ ضرورت کے وقت اسے استعمال کر سکے۔

لیکن پھر ایک عجیب واقعہ ہوا، ہیلی کاپٹر اس سے کچھ فاصلے سے ہی واپس مڑ گیا ـــ وہ اس کھائی پر چکر لگا تھا۔

اور ویسے ہی گڑھ ـ غالبًا جلتی ہوئی جیپ کے شعلوں نے اسے اپنی طرف متوجہ کر لیا ہے۔ وہ رک کر اسے دیکھنے لگا۔

ہیلی کاپٹر نیچے اُتر رہا تھا۔ اس نے دوبارہ پستول جیب میں رکھ لیا اور اپنے کام میں مشغول ہو گیا، اُسے یقین تھا کہ وہ لوگ اسے وہاں نہ پا کر دوبارہ اِدھر آئیں گے اور اسے تلاش کریں گے۔ اس لئے ان کے اوپر آنے سے پہلے اسے اپنا کام ہر قیمت پر پورا کر

لینا تھا اس کے ہاتھ تیزی سے برف کھرچنے لگے اور پھر کافی محنت کے بعد اس نے اپنے لئے ایک ایسا گڑھا کھود لیا جس میں وہ آرام سے لیٹ سکتا تھا۔

وہ اس گڑھے نما قبر میں لیٹ گیا اور دونوں ہاتھوں سے گڑھے کے کنارے سے اکٹھی ہو جانے والی برف اپنے اُوپر سمیٹنے لگا۔ چند ہی منٹ کے بعد وہ اس گڑھے میں بند ہو چکا تھا۔ البتہ اس کی گردن باہر تھی اور پتھروں سے بالکل ملی ہوئی تھی۔ اس طرح اوپر سے دیکھنے سے وہ ایک پتھر ہی نظر آ سکتا تھا۔

اس نے سر کے گرد برف ہی کا تکیہ بنایا اور آرام کرنے لگا۔ اب وہ آگے کے واقعات کے لئے تیار تھا۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ جو ہونا ہو گا وہ ہی ہو گا۔ چنانچہ وہ ہیلی کاپٹر کی آواز پر کان لگائے رہا۔

پھر کچھ ہی دیر کے بعد اسے ہیلی کاپٹر اوپر اڑتا ہوا نظر آیا۔ اس بار وہ بہت نیچی پرواز کر رہا تھا۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں اور فوری طور پر رونما ہونے والے کسی بھی حادثے کے لئے تیار ہو گیا۔

لیکن ہیلی کاپٹر اس کے سر پر سے گزر گیا تھا اور پھر وہ کافی دور نکل گیا۔

بلیک زیرو اسی طرح ساکت پڑا رہا۔ ہیلی کاپٹر نظروں سے غائب ہو چکا تھا ــــ اور وہ سوچ رہا تھا کہ اب وہ کس طرف جا رہا ہے ـ کیا سڑک کی طرف ـــ؟

"اوہ — ہو سکتا ہے ان لوگوں کا خیال ہو کہ میں سڑک پر جانے میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ اگر ایسا ہے تو وہ ضرور اس طرف واپس آئیں گے، لہذا جب تک ہیلی کاپٹر واپس نہ لوٹ جائے اسی طرح لیٹے رہنا چاہیئے"

ویسے بھی بلیک زیرو کوئی خاص تکلیف محسوس نہیں کر رہا تھا۔ وہ آرام سے لیٹا تھا۔ بریف کیس اس نے اپنے سینے پر رکھ لیا تھا اور گرم برف اسے ہلکی ہلکی حرارت پہنچا رہی تھی۔ پھر کافی دیر اور گزر گئی۔ یہ لمحات بڑے صبر آزما تھے لیکن بہر صورت اسے ہر تکلیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنا تھا۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اسے ہیلی کاپٹر کی آواز پھر سنائی دی۔ اور وہ اسی طرف دیکھنے لگا۔

اب وہ ناکام واپس آرہے ہیں۔ اس نے سوچا۔ ہیلی کاپٹر اس کے سر پر سے ہوتا ہوا دوبارہ اسی کھائی کی طرف واپس چلا گیا تھا۔

تھوڑی ہی دیر کے بعد ہیلی کاپٹر نظروں سے اوجھل ہو گیا جب وہ بالکل نظروں سے اوجھل ہو گیا تو اس نے اطمینان کی سانس لی اور اپنے جسم سے برف ہٹانے لگا، اس عمل سے اسے کافی تکلیف ہوئی کیونکہ بھربھری برف اب سخت ہو گئی تھی اور سر کی چوٹ بھی اسے کافی تکلیف دے رہی تھی۔

لیکن وہ فولادی اعصاب کا مالک تھا۔ بڑے سے بڑے خطروں میں گھر جانے کے باوجود اس کے ماتھے پر شکن نہیں آتی تھی، وہ پوری طرح اپنے کنٹرول میں تھا۔

تھوڑی سی جدوجہد اور کوشش کے بعد وہ برف کے گڑھے سے نکل آیا، سیاہ بریف کیس اپنے قریب رکھ کر وہ اپنے جسم سے برف جھاڑنے لگا اور پھر لڑکھڑاتے قدموں سے سڑک کی طرف بڑھنے لگا۔ جدھر ہیلی کاپٹر اس کی تلاش میں گیا تھا۔

یقیناً وہ سڑک کی صحیح سمت کی طرف جا رہا تھا لیکن اتنی سست رفتاری مناسب نہیں ہے۔ اسے ابھی ہمت کی ضرورت ہے۔ بلیک زیرو نے سوچا اور اس کے قدموں میں تیزی آگئی۔

تقریباً ایک ڈیڑھ گھنٹہ مسلسل چلتے رہنے کے بعد وہ سڑک کے قریب پہنچ گیا۔

لیکن اب اس کے اعضا جواب دیتے جا رہے تھے، تقریباً دو گھنٹے وہاں بیٹھے رہنے کے بعد بھی اسے کوئی سواری نہ مل سکی حتیٰ کہ وہ مایوس ہو کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے کہ وہ پیدل ہی کسی بستی میں پہنچنے کی کوشش کرے۔ اسے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ انسانی بستی وہاں سے کتنی دور ہے۔ اس نے صرف دوسرے لوگوں سے سنا تھا کہ یہاں سے کچھ فاصلے پر سڑک ہے اور اس کے بعد کئی بستیوں کے بعد اس کی منزل ہے۔

ابھی وہ چند ہی قدم چلا تھا کہ اسے کسی مشین کی گھڑگھڑاہٹ سنائی دی، اور وہ چونک کر پیچھے دیکھنے لگا۔ پھر اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ پیدا ہو گئی۔

یہ گھڑگھڑاہٹ ایک ٹرک کی تھی جو دور سے آتا ہوا نظر آ رہا تھا۔

لیکن ——— پھر خوف کی ایک لہر اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سرایت کر گئی — یہ ٹرک — یہ ٹرک ان دشمن کتوں کا بھی تو ہو سکتا ہے، ممکن ہے سڑک کے راستے اس ٹرک کو اس کی تلاش میں بھیجا گیا ہو۔

اس خیال کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں کی چمک ماند پڑ گئی۔

ٹرک قریب آتا جا رہا تھا اور اسے اس کے قریب پہنچنے سے پہلے ہی فیصلہ کرنا تھا اور پھر اس نے فیصلہ کر لیا۔

اگر وہ ان دشمنوں کا ٹرک ہے تب بھی وہ اسے ضرور روکے گا، اب تک قسمت اس کا ساتھ دیتی چلی آئی ہے، اب بھی خدا اس کا ساتھ دے گا۔ بلیک زیرو نے سوچا، اور آگے بڑھ کر کھڑا ہو گیا۔

پھر وہ دونوں ہاتھ اٹھا کر ٹرک کو روکنے کی کوشش کرنے لگا۔

دودھ کا ٹرک تھا۔ دو گوالے شام کا دودھ شہر لے جا رہے تھے، انہوں نے ٹرک روک لیا۔

"کیا بات ہے بابو ———"،

"میری گاڑی بگڑ گئی ہے، مجھے شہر چھوڑ دو بھائی۔"

بلیک زیرو نے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

بیٹھ جاؤ۔ گوالے نے فراخدلی سے کہا اور بلیک زیرو جلدی سے ٹرک کے پچھلے حصے پر چڑھ گیا۔

ٹرک آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ شہر میں داخل ہو رہا تھا۔

———

۴

جناب یہ ایئر کنڈیشنڈ کار ہے آپ اسے گدھا بنانے پر کیوں تلے ہوئے ہیں۔ صفدر نے نعمانی کو ٹوکا، اور نعمانی اسے گھورنے لگا، پھر تلخ لہجے میں بولا۔

"اس لئے کہ اس میں ایک گدھا سوار ہے"۔

"اوہ — صفدر نے ہونٹ سکوڑ کر نعمانی کو اوپر سے نیچے تک گھورا — اور پھر آہستہ سے بولا —!

کمال ہے یار میں آج تک اندازہ نہیں لگا سکا، کیوں جولیا کیا تمہیں اس بارے میں کوئی اندازہ ہے — ؟ صفدر نے جولیا سے کہا جو پچھلی سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی اور ان دونوں کی باتوں سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

"اپنے متعلق خود کوئی اندازہ لگانا بے حد مشکل کام ہے مسٹر صفدر ——— نعمانی نے زیرِ لب مسکراتے ہوئے کہا،

"اوہ پھر آپ نے اتنے وثوق سے کیسے کہہ دیا۔

"کیا ـــ؟"

"یہی کہ اس کار میں ایک گدھا سوار ہے"

"اس لئے کہ میں گدھے کو اپنے سامنے دیکھ رہا ہوں، اور وہ برابر ریکنگ رہا ہے" نعمانی نے جواب دیا۔

"اوہ ـــ صفدر نے سامنے لگے ہوئے عقب نما آئینے میں جھانکتے ہوئے کہا ـــ" نعمانی یہ آئینہ غلط عکس پیش کرتا ہے، تم اسے پہلی فرصت میں بدلوا دو ـــ

نعمانی ہنسنے لگا تھا۔ پھر صفدر بولا ـــ ثابت ہو گیا ـــ

"کیا ثابت ہو گیا ہے ـــ" نعمانی نے پوچھا۔

"یہی کہ یہ آئینہ غلط ہے اور آپ کو اس میں الٹا عکس نظر آتا ہے"

"کیسے" نعمانی نے دلچسپی سے پوچھا۔

"اس لئے کہ تم گدھے نہیں ہو، لیکن یہ آئینہ بتا رہا ہے کہ تم گدھے ہو"

نعمانی ہنسنے لگا۔ پھر بولا ـــ "مجھے اعتراف ہے صفدر کہ بکواس میں تم سے کوئی نہیں جیت سکتا"

شکریہ نعمانی ـــ صفدر نے گردن خم کرتے ہوئے کہا لیکن بھائی میرے یہ کار ہے گدھا گاڑی تو نہیں ہے نا ـــ ارے میں کہتا ہوں اسپیڈ بڑھاؤ ـــ

اور نعمانی نے ایکسیلیٹر پر پاؤں کا دباؤ بڑھا دیا۔ کار فراٹے بھرنے لگی، یقینی طور پر اس وقت اس کی اسپیڈ ایک سو ساٹھ یا

ایک سو ستر سے کم نہیں تھی۔

صفدر نے سیٹ کی پشت سے سر لگا لیا تھا تب جولیا چیخی،

ارے نعمانی خدا کے واسطے باز آجاؤ تم لوگ ان حرکتوں سے ہم بچانے کس مصیبت میں جا رہے ہیں اور تم لوگوں کو اٹھکیلیاں سوجھ رہی ہیں۔

"واہ مس جولیا واہ۔ کیا بات کہی ہے آپ نے۔ نعمانی نے کہا اور کار کی اسپیڈ کم کر دی۔

کار تقریباً دس منٹ کے بعد ایئرپورٹ پہنچ گئی تھی۔ وہ تینوں کار سے اتر کر ایئرپورٹ میں داخل ہو گئے، جہاں جدید ساخت کا ایک طیارہ رن وے پر موجود تھا۔

ان تینوں کو حکم ملا تھا کہ وہ فوری طور پر ایئرپورٹ پہنچ جائیں ان کی سیٹیں بک ہیں۔ گاڑی کو وہ ایئرپورٹ پر ہی چھوڑ دیں۔ طیارہ جب مخصوص ایئرپورٹ پر جس کا حکم دیا گیا ہے پہنچ جائے تو وہ وہاں اتر جائیں۔

چنانچہ یہ تینوں ایکس ٹو کی ہدایت کے مطابق عمل کر رہے تھے۔ اس وقت یہ تینوں طیارے میں موجود تھے۔

جولیا نے آنکھوں سے سیاہ چشمہ اتار کر ہاتھ میں پکڑے ہوئے چھوٹے سے خوبصورت سے پرس میں رکھ لیا اور اس کافی کی طرف متوجہ ہو گئی جو ایک ایئر ہوسٹس اس کے سامنے دوسری سیٹ کی پشت میں لگے ہوئے اسٹینڈ کو کھڑا کر کے رکھ گئی تھی۔

سبک اور نازک سی پیالی سے سوندھی سوندھی خوشبو کی لہر دھوئیں کی شکل میں بل کھاتی ہوئی بلند ہو رہی تھی۔ جولیا نے ہاتھ بڑھا کر پیالی اٹھا لی اور خوشگوار کافی کا ایک گھونٹ لے کر اسے دوبارہ اسٹینڈ پر رکھ دیا ــــــ بھیگے ہوئے ہونٹ کو اس نے زبان سے خشک کیا اور طائرانہ نگاہوں سے چاروں طرف دیکھنے لگی۔ تمام مسافر اپنے اپنے مشاغل میں مصروف تھے۔ اس کے دائیں طرف ایک ادھیڑ عمر آدمی جو کافی موٹا تھا، تنکوں کی ہیٹ سر پر لگائے خراٹے لے رہا تھا۔ اس کے خراٹوں سے اچھا خاصا شور ہو رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک ادھیڑ عمر عورت بیٹھی ہوئی تھی، جو کسی کامک کا مطالعہ کر رہی تھی۔ ان سے اگلی سیٹ پر دو لڑکیاں بیٹھی اپنے بوائے فرینڈز کے بارے میں خیالات کا تبادلہ کر رہی تھیں۔

لڑکیوں سے اگلی سیٹ پر صفدر اور نعمانی بیٹھے ہوئے تھے، لیکن ایک دوسرے سے اجنبی ــــ کافی کی پیالیاں ان کے سامنے بھی رکھی ہوئی تھیں ــــ طیارے کے دوسرے مسافر بھی کافی سے ہی شغل کر رہے تھے۔

جولیا نے تمام سیٹوں کا جائزہ لے کر نظریں دوبارہ کافی کی پیالی پر مرکوز کر دیں، بھاپ ختم ہو گئی تھی۔ خوش رنگ کافی اب اس کے لبوں کی سلاوت کی منتظر تھی۔

جولیا نے دوبارہ کپ اٹھایا اور کافی کے سپ لینے لگی وہ کافی

پیتی رہی اور اس کا ذہن اس پُراسرار مہم کے بارے میں سوچتا رہا۔

یہ لوگ ایک انتہائی خفیہ مہم سر کرنے جا رہے تھے۔ جس کے لئے ایکس ٹو نے انہیں پورے پندرہ دن ٹریننگ دی تھی۔ اس ٹریننگ میں مختلف قسم کی باتیں شامل تھیں اور آخر میں انہیں اس مہم کے بارے میں بتایا گیا تھا۔ لیکن بہت معمولی سا ــــ ایکس ٹو نے ان سے یہ بھی کہا تھا کہ وہ ان لوگوں کو یہ سب کچھ اس لئے بتا رہا ہے کہ وہ سب اپنے اپنے طور پر پوری خود اعتمادی کے ساتھ کام کر سکیں اور اس سلسلے میں وہ ان لوگوں کی وطن دوستی کا امتحان بھی لینا چاہتا ہے۔ کیونکہ کام ایسا ہی ہے کہ انہیں صرف اپنی صلاحیتوں پر بھروسہ کرنا ہے، کسی دوسرے کی امداد کی کوئی توقع نہیں کی جا سکتی۔

اس سب کے باوجود ان لوگوں کو جو کچھ معلوم ہوا تھا وہ اتنا نہیں تھا کہ یہ لوگ اس سے کوئی خاص نتیجہ اخذ کر سکتے۔ چنانچہ جب انہیں سیکرٹ سروس کی طرف سے ائیرپورٹ پہنچنے کا حکم ملا تو وہ سب بغیر کسی پس و پیش کے حکم کی تعمیل کرنے کے لئے ائیرپورٹ پہنچ گئے اور اب انہیں اپنی اگلی منزل کا انتظار تھا۔

اس مہم میں ایک اور خاص بات تھی وہ یہ کہ ایکس ٹو علی اعلان اس مہم میں ان کے ساتھ تھا اور یہ سب جس دوست ملک میں جا رہے تھے اس نے وہیں ان سے ملنے کا وعدہ کیا تھا۔ ایکس ٹو کچھ روز پہلے ہی روانہ ہو گیا تھا۔ اس نے صرف صفدر، نعمانی اور جولیا کو اس مہم

میں شریک کیا تھا۔ بقیہ ماتحت دارالحکومت میں ہی چھوڑ دیئے گئے تھے اب یہ لوگ خود بھی نہایت محتاط انداز میں سفر کر رہے تھے۔

جولیا الگ سیٹ پر تھی، صفدر اور نعمانی کی گو سیٹیں ساتھ تھیں لیکن وہ ایک دوسرے سے مکمل اجنبیت برت رہے تھے۔

یہ صرف احتیاط تھی ورنہ جس مہم پر یہ سب جا رہے تھے وہ تو ابھی شروع نہیں ہوئی تھی، لیکن جس ملک کے خلاف یہ مہم تھی اس کا جال پوری دنیا میں بچھا ہوا تھا۔ اس کے ایجنٹ پوری دنیا میں پھیلے ہوئے تھے اور ہر اس شخص کی نگرانی کرتے تھے جو انہیں ذرا بھی کھٹکتا تھا ـــ اور پھر جس ملک میں یہ لوگ جا رہے تھے اس ملک میں جانے والوں پر ان ایجنٹوں کی خاص نظر رہتی تھی۔ کیونکہ وہ دونوں ممالک آپس میں حریف تھے۔

ایک آزاد طاقت ایک بہت بڑی طاقت کے مقابلے پر کھڑی ہوئی تھی، اور اس نے اس بڑی طاقت کو کچھ پریشان کر رکھا تھا کہ وہ بڑی طاقت دانت پیسنے اور سازشیں کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

کئی گھنٹے گزر چکے تھے اب یہ لوگ منزلِ مقصود پر پہنچنے والے تھے جولیا نے صفدر کی طرف دیکھا ـــ صفدر ایک میگزین دیکھ رہا تھا۔ جولیا صفدر کے متعلق سوچنے لگی۔

اچھا آدمی ہے، زندہ ہوشیار اور پھرتیلا، فوری طور پر ذہن

سے کام لے کر کچھ کر گزرنے والا اور نعمانی ـــ اس شخص نے بھی بہت جلد ایکس ٹو کی ٹیم میں اپنا ایک مقام بنالیا ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔

نعمانی عمران کی دریافت تھا اور عمران ہی کی وساطت سے وہ سیکرٹ سروس میں پہنچا تھا، گویا عمران اتنی پہنچ رکھتا تھا کہ وہ اپنی ذاتی حیثیت سے کام لے کر کسی کو اتنی اہم جگہ دلوا دے۔

اس کا ذہن عمران کی طرف پلٹ گیا۔

عمران اس نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر سوچا۔ انسان ماں کے پیٹ سے کتنا معصوم پیدا ہوتا ہے ایک ایسا عاجز بچہ جو دوسروں کے رحم و کرم پر ہوتا ہے جو فوری طور پر اپنی زندگی کی حفاظت بھی نہیں کر سکتا اگر دوسرے اس کی حفاظت نہ کریں تو وہ موت کی آغوش میں پہنچ جائے لیکن یہی انسان آگے چل کر عجیب عجیب سی شکلیں اختیار کر لیتا ہے۔

وہ ایٹم بم بناتا ہے تاکہ اپنے جیسے کروڑوں انسانوں کو موت کی نیند سلا دے۔ ان انسانوں کو جنہوں نے اپنی محنت و مشقت سے اس کے زندہ رہنے کا سامان فراہم کیا تھا۔ وہ ہائیڈروجن ایجاد کرتا ہے تاکہ ان پر شفقت سانسوں کو گھونٹ دے جنہوں نے اسے زندگی اور آرام مہیا کیا تھا۔ وہ بچہ جس کی معصوم قلقاریاں ذہنوں میں شگفتگی جنم دیتی ہیں جوان ہو کر موت کے ایسے خوفناک قہقہے لگاتا ہے کہ

دل دہشت سے دھڑک اٹھتے ہیں۔ کتنا تضاد ہوتا ہے ان قلقاریوں میں اور قہقہوں میں۔ جن قلقاریوں سے پھول کھلتے ہیں وہی شعلے جنم دینے لگتی ہیں ——— کیوں ——— آخر کیوں ——— انسان اتنا وحشی کیوں ہو جاتا ہے ——؟ ایک سیدھا سادا معصوم بچہ ایک ناقابلِ فہم شخصیت کیوں بن جاتا ہے۔

عمران ایک سمجھ میں نہ آنے والی شخصیت کا دوسرا نام ہے۔ وہ کیا ہے —— ایسا کیوں ہے —— اگرچہ اس کے کردار میں کوئی تخریبی پہلو نہیں ہے تاہم وہ اتنا پُراسرار کیوں ہے ——— احمق بن کر دوسروں کو احمق بنانے والا عمران، جو درجنوں بار مختلف شکلوں میں سامنے آ چکا ہے، آخر وہ خود کو پُراسرار کیوں بناتا ہے۔

پھر کبھی وہ خوفناک درندہ بن جاتا ہے —— خوفناک مجرموں سے نپٹتے وقت وہ بے انتہا وحشی نظر آتا ہے۔ کسی کام کو باریک بینی سے حل کروانا ہو تو عمران سے بہتر کوئی نہیں ہوتا جس کی ذہانت نت نئے گل کھلاتی ہے —— اور نجانے وہ کیا ہے ——

جولیا نے ٹھنڈی سانس لی اور سوچنے لگی۔ اس بار اس مہم میں ایکس ٹو نے عمران کو شریک نہیں کیا ہے۔ ٹھیک بھی ہے لاکھ وہ ایکس ٹو کا متعمد ہے لیکن بہرحال یہ مہم اتنی خفیہ ہے کہ خود ایکس ٹو کے تمام ماتحتوں کو اس بارے میں معلوم نہیں ہے کہ صفدر، جولیا اور نعمانی کہاں جا رہے ہیں ——— اور عمران، وہ تو پھر بھی سیکرٹ

سروس کا باقاعدہ ممبر نہیں ہے، ویسے یہ دیکھا گیا ہے کہ ایکس ٹو کے فیصلہ کن کاموں میں عمران کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی صورت میں ضرور ٹپک پڑتا ہے۔

تو کیا اس بار ——— جولیا سوچنے لگی ——— ان دنوں کافی عرصے سے اس کی عمران سے ملاقات نہیں ہوئی تھی، نہ جانے کہاں ہو گا عمران ——— لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ وہ ہمیشہ کی طرح کسی دوسری صورت میں ان لوگوں کے ساتھ موجود ہو۔

اس کے ذہن میں نیا خیال آیا اور وہ چونک کر دوبارہ جہاز کے مسافروں کو دیکھنے لگی۔ اس بار وہ دوسرے نظریئے سے دیکھ رہی تھی لیکن اسی وقت چھوٹے سے مائیک پر بیلٹ کس لینے کے متعلق ہدایات دی جانے لگیں —— طیارہ ایئر پورٹ پر پہنچ چکا تھا۔

جولیا نے گھڑی دیکھی انہیں طیارے پر سوار ہوئے ایک گھنٹہ سے زیادہ ہو چکا تھا۔

وہ اپنی کمر سے بیلٹ کسنے لگی اور پھر چند منٹ کے بعد طیارے نے ایک طویل چکر لیا۔ پھر دوسرا — اس کے بعد تیسرا — پھر اس کے پہیوں نے رن وے چھو لیا۔ تھوڑی دور دوڑنے کے بعد طیارہ ایک خفیف سے جھٹکے سے رک گیا۔

. . . . . .

۵

جولیا نے اپنا خوبصورت پرس اٹھایا۔ ایک چوڑا بریف کیس
اس کے برابر رکھا ہوا تھا وہ اس نے دوسرے ہاتھ میں لے لیا
اور اپنی سیٹ سے کھڑی ہو گئی۔

اس کے نیچے اتر جانے کے بعد نعمانی اور صفدر بھی نیچے اُتر آئے
لیکن جولیا نے انہیں پلٹ کر نہیں دیکھا تھا۔

کسٹم وغیرہ سے فرصت پانے کے بعد جولیا اپنے مختصر سے سامان
کے ساتھ باہر نکل آئی خوبصورت اور عظیم الشان ایئر پورٹ سے
باہر قدم رکھتے ہی ایک ٹیکسی اس کے قریب پہنچ گئی ——— اور ڈرائیور
نے کھڑکی سے جھانکتے ہوئے مسکرا کر کہا،

تشریف لائیے مادام ——— جولیا نے ایک نظر ڈرائیور کو دیکھا اور
پھر اس کی کیپ پر ایک مخصوص نشان دیکھ کر وہ خاموشی سے ٹیکسی
کا پچھلا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی۔

ڈرائیور نے اس کا مختصر سا سامان ڈکی میں رکھا اور دوسری طرف

طرف سے گھوم کر اسٹیئرنگ پر بیٹھ گیا ٹیکسی چل پڑی۔

رات خاصی گذر چکی تھی، اس لئے سڑکیں سنسان پڑی تھیں البتہ
ان پر روشنی کا بہترین انتظام تھا۔ رو پہلی روشنی میں عظیم الشان
خوبصورت طرز پر بنی ہوئی عمارتیں بڑے باوقار انداز میں کھڑی
ہوئی اپنے تعمیر کرنے والے فنکاروں کی عظمت کا احساس دلا رہی تھیں۔

ٹیکسی تیز رفتاری سے جا رہی تھی اور کئی موڑ مڑ چکی تھی۔ جولیا
نے کئی بار پیچھے مڑ کر تعاقب کا اندازہ کیا لیکن ایسی کوئی بات نہیں تھی،
پیچھے کئی کاریں اور ٹیکسیاں آ رہی تھیں۔ کچھ آگے نکل گئی تھیں اور
کچھ بدستور آ رہی تھیں لیکن ان کی پوزیشن مشکوک نہیں تھی۔

تقریباً آدھے گھنٹے تک سفر جاری رہا۔ اس دوران ڈرائیور نے
کوئی بات نہیں کی تھی اور نہ ہی جولیا کچھ بولی تھی۔

پھر ایک خوبصورت سے ہوٹل کے سامنے ٹیکسی رک گئی۔ ڈرائیور
نے جلدی سے دروازہ کھولا اور جولیا نیچے اتر آئی۔

مادام میرے ساتھ تشریف لائیے۔ ڈرائیور نے جھک کر کہا اور
جولیا خاموشی سے آگے بڑھ گئی۔

ایک خودکار لفٹ کے ذریعے وہ ہوٹل کی دوسری منزل پر پہنچ
گئے، ڈرائیور نے ایک کمرے کے سامنے جولیا کا سامان رکھ دیا اور خود
اپنی جیب سے ایک چابی نکال کر لاک کھولنے لگا۔

کمرہ اندر سے بہت ہی شاندار تھا، آرام دہ بیڈ کمرے کے وسط

میں پڑا ہوا تھا۔ بیڈ کے ایک طرف ایک حسین سنگھار میز اور دوسری سمت الماری رکھی ہوئی تھی ــــ بیڈ کے اگلی سمت قالین بچھا ہوا تھا۔ جولیا اندر داخل ہو گئی۔ تب ڈرائیور جھک کر بولا،

" مادام اب آپ آرام کریں "

" مگر ــــ جولیا نے کچھ کہنا چاہا۔

" مادام صرف آرام ــــ لیکن یہ رات آپ کو جاگ کر گزارنی ہو گی۔"

" اوہ ــ جولیا اسے معنی خیز نظروں سے دیکھ کر رہ گئی اور ڈرائیور ادب سے گردن جھکا کر باہر نکل گیا۔

جولیا عجیب سی نظروں سے چاروں طرف دیکھنے لگی۔ اسے یہ سب کچھ عجیب سا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ ایک ترقی یافتہ اور عظیم ملک میں تھی وہ ملک جو جدید دور میں سانس لے رہا ہے۔

یہ خوبصورت ہوٹل یہ کمرہ، جولیا سوچنے لگی، جدید اور قدیم طرز کے بنے ہوئے فرنیچر نے کمرے کی شان دوبالا کر دی تھی۔ جولیا اس ماحول سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی ــــ اس نے چند منٹ کچھ سوچا اور پھر ایک لباس لے کر باتھ روم کی جانب چل پڑی۔

سفر کی تھکان اسی طرح دور ہو سکتی تھی۔ وہ دیر تک غسل کرتی رہی، غسل کرنے کے بعد اس نے اپنا لباس پہنا اور سر پر تولیہ لپیٹے باہر نکل آئی، وہ خود کو کافی ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھی ــ لیکن جب

وہ باتھ روم سے باہر آئی تو کمرے کے وسط میں ایک خوب صورت لڑکی موجود تھی۔

لڑکی ٹرالی کے قریب کھڑی ہوئی تھی۔ غالباً وہ کافی اور ڈرائی فروٹس وغیرہ لے کر آئی تھی۔

جولیا کو دیکھ کر وہ بڑے پیار سے انداز میں مسکرائی اور ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں بولی،

" مجھے افسوس ہے میڈم، میں بلا اجازت اندر گھس آئی لیکن میں نے کئی بار دروازے پر دستک دی تھی، لیکن کوئی جواب نہ ملا اور جب میں نے دروازے کو ہاتھ لگایا تو یہ کھل گیا۔ چنانچہ میں اندر آ گئی۔

کوئی بات نہیں ــــ جولیا نے بھی ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا، پھر بولی ــ کیا تم ہوٹل کی خادمہ ہو ــ؟

" جی نہیں ــ "

" پھر ــــ "

" آپ کی خادمہ ہوں میڈم "

" اوہ میں نہیں سمجھی "

" آپ نے شاید میری قمیص پر لگا ہوا یہ مخصوص نشان نہیں دیکھا ــــ لڑکی دلاویز انداز میں بولی۔

" اوہ ہاں ــــ جولیا نے لڑکی کے سینے پر لگے ہوئے بیج کی شکل میں اس نشان کو دیکھا ــ یہ وہی نشان تھا جو جولیا نے ٹیکسی

ڈرائیور کی کیپ پر دیکھا تھا۔ تب اس نے گردن ہلادی ـــ اور جولیا
کو ایکس ٹو کی وہ ہدایت بھی یاد آگئی جس میں اس نے اس بیج کے بارے
میں بتاتے ہوئے کہا تھا ـــ کہ یہ بیج آپ جس کے بھی پاس دیکھیں
سمجھ لیں کہ وہ آپ کا دوست ہے۔ خود جولیا کے پاس بھی یہ بیج ایک
خوبصورت پرس کی شکل میں موجود تھا جس پر ایسا ہی نشان بنا
ہوا تھا۔ ٹیکسی ڈرائیور نے جولیا کو اس کے پرس کے ذریعے ہی پہچانا تھا۔

"آئی ایم سوری مس ـــ"

"سعدیہ عاکف ـــ" لڑکی نے جلدی سے کہا۔

"ہاں تو سعدیہ عاکف میرا خیال ہے تم کافی بناؤ۔"

یس میڈم، سعدیہ نے جواب دیا اور کافی بنانے لگی۔ اس کے
ہونٹوں پر اب بھی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی، پھر اس نے ایک کپ
کافی بنا کر جولیا کی طرف بڑھادی۔

"تم بھی بناؤ ـــ"

"میں خادمہ ہوں میڈم" لڑکی نے ادب سے جواب دیا۔

"تب میں تمہیں حکم دیتی ہوں کہ تم میرے ساتھ کافی بنا کر پیو۔"
جولیا مسکرا کر بولی،

"شکریہ میڈم"

"میرے لئے کوئی خاص پیغام۔"

"جی ہاں۔ ٹھیک ایک گھنٹے کے بعد ہم یہاں سے روانہ ہو جائیں
گے۔"

"اوہ اتنی رات گئے ـــ؟"

"یہی حکم ہے میڈم ـــ"

"ہوٹل والوں کو شک تو نہیں ہوگا؟"

"نہیں ـــ"

"میرے ساتھیوں کے بارے میں کچھ معلوم ہے؟" جولیا نے پوچھا۔

"میں صرف آپ کے لئے مقرر کی گئی ہوں میڈم" سعدیہ نے کہا۔

"ہوں ـ" جولیا نے ایک طویل سانس لی اور کافی پینے لگی۔ بڑا عجیب
و غریب ماحول تھا، پُر اسرار لیکن دلکش۔

اس نے دو پیالی کافی پی اور نہایت بے تکلفی سے فروٹ استعمال
کئے جیسے یہ اس کا اپنا گھر ہو۔ لڑکی کو بھی وہ زبردستی بے تکلف کرنے
کی کوشش کر رہی تھی، لیکن لڑکی بے حد محتاط تھی۔

دفعتاً لڑکی کے کالر میں لگے ہوئے ایک سرخ رنگ کے نگینے
سے روشنی کی لائٹس پھوٹ پڑیں اور لڑکی چونک پڑی۔ دوسرے لمحے
اس نے کالر سیدھا کیا اور اپنی زبان میں بولی،

"جی جناب ـــ"

"کیا وہ بالکل تیار ہے؟" دوسری سمت سے آواز آئی۔

"بالکل ـــ"

"ٹھیک ہے نیچے لے آؤ" جواب ملا اور آواز بند ہوگئی۔

جولیا کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا تھا، وہ الجھن آمیز انداز میں لڑکی کو

دیکھنے لگی۔

"کیا بات ہے سعدیہ عاکف۔" اس نے لڑکی سے پوچھا۔

"آپ چلنے کے لئے تیار ہو جائیے میڈم۔ لڑکی نے جواب دیا اور کھڑی ہو گئی۔

جولیا نے اپنا پرس اٹھایا اور لڑکی کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہو گئی۔ ابھی تک سب کچھ پروگرام کے مطابق ہی تھا۔ اس لئے اسے کوئی تشویش نہیں تھی۔

اس بار نیچے اترنے کے لئے دوسری لفٹ استعمال کی گئی تھی۔ وہ ہوٹل کے داہنی سمت کے دروازے سے باہر نکلے، جہاں ایک خوبصورت کار کھڑی ہوئی تھی۔ جولیا کو دیکھتے ہی ایک آدمی نے دروازہ کھولا اور جھک گیا۔

"تشریف رکھیئے خاتون۔" اس شخص نے کہا اور جولیا اندر بیٹھ گئی اس کے ساتھ ہی لڑکی بھی بیٹھ گئی تھی۔ پھر اس شخص نے اسٹرنگ پر بیٹھ کر کار اسٹارٹ کر دی اور وہ سبک روی سے چکنی سڑک پر پھسلنے لگی۔

۶

اس بار فاصلہ کافی طویل تھا۔ کار تیز رفتاری سے دوڑ رہی تھی۔ پھر وہ ایک پُر فضا مقام سے گزرنے لگی، سڑک کے دونوں اطراف اونچے اونچے پہاڑ تھے جن پر ہریالی پھیلی ہوئی تھی۔ ایک گول دائرے کی شکل میں چکر کاٹ کر کار جب آگے بڑھی تو سامنے ہی ایک خوبصورت پُل تھا۔ یہ پل تقریباً تین میل لمبا تھا۔ جس پر سے گزر کر کار سرسبز اور گھنے باغات کے درمیان ایک سڑک پر دوڑنے لگی، تاریکی میں باغات کا حسن تو نظر نہیں آ رہا تھا تاہم بھینی بھینی خوشبو دل و دماغ کو معطر کر رہی تھی اور ذہن کو فرحت سی محسوس ہو رہی تھی۔

سڑک کا اختتام ایک بلند و بالا عمارت کے چوڑے آہنی گیٹ پر ہوا، جہاں دو مسلح سپاہی پہرہ دے رہے تھے، کار کو دیکھتے ہی وہ اٹین شین ہو گئے اور خود کار پھاٹک خود بخود کھل گیا۔ کار دروازے میں داخل ہو کر پورٹیکو میں رک گئی، جہاں قریب ہی استقبالیہ بنا ہوا تھا۔ استقبالیہ کے نزدیک ہی دو نوجوان اور کھڑے ہوئے تھے۔

دونوں نوجوانوں نے نہایت ادب و احترام سے جولیا کا استقبال کیا اور اسے اندر چلنے کے لئے کہا۔

جولیا نے مسکراتی ہوئی نگاہوں سے اس لڑکی کو دیکھا جو اس کے ساتھ آئی تھی اور پھر ان نوجوانوں کے ساتھ اندر داخل ہو گئی۔

ایک طویل راہداری سے گزر کر وہ ایک خوبصورت اور بڑے ہال میں داخل ہوئے جس کے ایک سرے پر بڑی میز کے گرد کچھ لوگ بیٹھے تھے۔

"آگے تشریف لے جائیے خاتون، وہ لوگ آپ کے منتظر ہیں"۔ استقبالیہ سے ساتھ آنے والے نوجوان ادب سے بولے ——— اور جولیا بلا جھجھک پُر وقار انداز میں اس میز کی طرف بڑھ گئی جہاں وہ لوگ اس کے استقبال کو کھڑے ہو گئے تھے۔

جولیا نے ان لوگوں میں صفدر اور نعمانی کو بھی دیکھا جو مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہے تھے۔

"تشریف رکھیئے خاتون ——— ایک بارعب ادھیڑ عمر آدمی نے کہا اور جولیا کے ساتھ سب لوگ بیٹھ گئے۔

میں آپ لوگوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے ہمارے ملک کی فلاح و بہبود کے لئے اتنا طویل سفر کیا اور ایک خطرناک مہم پر جانے کا عزم کیا ـــ ہم اپنے دوستوں کے اس خلوص کو کبھی نہیں بھلا سکیں گے۔ آپ لوگوں نے اپنی جان کی بازی لگا کر ہمارے لئے کام

کرنا منظور کیا ہے۔ صرف ہم ہی نہیں ہماری نسلیں بھی آپ جیسے پُرخلوص دوستوں کو اور ان کے تعاون کو نہیں بھول سکیں گی۔ ہمیں آپ کی دوستی پر فخر ہے، ہمیں فخر ہے کہ ہم ایک عظیم قوم کے دوست ہیں۔ اس عظیم قوم کے جو ہمیشہ اپنے دوستوں کے کام آتی ہے۔ ایک بہادر قوم جو دوستوں کی بہترین دوست اور دشمنوں کی بدترین دشمن ہے۔ جس نے اپنے دشمنوں پر اپنی شجاعت اور برتری ثابت کر دی ہے اور جس کی تاریخ اس کی شجاعت اور دلیری سے بھرپور ہے۔

بارعب آدمی نے چھوٹی سی تقریر کر ڈالی، پھر صفدر اور نعمانی نے بھی ان کا شکریہ ادا کیا۔

اب میں اس کارنامے کے متعلق کچھ عرض کروں جسے آپ لوگ انجام دینے جا رہے ہیں۔

"جی جناب! ہم بغور سن رہے ہیں۔ جولیا نے کہا۔

ہماری حکومت نے آپ لوگوں کی حکومت کو اس خوفناک خطرے سے آگاہ کر دیا ہے جو ہمارا دشمن ملک دنیا پر لا رہا ہے۔ آپ کی حکومت نے ہم مذہب اور دوست ہونے کے ناطے ہمیں تسلی دی ہے اور کہا ہے کہ وہ ہر ممکن طریقے سے ہم لوگوں کی مدد کرنے کے لئے حاضر ہے ـــ چنانچہ اسی مدد کے تحت آپ لوگوں کی حکومت نے اپنے ملک کے ذہین ترین دماغوں کو ہمارے ہاں بھیج دیا ہے تاکہ وہ دنیا کو اپنے ہم مذہبوں کو اپنے دوستوں کو اس خطرے سے نجات

دلانے کے لئے ہماری مدد کرے اور اس جنگ باز ملک کو اس کے جارحانہ عزائم سے باز رکھے۔

لیکن بعض مفاد پرست ملک دشمن کے اس تخریبی منصوبے کو سراہ رہے ہیں اس کی خطرناک کوششوں میں اس کی مدد کر رہے ہیں، اسے اسلحے سے توانا جا رہا ہے۔ یوں بے گناہ لوگوں کا خون بہایا جا رہا ہے۔ اس خون ناحق کو روکنے کے لئے ہمیں اور آپ کو مل کر اپنے فرائض انجام دینے ہوں گے۔

یقیناً ہم تیار ہیں جناب۔ جولیا، صفدر اور نعمانی نے کہا —— اور بارعب آدمی سر ہلانے لگا، پھر بولا،

یہاں تک آپ لوگ بالکل محفوظ رہے ہیں۔ آپ کے ملک سے لے کر اس جگہ تک میں نے پورا انتظام کر لیا تھا اور اسی سلسلے میں مکمل اطمینان کہ کوئی آپ کا تعاقب نہیں کر رہا یا آپ کے لباس اور سامان میں کوئی ایسی چیز نہیں رکھ دی گئی جس سے ہماری گفتگو یا خود ہمارے بارے میں کسی کو کچھ معلوم ہو سکے، بارعب آدمی نے کہا،

اب ہمارے لئے کیا حکم ہے جناب —نعمانی نے پوچھا۔

میں عرض کر رہا ہوں۔ بارعب آدمی مسکرا کر بولا،

آپ کے چیف یہاں آئے تھے ——

جی کہاں ہیں وہ —— جولیا نے پوچھا۔

وہ واپس جا چکے ہیں۔

واپس جا چکے ہیں، لیکن کب ——؟

اس بات کی تفصیل میں جانے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ البتہ انہوں نے آپ کے لئے ایک پیغام چھوڑا ہے۔

"اوہ — جولیا نے ہونٹ سکوڑ کر کہا۔ کیا پیغام چھوڑا ہے انہوں نے؟

بارعب آدمی نے میز کے وسط میں رکھا ہوا کیسٹ پلیئر آن کر دیا۔ پھر اس میں سے ایکس ٹو کی آواز ابھری۔

جولیا۔ صفدر اور نعمانی امید ہے تم لوگ خیریت سے یہاں پہنچ گئے ہو گئے —— یہ لوگ بااعتماد ہیں، یہاں سے تمہارے کام کا آغاز ہوتا ہے۔ ایک مخصوص ذریعے سے یہ لوگ تمہیں ایک خاص مقام تک پہنچا دیں گے اور پھر وہاں سے تم تینوں کو اپنی اپنی صلاحیتیں بروئے کار لانا ہوں گی، جیسا موقع ہو ویسا ہی کرنا، میں تم لوگوں سے رابطہ قائم رکھوں گا اور کسی بھی موقع پر فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ بس اب مناسب موقع پر ملاقات ہو گی۔

آواز آنا بند ہو گئی تھی۔ جولیا نے ایک گہری سانس لی اور صفدر کو دیکھنے لگی۔

ٹھیک ہے نعمانی نے اردو میں کہا۔

بالکل —— صفدر نے بھی نعمانی کی تائید کی۔

آپ لوگ مطمئن ہیں۔ بارعب آدمی نے پوچھا۔

بے شک صفدر نے جواب دیا۔

اور کے ۔ بارعب آدمی نے ٹیپ ریکارڈر سے ٹیپ نکالا اور اس میں آگ لگا دی، پھر اس کی راکھ ایک کوڑے دان میں جھاڑ دی۔

آپ حضرات اب آرام کریں ۔ ہم لوگ کل روانہ ہوں گے۔

بہتر ہے صفدر نے جواب دیا اور سب کھڑے ہو گئے پھر وہی شخص انہیں لیئے ہوئے ایک بڑے اور خوب صورت کمرے میں پہنچ گیا جس سے ملحق دوسرا کمرہ تھا۔

چھوٹے کمرے میں خاتون آرام کریں گی ۔ میں صبح نو بجے حاضر ہوں گا۔

بارعب شخص نے مسکرا کر کہا اور باہر نکل گیا —— صفدر اور نعمانی اسے جاتا دیکھتے رہے تھے۔

۷

ٹرین پوری رفتار سے جارہی تھی اور اس میں بیٹھے ہوئے مسافر مختلف مشاغل میں مصروف تھے۔

طرح طرح کے مرد اور عورتیں ٹرین میں موجود تھے۔ لیکن ان سب

میں دو آدمی نمایاں نظر آرہے تھے۔ یہ دونوں آدمی لمبے لمبے چغے پہنے ہوئے تھے۔ ان چغوں کا رنگ سرخ تھا جن کے بٹن سفید تھے۔

داڑھی مونچھوں سے بے نیاز چہرے اور آنکھوں پر نگاہ کے چشمے موجود تھے۔ اگرچہ وہ نوجوان تھے لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ عالم جوانی میں ہی بوڑھے ہو گئے ہوں۔ دنیا کی رنگ و خوشبو سے وہ بیزار لگ رہے تھے۔ اچانک ٹرین میں ایک خوب صورت لڑکی سوار ہوئی جس کا اوپری بدن نیم برہنہ تھا۔

لاحول ولا قوۃ ، ان میں سے ایک آدمی اردو میں بڑبڑایا اور دوسرا چونک کر عجیب سی نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

ہوش میں رہو۔ دوسرے نے کہا اور پہلے نے غیر محسوس انداز میں گردن ہلا دی۔

ٹرین آہستہ آہستہ کھسکتی ہوئی بالکل رک گئی تھی شاید کوئی اسٹیشن آگیا تھا۔ وہ دونوں آدمی بھی اٹھ کر کھڑے ہوئے۔ گیلری سے ہوتے ہوئے وہ ایک دوسرے ڈبے میں پہنچے اور وہاں سے نیچے اتر گئے۔ ان کے ہاتھوں میں ایک ایک سوٹ کیس بھی تھا۔

پلیٹ فارم عبور کرنے کے بعد وہ باہر پہنچ گئے۔ باہر پہنچ کر انہوں نے ایک ٹیکسی روکی اور دونوں اس میں بیٹھ گئے۔

یس پلیز ۔ ٹیکسی ڈرائیور نے پوچھا۔

گرین پول ۔ ایک نے کہا اور ڈرائیور نے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

ٹیکسی جگمگاتی سڑکوں پر دوڑتی رہی۔ دونوں آدمی خاموشی سے
ہر کے ماحول کا جائزہ لیتے رہے تھے ۔۔۔ ہوٹل، کلب، دوکانیں،
موکیس، بار سب کچھ جگمگا رہا تھا۔ سرخ ہری پیلی ہر رنگ کی روشنی،
ن ان سب میں ایک ہی رنگ نمایاں تھا۔ سرخ رنگ ۔۔ بے گناہوں
ے لہو کا رنگ جسے پوری وحشت اور بربریت سے بہایا جا رہا
تھا وہ رنگ چیخ چیخ کر دنیا کو اپنی کہانی سنا رہا ہے۔

اے لوگو ۔۔۔ اے دنیا کے لوگو ۔۔۔ کب جاگو گے تم کیا اس
قت جب میں اپنی سرخی کھو بیٹھوں گا، لیکن یاد رکھو اس وقت یہ
سب، کچھ بے کار ہو گا، اس وقت تم میرا ہی نہیں اپنا بھی ماتم کرو
ے اور پھر تم سب ایک آہنی زنجیر میں قید ہو جاؤ گے اب بھی وقت
ے جاگ جاؤ۔ سامراج کے عفریت کو موت کی نیند سلا دو، ورنہ پھر
تھ ملنے کے سوا کچھ نہیں ہو گا۔

ٹیکسی روشنی کے اس سمندر کو چیرتی ہوئی گرین پول کے سامنے
ے گئی ۔۔۔ دونوں آدمی نیچے اُتر گئے ۔۔۔ انہوں نے ڈرائیور
یل ادا کیا اور گرین پول کی طرف بڑھ گئے۔

دونوں آدمی گرین پول کے اندر داخل ہونے کی بجائے اس کی عقبی
ست ایک عمارت کی جانب بڑھ گئے اور پھر ان میں سے ایک نے
خ رنگ کے بٹن کو دبایا جو عمارت کے ستون میں فٹ تھا۔ بیل
تے ہی عمارت کا دروازہ کھلا اور اندر سے ایک آدمی نے گردن

نکال کر باہر جھانکا اور ان آدمیوں کو دیکھنے لگا۔ پھر وہ دروازہ کھول کر
باہر نکل آیا اور عجیب سی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔

دونوں آدمی اس کا مطلب سمجھ رہے تھے۔ تب ان دونوں نے اپنے
چغوں کا ایک ایک حصہ کھولا۔ لباس کا وہ حصہ جو کھل گیا تھا اس پر ایک
مخصوص قسم کا نشان بنا ہوا تھا۔

باہر آنے والے نے یہ نشان دیکھا اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ
پھیل گئی ۔۔۔ یکایک وہ خوش اخلاق نظر آنے لگا تھا۔ اس نے
جلدی سے دروازہ کھول دیا۔

"اندر تشریف لے آیئے جناب"

اور وہ دونوں آدمی عمارت کے اندر داخل ہو گئے۔ دروازہ
فوراً بند کر دیا گیا تھا۔

دونوں آدمی ایک طویل راہداری سے گزر کر ایک بڑے ہال
نما کمرے میں داخل ہو گئے جہاں چند آدمی ان کے استقبال کیلئے موجود تھے
"خوش آمدید، خوش آمدید" ۔۔۔ ایک پستہ قد آدمی مسکراتا ہوا
بولا۔ وہ نسلاً سفید فام محسوس ہو رہا تھا۔

"شکریہ!" دونوں آدمیوں میں سے ایک نے جواب دیا۔
دوسرا احمقانہ انداز میں ان سب کو دیکھ رہا تھا۔

کیا ہم صحیح جگہ پہنچے ہیں۔۔؟ پہلے نے پوچھا،
جی ہاں ۔۔۔ پستہ قد آدمی مسکراتا ہوا بولا اور اس نے اپنے

کوٹ کا کالر اُلٹ دیا جس پہ ایک مخصوص نشان بنا ہوا تھا۔

"شکریہ" پہلے آدمی نے پُر اطمینان لہجے میں کہا، پھر بولا" دراصل میں آپ لوگوں کے چہروں کی وجہ سے الجھ گیا تھا۔ غالباً آپ لوگوں نے میک اَپ کیا ہوا ہے۔

"جی ہاں۔!"

"بہت شاندار اور بہت ہی شاندار میک اَپ ہے" پہلے آدمی نے کہا۔

"ہاں محترم ہم نے اپنے آپ کو اپنے ملک پہ قربان کر دیا ہے۔ ہم نے اپنے چہروں کو ان کتوں کے چہروں جیسا بنا لیا ہے۔ جن سے ہمیں نفرت ہے، شدید نفرت، لیکن یہ بات ہمارے ملک کے مفاد میں تھی اس لئے یہ ضروری تھا، اب تو ہمارے بچے بھی ہمیں نہیں پہچان سکتے۔ وہ عجیب سے انداز میں مسکراتا ہوا بولا،

"کوئی بات نہیں دوست کوئی بات نہیں، وطن کے لئے انسان کو بہت بڑی بڑی قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔

"آپ کے ساتھی کب تک پہنچ رہے ہیں جناب" پستہ قد نے پوچھا،

بہت جلد شاید کل یا پھر پرسوں ——

اس کے بعد کیا پروگرام رہے گا۔

"ہم لوگ روانہ ہو جائیں گے، ویسے کیا آپ لوگوں کے انتظامات مکمل ہیں" —— پہلے آدمی نے پوچھا، دوسرا مسلسل خاموش تھا۔

ہاں قطعی مکمل ہیں —— پستہ قامت نے جواب دیا۔ میں بہت جلد آپ کو ان کے معائنے کی دعوت دوں گا۔

"ٹھیک ہے۔ ویسے آپ کا نام کیا ہے"

ہم نے مصلحتاً اپنے نام ختم کر دیئے ہیں۔ ہم میں سے کسی کا کوئی نام نہیں ہے۔ بس اب ہم نمبر استعمال کرتے ہیں، لیکن اگر آپ چاہیں گے تو ہم آپ کو نام بھی بتا دیں گے، میرا نام عبداللہ ہے۔

"غالباً آپ یہاں چیف ہیں۔ ہمیں اجازت دیجئے دوسری ملاقات بہت جلد ہو گی"

"میں منتظر رہوں گا جناب" عبداللہ نے کہا۔

"اجازت ہے۔"

"تکلیف کا شکریہ —— مگر کیا آپ کچھ دیر رکنا پسند نہیں کریں گے۔" عبداللہ نے پوچھا۔

نہیں اس وقت تک نہیں، جب ہم لوگ سرخرو ہو کر یہاں سے واپس لوٹیں گے تب ہم آپ کے وطن میں آپ کے مہمان رہیں گے —— پہلے آدمی نے خوش اخلاقی سے کہا۔

"میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ عبداللہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور دونوں آدمی مسکراتے ہوئے وہاں سے رخصت ہو گئے۔ اس عمارت سے نکل کر وہ پیدل ہی ایک جانب چل دیئے۔ دونوں ہی خاموش اور سنجیدہ نظر آ رہے تھے۔

کافی دور پیدل چلنے کے بعد انہوں نے ایک ٹیکسی پکڑی اور
دوبارہ اسٹیشن کی طرف چل دیئے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ ایک ایسی
زمین دوز ٹرین میں بیٹھ رہے تھے جو چوبیس گھنٹے چلتی تھی۔
لیکن وہ اس سے قطعی بے خبر تھے کہ ایک ٹیکسی ان کے ساتھ
اسٹیشن تک آئی تھی اور اس میں سے دو آدمی اُترے کہ ان کے ساتھ ہی
ٹرین میں بیٹھ گئے تھے۔

۸

میں نہیں سمجھ سکتا کہ آپ نے وہاں ایسا رویہ کیوں اختیار کیا تھا۔
بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے عمران سے پوچھا اور عمران مسکرانے لگا۔
وہ دونوں اس وقت ایک خوبصورت ہوٹل میں بیٹھے ہوئے تھے،
اس وقت ان کے چہروں پر نہ تو میک اپ تھا اور نہ ہی سرخ رنگ
کے وہ چوغے جن پر سفید بٹن ٹکے ہوئے تھے۔ ہوٹل میں داخل ہونے سے
قبل ہی انہوں نے سفید ناموں کا میک اپ چہرے سے اتار کر اپنی اصلی

شکل وصورت بنالی تھی۔
"کیسا رویہ ہے" عمران نے پوچھا،
"آپ سمجھ رہے ہیں لیکن میں آپ کی مصلحت کو نہیں سمجھ سکا،
کیا آپ کے خیال میں ان میں کوئی ملک دشمن ہے۔
"نہیں، وہ سب ٹھیک ہے لیکن میں اپنی اس فطرت کو کیا
کروں جو مسخ ہو کر رہ گئی ہے۔ بہرحال میں چاہتا ہوں کہ تم ہی منظرِ
عام پر رہو۔
"لیکن صفدر وغیرہ کی موجودگی میں تو ایسا نہیں ہو سکے گا۔"
"صرف یہاں سے روانہ ہونے تک، پھر ان سے ملاقات بھی
دیر میں ہوگی، ویسے بھی میں مصلحتاً ایسا کر رہا ہوں، یہاں سے نکلنے
کے بعد حالات پوری طرح قابو میں آجائیں گے۔ اس کے بعد ظاہر ہے
تمہیں پس پردہ رہ کر کام کرنا ہوگا۔
ٹھیک ہے میں سمجھ گیا بلیک زیرو نے کہا، اچانک ہی بیل بجی۔
"آجاؤ" عمران نے بیل کے جواب میں کہا اور ایک ویٹر کمرے
میں داخل ہو گیا۔ اس کے ہاتھوں میں پھولوں کے بڑے بڑے
گلدستے تھے، جنہیں لئے ہوئے وہ گلدانوں کی طرف بڑھ گیا۔
عمران خاموشی سے دوسری سمت دیکھنے لگا تھا۔ بلیک زیرو بھی
کچھ سوچ رہا تھا۔
ویٹر اپنا کام انجام دے کر باہر نکل گیا۔ وہ دونوں بدستور خاموش

رہے لیکن پھر عمران چونک پڑا۔ وہ غور سے گلدستوں کو دیکھ رہا تھا۔

"ستو ——— اس نے بلیک زیرو کو مخاطب کیا اور بلیک زیرو اس کی طرف دیکھنے لگا — لیکن عمران نے پھر کچھ نہیں کہا۔

وہ اٹھ کر گلدستوں کی جانب بڑھ گیا تھا پھر اس نے گلدستے گلدانوں سے نکال لیئے اور بڑے غور سے ان کا جائزہ لینے لگا۔ اس کا اندازہ غلط نہیں نکلا، ایک گلدستے کے نیچے چھوٹا ڈکٹو فون لگا تھا۔

عمران نے مسکرا کر بلیک زیرو کی طرف دیکھا، جس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں۔ عمران نے وہ ڈکٹو فون نکال لیا اور اس کا معائنہ کرنے لگا۔ پھر اس نے ڈکٹو فون کے باریک تار نکال کر اسے ضائع کر دیا۔

"یہ — یہ کیا ——— بلیک زیرو بولا

"تم نے غور نہیں کیا تھا۔ عمران نے پوچھا۔

"کیا ——"

"یہ وقت گلدانوں میں پھول لگانے کا ہے —"

"ارے ہاں —— یہ بات تو میں نے سوچی ہی نہیں"

بلیک زیرو بولا۔

"لگانے والوں کی حماقت دیکھو، لیکن ان لوگوں نے کچھ غلط نہیں کیا ——— اگر ہم لوگ توجہ نہ دیتے تو وہ کامیاب ہو جاتے —"

"ہاں یہ تو درست ہے — —

"مگر ایک بات سمجھ میں نہیں آئی — ؟

"وہ کیا ——— ؟"

"کون ہے جو ہمارے بارے میں مشکوک ہو گیا ہے۔ اور یہ بات ہمارے لیئے بیحد خطرناک ہے بلیک زیرو ——— کوئی ایسا ہے جو ہم لوگوں کے ارادوں کے بارے میں جانتا ہے —۔ عمران نے تشویش سے کہا۔

"تب کیا کیا جائے ——۔

"سوچنے دو بلیک زیرو — عمران کافی دیر خیالات میں مستغرق رہا پھر وہ ایک طرف رکھی ہوئی بیل بجانے لگا۔

چند منٹ کے بعد ایک ویٹر اندر داخل ہو گیا تھا —۔

"سنو یہ گلدستہ بدلوا دو — اور پہلی قسم کے پھول بھیج دو مجھے ان کی خوشبو پسند نہیں ہے — عمران نے کہا —۔

"جی —— : ویٹر چونکا — یہ کب بدلے گئے — ؟

"ابھی چند منٹ پہلے —۔

"میں ابھی معلوم کرتا ہوں جناب — ویٹر نے حیرانی سے کہا

"کیوں کوئی خاص بات ہے — عمران نے پوچھا — ؟

"پھول عموماً صبح کو لگائے جاتے ہیں جناب، اس وقت کیسے لگائے گئے، مجھے تعجب ہے —۔

"تو پھول تم نے نہیں لگائے ——۔

"جی نہیں جناب، پھول لگانا میری ڈیوٹی میں نہیں ہے، اس کام پر دوسرا آدمی انجام دیتا ہے ۔"

"اچھا تو پھر تم جاؤ اور معلوم کرو کہ یہاں پھول کس نے لگائے ہیں ۔ اس کو میرے پاس بھیج دو ۔"

"بہتر جناب ۔ ویٹر ادب سے سر جھکا کر چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ ایک اور آدمی کو لیتے ہوئے اندر آیا لیکن یہ وہ شخص نہیں تھا جس نے پھول لگائے تھے ۔

"ہم میں نے تو نہیں لگائے صاحب ۔ وہ گلدانوں میں نئے پھول دیکھتا ہوا بولا ۔

"کیا یہاں تم پھول لگاتے ہو ۔۔۔؟"

"جی ہاں یہ ڈیوٹی میرے سپرد ہے ۔"

"خیر کوئی ہرج نہیں ہے، صبح بدل دینا ۔ عمران نے نرمی سے کہا اور وہ دونوں سلام کر کے رخصت ہو گئے ۔

"اگر سب کو چیک کیا جاتا تو شاید ۔۔۔ ۔"

بلیک زیرو نے کہا ۔

"احمق مت بنو ۔ کیا وہ یہاں رکا ہوگا ۔؟ عمران نے سنجیدگی سے کہا ۔

"مگر وہ کون ہو سکتا ہے ۔۔۔؟

عمران نے کوئی جواب نہیں دیا ۔ وہ کچھ سوچنے لگا تھا ۔

کافی دیر تک وہ کچھ سوچتا رہا ۔ پھر وہ بلیک زیرو کی طرف مڑا ۔

"ہمیں یہاں سے فوراً چل دینا چاہیئے ۔۔۔ ۔

"لیکن کیوں ۔۔۔ ؟

"وہ لوگ ہمارے تعاقب میں ہوں گے اور اگر ہم یہیں رہے تو وہ بآسانی ہم پر ہاتھ ڈال لیں گے ۔ ڈکٹوفون کی ناکارگی کا انہیں بہت جلد احساس ہو جائے گا ۔ تب وہ اسی طرف رخ کریں گے

"ہاں یہ تو درست ہے مگر ۔۔۔ ۔

"کچھ نہیں بلیک زیرو ! باقی تمام کام یہاں سے نکلنے کے بعد ہو گا ۔۔۔ ۔

"سامان کا کیا کریں گے ۔۔۔ ؟

"سامان ۔۔۔ عمران کچھ سوچنے لگا ۔ پھر بولا، تم رکو میں دیکھتا ہوں ۔۔۔ اور پھر وہ کمرے سے باہر نکل آیا ۔ دو تین کمرے خالی ہوئے تھے، جن میں سے کچھ کے دروازے کھلے ہوئے تھے اور کچھ کے لاک تھے ۔۔۔ ۔ وہ اس فرانسیسی لڑکی کے دروازے پر رک گیا جو ان کے ساتھ ہی یہاں مقیم ہوئی تھی ۔ پھر وہ واپس اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا ۔ اس نے ریسیور اٹھایا اور کمرہ نمبر اٹھارہ نمبر ڈائل کرنے لگا ۔۔۔

"بس ۔۔۔ دوسری طرف سے آواز آئی ۔

"معاف کیجئے محترمہ کیا آپ کمرہ نمبر دس میں تشریف لا سکتی ہیں ۔؟"

"لیکن کیوں، آپ کون صاحب بول رہے ہیں ۔۔۔ لڑکی نے تعجب سے پوچھا ۔۔۔ ؟

"آپ مجھے نہیں جانتی ۔ لیکن براہ مہربانی مجھے آپ کی مدد کی شدید ضرورت ہے، آپ تشریف لے آئیے ۔

"اچھا میں آتی ہوں ۔۔۔ لڑکی نے کہا اور عمران نے فون رکھ دیا ۔۔۔ وہ تیزی سے اپنا سامان سوٹ کیسوں میں بھرنے لگا

"بلیک زیرو تم دروازے سے دیکھو ۔ کمرہ نمبر اٹھارہ کی لڑکی کمرہ نمبر دس میں جا رہی ہے یا نہیں ۔ بلیک زیرو جھپٹ کر دروازے کے نزدیک پہنچ گیا اور باہر دیکھنے لگا ۔۔۔ لڑکی نے اپنے کمرے کا دروازہ باہر سے لاک نہیں کیا اور اب وہ کمرہ نمبر دس کی طرف جا رہی تھی ۔۔۔

بلیک زیرو نے عمران کو صورت حال سے آگاہ کر دیا ۔ اسی اثناء میں عمران نے پھرتی سے دونوں سوٹ کیس اور بریف کیس اٹھائے اور کمرے سے نکل کر لڑکی کے کمرے کی طرف بڑھ گیا ۔

"اگر وہ میرے باہر آنے سے پہلے آجائے تو تم اسے روکو گے" عمران نے بلیک زیرو سے کہا اور تیزی سے کمرہ نمبر اٹھارہ میں گھس گیا ۔۔۔

ہوٹل کے تمام کمرے ایک ہی جیسے ہوتے ہیں ۔۔۔ عمران نے پہلے ہی اندازہ کر لیا تھا کہ سوٹ کیس کہاں چھپائے جا سکتے ہیں

چنانچہ وہ تیزی سے باتھ روم میں گھس گیا ۔ پھر اس نے باتھ روم کی دو چھتی پر تیزی سے دونوں سوٹ کیس گھسیڑ دیئے ۔ گو وہ خود اپنے کمرے میں بھی سوٹ کیس چھپا سکتا تھا لیکن اسے یقین تھا کہ ان کے فرار کے بعد پورے کمرے کی تلاشی ضرور لی جائے گی اور وہ سوٹ کیس برآمد کر لئے جائیں گے ۔

اس نے ایک نظر پھر سوٹ کیسوں کو دیکھا، لیکن سوٹ کیس نظر نہیں آرہے تھے اور نہ ہی ان کا عکس کسی جگہ نظر آ رہا تھا ۔۔۔ وہ تیزی سے باہر نکل آیا ۔۔۔ بلیک زیرو راہداری میں ٹہل رہا تھا ۔

"ٹھیک ہے آؤ ۔۔۔ عمران نے کہا اور ہوٹل کی پچھلی سمت بڑھ گیا ۔۔۔ پھر اس نے بلیک زیرو کو اشارہ کیا اور وہ دونوں جنرل باتھ روم میں گھس گئے ۔۔۔ اور جب وہ ان دروازوں سے برآمد ہوئے تو ان کے حلیئے ہی بدلے ہوئے تھے ۔۔۔

اب وہ ادھیڑ عمر کے آدمی نظر آرہے تھے ۔۔۔ ڈبل کلر کوٹ انہوں نے الٹ کر پہن لئے تھے ۔۔۔ پھر وہ دونوں لفٹ کی طرف بڑھ گئے ۔۔۔

خودکار لفٹ نیچے جا رہی تھی، وہ اس میں لگے ہوئے آئینے میں اپنے آپ کا جائزہ لے رہے تھے ۔

پھر وہ لفٹ سے اتر کر ہوٹل کے لان سے گذرتے ہوئے باہر نکل آئے ۔

اسی وقت پولیس کاروں کے سائرن سنائی دینے اور کئی کاریں ہوٹل کے احاطے میں داخل ہوگئیں۔ عمران معنی خیز نگاہوں سے بلیک زیرو کو دیکھنے لگا۔۔۔

۹

"پولیس۔۔۔ بلیک زیرو سرسراتی آواز میں بولا۔
"ہوں۔۔۔ دیکھ رہا ہوں۔۔۔
"مگر یہ کیا ضروری ہے کہ یہ ہمارے ہی سلسلے میں ہو۔۔۔؟
"دیکھتے رہو۔۔۔
"یہاں رکنا خطرناک تو نہیں ہوگا۔۔۔
"دیکھتے رہو۔۔۔
"میرا خیال ہے یہ لوگ آسانی سے ہمیں نہیں پہچان سکتے۔ بلیک زیرو نے کہا۔۔۔
"دیکھتے رہو۔۔۔
"یار ڈھنگ سے بات کرو، بلیک زیرو نے پریشانی

سے کہا اور عمران ہنسنے لگا۔

پولیس نے ہوٹل کا چاروں طرف سے محاصرہ کر لیا تھا، ہر دروازے پر مستعد تھی۔ لیکن ایک گھنٹے کی مسلسل کوشش کے بعد وہ ناکام ہو کر واپس چلی گئی۔ ایک ایک آدمی کو اس دوران چیک کیا گیا تھا۔

پولیس کے چلے جانے کے پندرہ منٹ کے بعد وہ دونوں دوبارہ ہوٹل میں داخل ہوئے۔ صرف یہ معلوم کرنے کی غرض سے کہ آیا پولیس انہیں ہی تلاش کر رہی تھی یا معاملہ کچھ اور تھا۔

لیکن جلد ہی ساری بات کھل گئی۔ پولیس ان ہی کی تلاش میں آئی تھی۔۔۔

عمران نے ایک طویل سانس لی اور وہ دونوں ہوٹل سے نکل آئے۔ بلیک زیرو نے چاروں طرف دیکھا اور پھر مسکرا کر عمران سے بولا،

"مجھے یہ سب کچھ بہت عجیب لگ رہا ہے عمران، ہم لوگ مجرموں کی طرح چھپتے پھر رہے ہیں، حالانکہ ہم مجرم نہیں ہیں اور پولیس کی پوری مشینری ہماری تلاش میں ہے۔

ٹھیک ہے بلیک زیرو، لیکن اب ہمیں اپنا وقت انتہائی چالاکی اور ہوشیاری سے گزارنا ہوگا، ورنہ ہماری موت اس سے کہیں زیادہ دلچسپ ہوگی۔

اب کیا پروگرام ہے۔

پہلے سر چھپانا اس کے بعد کچھ اور ——— عمران نے جواب دیا اور پھر ایک ٹیکسی کو روکنے لگا۔ چند منٹ کے بعد وہ ٹیکسی میں کسی طرف جا رہے تھے۔

لمبے اوور کوٹ پہنے ہوئے دو آدمی ایک سیاہ رنگ کی جیپ سے اترے اور پانچ منزلہ عمارت کے صدر دروازے کے سامنے بنی ہوئی پتلی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئے۔ لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوئے وہ سیڑھیوں کے اختتام تک پہنچے۔ پھر ایک طویل ہال سے گزرتے ہوئے ایک لفٹ کے قریب پہنچ گئے۔ ان میں سے ایک نے لفٹ کا دروازہ کھولا اور دونوں اندر داخل ہو گئے۔

لفٹ پانچویں منزل پر رکی تھی۔ وہ دروازہ کھول کر باہر نکل آئے، راہداری میں لگے ہوئے ویٹرن کیمرے کنٹرول روم میں ان کی تصاویر بھیجنے لگے۔

ایک بڑے کمرے میں پہنچ کر انہوں نے اپنے اوور کوٹ اور فیلٹ اتار دیئے، جیب سے پستول وغیرہ نکال کر وہیں رکھ دیا اور کوٹ کا کالر درست کرتے ہوئے کمرے سے نکل آئے پھر وہ ایک طویل راستہ طے کر کے ایک کمرے کے سامنے پہنچ گئے جس کے دروازے پر سرخ بلب رکھا ہوا تھا۔ ان میں سے ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اور بٹن دبانے لگا۔

یس مسٹر یوشے کم آن۔ جواب ملا اور وہ دونوں دروازہ کھول

کر اندر داخل ہو گئے۔

نہایت عالیشان کمرہ تھا، پورے کمرے میں موٹے موٹے قالین بچھے ہوئے تھے اور ان قالینوں پر قدموں کی چاپ قطعی سنائی نہیں دے رہی تھی۔

ایک سرے پر ایک بڑی سی میز پڑی ہوئی تھی جس کے پیچھے ایک بھاری بھرکم آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ گنجا سر تھا، سر کے نیچے چوڑی پیشانی اور پیشانی کے نیچے چھوٹی چھوٹی گول آنکھیں مکاری سے چمک رہی تھیں۔ گالوں سے ڈھکی ہوئی ناک اور باریک باریک ہونٹ۔

اس میز کے گرد بہت سی کرسیاں پڑی ہوئی تھیں، چار پانچ آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ دونوں بھی ان کرسیوں کے نزدیک پہنچ گئے...

بیٹھو ——— موٹے آدمی نے کہا، اس کی آواز بڑی جاندار تھی۔

"شکریہ جناب ——" وہ دونوں بیٹھ گئے۔

"میں تمہارا منتظر تھا یوشے ——— بھاری بھرکم موٹے آدمی نے کہا

"ہم مصروف تھے جناب ——"

"مفصل رپورٹ بتاؤ ——"

"ہم نے انہیں ان کی مشکوک حرکات کی بنا پر چیک کرنا شروع کیا تھا جناب اور جیسے ہی اور گردش ان کے بارے میں تحقیقات کئے تو کچھ دلچسپ حقائق ہمارے سامنے آئے۔ وہ ایک چھوٹے لیکن ہمارے ملک سے تعلق رکھتے ہیں ——— ان کا ملک ہمارے سخت ترین دشمن

ملک کا دوست ہے ——— ۔

کل ہم نے ان دونوں کو ہوٹل امپالا سے نکلتے دیکھا۔ ان کے پاس بریف کیس تھے جو خاصے پھولے ہوئے تھے ۔ ہم لوگ ان کے تعاقب میں لگ گئے ——— اس کے بعد، وہ ایک کلب میں داخل ہوئے ——— اور جب کلب کے باتھ روم سے نکلے تو وہ ——— وہ نہ تھے بلکہ لمبے لمبے چغے پہنے ہوئے وہ عجیب سے نظر آ رہے تھے ۔ اس کے بعد وہ دونوں گرین پول کی طرف گئے، گرین پول کی عقبی عمارت میں داخل ہونے کے بعد تقریباً ایک گھنٹہ وہ عمارت کے اندر رہے اور ہم ان کا انتظار کرتے رہے ۔ باہر آنے کے بعد یہ پھر ایک اور کلب میں گئے، وہاں جا کر انہوں نے اپنا موجودہ حلیہ تبدیل کیا ——— اور جب وہ وہاں سے باہر نکلے تو شاید اپنے ذاتی حلیے میں تھے۔

اب ان کی مشکوک حرکات میں کوئی شبہ نہیں رہا تھا۔ تب ہم نے ان کا مقصد معلوم کرنے کیلئے اپنے ایک آدمی کے ذریعے ان کے کمرے میں ڈکٹو فون بھجوا دیا ——— لیکن شاید وہ بھی مشکوک ہو گئے تھے ۔ چنانچہ انھوں نے، ڈکٹو فون بیکار کر دیا ——— اور پھر وہ وہاں سے پراسرار طور پر لاپتہ ہو گئے

"تو وہ تم لوگوں کو نہیں ملے ——— بھاری بھرکم آدمی نے سرد لہجے میں پوچھا ——— ؟

"ج ج جی نہیں جناب، پوشے نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا ———

"اور ان کا سامان ——— ؟

"حیرت کی بات یہی ہے مسٹر گروزلی کہ ان کا سامان بھی غائب ہے ——— ۔

"تو معہ سامان کے وہ غائب ہو گئے ——— بھاری بھرکم آدمی جس کا نام گروزلی لیا گیا تھا، ایک خوفناک قہقہہ لگاتے ہوئے بولا ——— ۔

"جی ہاں جناب ——— پوشے نے پشیمان لہجے میں کہا ——— ۔

"کمال ہے ——— ڈکٹو فون کیسے لگوایا گیا تھا ——— ؟

"گلدستے کے ذریعے ——— ایک آدمی پھول لیکر بھیجا گیا تھا ——— ۔

"ویری گڈ ——— کس وقت ——— ۔

"یہی ایک غلطی ہوئی تھی جناب ——— ۔

"یعنی ——— ۔

"اسے رات ہی میں بھیج دیا گیا ——— ۔

"خوب بہت خوب، رات میں گلدستے گلدانوں میں لگوائے گئے، گویا ——— گویا انہیں ہنی مون منانا تھا ——— خوب گروزلی ہنستے ہوئے بولا اور ان لوگوں کی پیشانی عرق آلود ہو گئی ——— ۔

"ٹھیک ہے مسٹر پوشے آپ لوگ جا سکتے ہیں ۔ ہاں آپ نے ان کے فوٹو تو ضرور حاصل کئے ہوں گے ——— ۔

"درجنوں ——— پوشے نے کہا اور جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک پیکٹ نکال لیا۔ پھر اس نے پیکٹ گروزلی کی جانب بڑھا دیا۔

گروزلی نے پیکٹ کھولا اور اس میں سے تصاویر نکال کر دیکھنے لگا ——— یہ عمران اور بلیک زیرو کے مختلف پوز تھے ۔

آپ لوگ جا سکتے ہیں ـــــ گرونلی نے پھر ایک بے ہنگم قہقہہ لگایا۔ اور
وہ دونوں آدمی تیزی سے باہر نکل گئے ــــ وہ جانتے تھے کہ یہ عمارت
بیحد پراسرار ہے ـــــ اور یہاں لاشوں کو ضائع کرنے کا خاص انتظام ہے

۱۰

صفدر نے چاروں طرف دیکھا ـــــ۔
دور دور تک سناٹے کا راج تھا، وہ دبے قدموں
دروازے سے نکل آیا اور آہستہ آہستہ اپنے کمرے کا دروازہ بند کر کے
دوسرے کمرے کے دروازے پر پہنچ گیا۔ پھر اس نے آہستہ سے دروازے
پر دستک دی ـــــ۔
دستک دینے پر دروازہ فوراً ہی کھل گیا تھا۔ دوسرے لمحے صفدر
اندر داخل ہو گیا ـــ نعمانی اس کے ساتھ ہی صوفے کی طرف بڑھ گیا۔
"اب کیا پروگرام ہے نعمانی ـــــ؟
"میں خود الجھن میں ہوں صفدر ـــ۔
"میرا خیال ہے ہم خود اس سے رابطہ قائم کریں ـــ

"سوچ لو، کیا یہ مناسب رہے گا، اس نے ہمیں ایسی کوئی ہدایت
نہیں دی ہے، نعمانی نے جواب دیا ـــ۔
"پھر ــــ۔
"اس کا انتظار کیا جائے ـــ۔
صفدر خاموش ہو گیا، وہ مختلف مراحل سے گذر کر اپنی منزل پر پہنچ
چکے تھے، ویسے یہ ان کا سفر بے حد پراسرار رہا تھا، جسکی وجہ سے ان
کے ذہنوں میں زبردست تناؤ پیدا ہو گیا تھا اور وہ بے چین تھے،
کہ کسی طرح یہ معاملہ آگے بڑھے تاکہ انہیں دوسرے معاملات کے بارے میں
کچھ معلوم ہو سکے ـــ وہ ایک ہی ہوٹل میں مقیم تھے لیکن بالکل اجنبیوں
کی طرح ـــ صفدر اور نعمانی ایک ہی منزل پر تھوڑے فاصلے پر تھے
اور جولیا ان سے ایک منزل اوپر تھی۔
اس وقت صفدر نے ٹرانسمیٹر پر نعمانی سے کہا تھا کہ وہ اس سے
ملنے آ رہا ہے، رات کا وقت تھا، کاریڈور تقریباً سنسان نظر آ رہا تھا
اس لئے نعمانی نے اسے بلا لیا تھا۔
"میں ایک اور بات سوچ رہا ہوں، چند منٹ کے بعد صفدر
نے کہا ـــ۔
"وہ کیا ـــ۔"
"ایکس ٹو اکیلا ہی یہاں آیا ہے ـــ"
"ہاں ـــ!"

"بہرحال یہ غیر ملک ہے۔

"درست ہے پھر ——۔

"ایکس ٹو بھی انسان ہی ہے ——۔

"میں سمجھ رہا ہوں تم کیا کہنا چاہتے ہو، لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے صفدر کہ ہماری پہل ایکس ٹو کے کسی کام میں خلل انداز ہو —— نعمانی نے کہا ——۔

"میری رائے اس سے مختلف ہے ——۔

"کیوں، کیا رائے ہے تمہاری ——۔

"ایکس ٹو نے جن ٹرانسمیٹروں پر ہم سے بات کرنے کے متعلق کہا تھا ان پر اسے پورا پورا اطمینان ہوگا۔

"یہ کوئی دلیل نہیں ہے، بہرحال سوچ لو، اگر تمہاری یہی رائے ہے تو جیسا مناسب سمجھو کرو۔ نعمانی نے جواب دیا۔

"ہاں میں کوشش کرتا ہوں، صفدر نے کہا۔ پھر وہ اپنے ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی کی مخصوص قسم کی سوئیاں گھمانے لگا — حتیٰ کہ ہر ہندسہ غائب ہو گیا —— اور پھر پورا ڈائل سفید ہو گیا۔

صفدر نے چابی اندر دبائی اور گھڑی کا اوپری ڈھکن کھل گیا اس میں ایک باریک سا سیاہ ڈبہ نظر آ رہا تھا جس پر ننھے ننھے سرخ اور سفید بٹن لگے ہوئے تھے۔ صفدر نے سرخ بٹن دبایا اور سیاہ ڈبے کے ایک طرف لگے ہوئے باریک سے اسپیکر میں ہلکی سی کھرکھراہٹ

سنائی دی اور ایک آواز جو بےحد طاقت ور تھی سنائی دی ——۔

"یس —— کون ہے —— ؟

"صفدر ——۔

"ٹھیک ہے میں ایکس ٹو ہوں ——

"اوہ جناب شکر ہے آپ سے رابطہ قائم ہو گیا۔ ہم لوگ بےحد پریشان تھے —— صفدر مسرت سے بولا ——۔

"تم لوگ کب پہنچے ——"

"کل صبح ——۔

"بہت جلد پہنچ گئے۔ حالانکہ میرا خیال تھا کہ تم دو دن کے بعد پہنچو گے۔ اسی لئے میں نے تم سے رابطہ قائم نہیں کیا — ایکس ٹو نے جواب دیا ——۔

"ہم کل صبح ہی پہنچ گئے تھے جناب اور حسب ہدایت یہاں ٹھہر گئے ہیں ——۔

"پتہ بتاؤ —— ایکس ٹو کی آواز سنائی دی اور صفدر ہوٹل کا نام و پتہ بتانے لگا ——۔

"ٹھیک ہے صفدر، سخت محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ حالات بےحد خطرناک ہیں، ہو سکتا ہے تم لوگوں پر نظر رکھی جا رہی ہو

"بہتر ہے جناب، ہم محتاط رہیں گے —— صفدر نے جواب دیا

"حالات کا پوری طرح اندازہ کرنے کے بعد ہی میں تمہیں دوسری

ہدایت دوں گا ___ ایکسٹو نے کہا ___ ۔

" بس کوئی بات نہیں ہے، میں آپ کی طرف سے فکرمند تھا اس لئے
حکم کی تھوڑی سی خلاف ورزی ہوئی ___ ۔

" اور کچھ ___ ۔

" جی نہیں ___ صفدر نے جواب دیا اور ایکس ٹو نے سلسلہ منقطع
کر دیا ___ نعمانی کے چہرے پر فکرمندی کے آثار نظر آ رہے تھے ___ پھر
اس نے کہا ___ ۔

" ایکس ٹو کا اندازہ درست معلوم ہوتا ہے ___ وہ صفدر کی طرف
دیکھ کر کہنے لگا ۔

" کیا مطلب ___ ۔ صفدر نے تعجب سے بولا ۔

" چند اشخاص سائے کی طرح ہم دونوں کے پیچھے لگے ہوئے ہیں
مجھے پہلے بھی شبہ ہوا تھا اور بعد میں، میں نے اس کی تصدیق کر لی ۔

" اوہ میں نے غور نہیں کیا ___ ۔

" میں نے جولیا کو بھی چیک کیا تھا لیکن کوشش کے باوجود اس پر
نگرانی کرنے والے کو تلاش نہیں کر سکا ۔

" گویا اس کی نگرانی نہیں ہو رہی ___ "

" میرا بھی خیال ہے ___ ۔

" ہو سکتا ہے، لیکن وہ چونکہ نسلاً سوئیس ہے اس لئے وہ لوگ
اسے ہم سے منسلک نہیں سمجھ سکتے ___ صفدر نے جواب دیا ۔

" بہرحال ایکس ٹو نے کچھ خطرناک حالات کا ذکر کیا ہے ۔ اس لئے ہمیں
پوری طرح محتاط رہنا ہو گا ۔

" جولیا کو بھی بتا دیا جائے ___ ۔

" ہاں میرا خیال ہے اسے حالات کا علم ہونا بیحد ضروری ہے ___ صفدر
نے جواب دیا ___ ۔

" اس کے لئے ایک ہی ترکیب ہو سکتی ہے ___ ۔

" کیا ___ ؟

" ایک خط جولیا کے کمرے میں پہنچا دیا جائے جس میں ایکسٹو سے
رابطے کی تفصیل ہو اور اس کی ہدایت کی اطلاع ہو ___ ۔

" ٹھیک ہے یہ درست رہے گا ___ ہمیں بار بار ٹرانسمیٹر بھی استعمال
نہیں کرنے چاہئیں "

صفدر نے جواب دیا ۔ پھر جولیا کے لئے ایک خط
لکھنے لگا ___ ۔

۱۱

عمران نے ٹرانسمیٹر بند کر دیا ۔ اور بلیک زیرو کی طرف دیکھنے لگا ۔ بلیک زیرو خاموش بیٹھا ہوا تھا ۔ آجکل وہ لوگ ایک گیسٹ ہاؤس میں مقیم تھے ، گیسٹ ہاؤس کی مالکہ ایک بوڑھی اور لالچی عورت تھی عمران نے اسے کافی رقم دی تھی ۔ جواباً اس عورت نے انہیں تمام سہولتیں فراہم کر دی تھیں ۔ لیکن اس گیسٹ ہاؤس میں بھی وہ لوگ اپنی اصلی شکل میں نہیں داخل ہوئے تھے بلکہ عمدہ قسم کا میک اپ اب بھی ان کے چہروں پر تھا ۔ سر پر خوبصورت بالوں کی وگ تھی ۔ اور بوڑھی مالکہ کو ان پر ذرا بھی شک نہیں ہوا تھا ۔

اس دوران عمران نے ہوٹل میں فرانسیسی لڑکی کے کمرے سے اپنے دونوں سوٹ کیس اور بریف کیس حاصل کر لیا تھا ، گو اسے اس سلسلے میں کافی محنت کرنا پڑی تھی ۔ لیکن وہ بھی عمران تھا ، دنیا کا ہر کام وہ با آسانی کر سکتا تھا ، ناممکن کو ممکن بنانا اس کے لئے کوئی مشکل کام نہ تھا ۔

موجودہ حالات ان لوگوں کے لئے بیحد خطرناک تھے ، حالانکہ عمران

چاہ رہا تھا کہ اب جلد سے جلد ان کا کام شروع ہو جاتے ، اس خطرناک مہم کی پوری تیاریاں مکمل ہو گئی تھیں ، لیکن عمران یہ بات ابھی تک نہیں سمجھ سکا تھا کہ ان لوگوں کے بارے میں انہیں شبہ کیسے ہو گیا ۔ یہ بات بے حد خطرناک تھی ، کسی بھی قیمت پر ان لوگوں کو ان پر شبہ نہیں ہونا چاہیئے تھا ۔ اگر وہاں کے لوگوں کو ان کے ارادے کی خبر ہو گئی تو قیامت تک وہ اپنا کام سرانجام نہیں دے سکیں گے ۔

دفعتاً عمران کے ذہن میں ایک خوفناک خیال آیا اور وہ بری طرح اچھل پڑا ۔

" کیا ہوا ۔۔۔ ؟ بلیک زیرو نے پوچھا ۔ ؟

" تم ۔۔۔ تم صفدر کی گفتگو سن چکے ہو نا ۔ ؟

" ہاں ۔۔۔ ۔

" کیا خیال ہے

" مجھے حیرت ہے وہ بہت جلد یہاں پہنچ گئے ہیں ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا ۔۔۔ ۔

" حیرت تو مجھے بھی ہے بلیک زیرو ، لیکن وہ یقیناً صفدر ہی تھا اس بات میں قطعی کوئی شبہ نہیں ہے ، لیکن میں یہ سوچ رہا ہوں کہ کہیں وہ بیچارے بھی ہماری وجہ سے مصیبت میں نہ پھنس گئے ہوں ۔

" کون ۔۔۔ ؟

" وہی عبداللہ ۔ ۔

" اوہ وہ کیوں ___ ۔

" دو باتیں ہیں بلیک زیرو ___ ۔ یا تو ہم لوگوں کا پیچھا کیا گیا ہے اور ہمارا پیچھا کرنے والے گرین پول کی عقبی عمارت تک پہنچ گئے ہیں، ہو سکتا ہے وہ لوگ پولیس والوں کے سامنے پہلے ہی مشتبہ ہوں اور ہمیں ان سے ملتے دیکھ کر پولیس ہماری طرف بھی متوجہ ہو گئی ہو ___ اور اگر شروع سے ہم ہی مشتبہ ہیں تب بھی پولیس ان تک پہنچی ہو گی ___

" ہاں یہ بات تو درست ہے ___ ۔

" ایسی صورت میں ہمیں ان لوگوں کی خبر لینی چاہیئے ___

" مگر کیسے ___ ۔

" فون کرتے ہیں ___ ۔

" فون نمبر ہے آپ کے پاس ___ ؟

" ہاں ___ میں نے ان کا نمبر نوٹ کر لیا ہے ___ ۔

" مگر فون پر ہم کیا بات کریں گے ___ ۔

" صرف خیریت دریافت کریں گے ___ عمران نے جواب دیا اور اپنی جگہ سے اٹھ گیا، بلیک زیرو اس کے ساتھ ہی تھا ___ ۔

عمران رنگ کرنے لگا، دوسری طرف سے ریسیور اٹھا لیا گیا ___ ۔

" کون صاحب بول رہے ہیں ___ عمران نے پوچھا ___ ؟

" آپ کون ہیں ___ ؟ اور کس سے ملنا ہے آپ کو، دوسری طرف

سے پوچھا گیا ___ ۔

" مسٹر عبداللہ سے ___ کیا وہ موجود ہیں ___ ؟

" اوہ مسٹر عبداللہ آرام کر رہے ہیں، آپ اپنا نام پتہ نوٹ کرا دیجیئے ___ دوسری طرف سے جواب ملا ___ ۔

عمران نے فون بند کر دیا، اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے بلیک زیرو اسے گھور رہا تھا ___ ۔

" بُرا ہوا ___ ۔

" کیوں خیریت عمران ___ ۔

" میرا خیال ہے وہاں بھی پولیس پہنچ گئی ہے ۔

" یہ تو بہت برا ہوا ___ اس طرح تو ہمارا سارا پروگرام درہم برہم ہو سکتا ہے ___ ۔

" ہوں ___ عمران تھوڑی دیر سوچتا رہا پھر بولا اسکی تصدیق ضروری ہے بلیک زیرو ___ ۔

" اس سلسلے میں کیا کریں گے آپ ___ ۔

" میں وہاں جاؤں گا ___ ۔

" مگر یہ کام بے حد خطرناک ہو گا ___ ۔

" ہو گا، مجھے اس کا احساس ہے ___ عمران نے کہا

" میں بھی چلوں ___ ۔"

" نہیں یہ مناسب نہیں ہو گا، تم یہیں رہو، ورنہ ہم دونوں

مل کر منتشر بھی ہو سکتے ہیں ـــــ ۔

"کیا آپ ابھی جائیں گے ـــ ؟

"ہاں ـــ لیکن ایک بات کا خیال رکھنا ـــ ۔

تم گیسٹ ہاؤس کی مالکہ کو یہ احساس نہ ہونے دینا کہ تم اکیلے ہو، رات کو میرا انتظار مت کرنا ـــ عمران نے جواب دیا اور پھر وہ دوبارہ اوپر آ گئے ۔ چند منٹ کے بعد وہ ضروری تیاریاں کر کے نیچے اتر رہا تھا ـــ ۔

۱۲

مسٹر گروزلی کا برا حال تھا، ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کریں، وہ سخت نظروں سے اپنے سامنے کھڑے ہوئے افراد کو گھور رہا تھا، اسکی چھوٹی چھوٹی مکار آنکھیں ان میں سے ہر ایک کی کھوپڑی میں گھس کر کچھ تلاش کر رہی تھیں ۔ لیکن اس کے سامنے کھڑے ہوئے لوگوں کے چہرے سپاٹ تھے ـــ ۔

"ہاں تو مسٹر کیا نام بتایا ہے تم نے اپنا، فلپ ہاں غالباً یہی، تو مسٹر فلپ آپ نے سوچا ہو گا کہ انہیں آپ کا پتہ کس نے بتایا ـــ موٹے گروزلی نے اپنے سامنے کھڑے ہوئے پستہ قد عبداللہ سے پوچھا جسے گرین پول کی عقبی عمارت سے اس کے دوسرے ساتھیوں سمیت گرفتار کیا گیا تھا ـــ ۔

"وہ دونوں چغہ پہنے ہوئے تھے جناب، وہ ہمارے پاس آتے تھے اور انہوں نے ہم سے کہا کہ انہیں باوثوق ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ ہمارے پاس مکان کرائے کے لئے خالی ہے، چونکہ انہیں کسی نے غلط اطلاع دی تھی اس لئے ہم نے ان سے معذرت کر لی،

"خوب گویا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ تم ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتے ـــ ۔

"جی جناب ـــ ۔

"اس کا مقصد ہے ہم نے تم لوگوں کو بلاوجہ ہی تکلیف دی تم جا سکتے ہو دوستو، ہم تم سے معافی چاہتے ہیں، بھاری بھرکم گروزلی مکاری سے بولا اور وہ سب چونک کر حیرت سے اسے دیکھنے لگے ـــ ۔

"ان سب کو باعزت طور پر ان کے مکان پر پہنچا دو، گروزلی نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور ایک طرف بڑھ گیا ـــ

"آیئے جناب، گروزلی کے ساتھی کچھ حیرت زدہ سے تھے لیکن پھر کسی نے کچھ کہا نہیں اور پھر تمام آدمی واقعی رہا کر دیئے گئے ۔ ان

سب کو ایک وین میں واپس بھیج دیا گیا،

" آپ لوگ اتنے حیرت زدہ کیوں ہیں — مسٹر گروزلی نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا —؟

" ہم آپ کی چال سمجھ نہیں سکے مسٹر گروزلی — دوسرے لوگ کہنے لگے —۔

" افسوس میں خود بھی آپ کو نہیں بتاؤں گا، بس یہ سمجھ لیجئے کہ یہ لوگ رہا نہیں ہوتے ہیں، گروزلی نے جواب دیا اور سب ایک ٹھنڈی سانس لے کر رہ گئے، شاید اس خطرناک آدمی کی چال ان کی سمجھ میں آ گئی تھی —۔

عمران نے سامنے رکھے ہوئے گلاس کو اٹھا کر منہ سے لگایا اور اسے ایک ہی سانس میں چڑھا گیا — وہ تقریباً ایک گھنٹے سے گرین پول میں بیٹھا ہوا تھا —

گرین پول کلب تھا — اور اس کلب کے عقبی سمت وہ عمارت تھی جس میں عبداللہ اور اس کے ساتھی قیام کرتے تھے، خود عمران بھی اس عمارت میں ایک بار جا چکا تھا —۔

گرین پول کی اوپری منزل میں عقبی سمت کھلنے والی کھڑکیوں کے ساتھ میزیں پڑی ہوئی تھیں — عمران نے انہی میں سے ایک کا انتخاب کر لیا تھا اور یہاں سے بخوبی وہ اس مکان پر نظر رکھے ہوئے تھا —۔

ابھی تک کوئی خاص بات پیش نہیں آئی تھی البتہ یہ بات اس نے اچھی طرح محسوس کر لی تھی کہ مکان زبردست نگرانی ہو رہی ہے، اندر کا حال نامعلوم تھا، نگرانی کرنے والے دو خوش پوش آدمی تھے، جو وقفے وقفے سے چکر لگا رہے تھے —۔

لیکن اس وقت وہ چونک پڑا — جب اس نے ایک بڑی سی وین عمارت کے دروازے کے سامنے رکتی دیکھی — چند ہی ساعت کے بعد اس وین سے عبداللہ اور اس کے ساتھی اتر رہے تھے — وہ سب عمارت میں داخل ہو گئے اور وین واپس پلٹ گئی —۔

عمران متعجب رہ گیا تھا — یہ لوگ کہاں سے آئے ہیں، کیا انہیں گرفتار نہیں کیا گیا، یا پھر — پھر اس نے نگرانی کرنے والوں کو دیکھا جو بدستور موجود تھے، تب ہی اندر سے چند لوگ باہر نکلے اور انھوں نے ہاتھ اٹھا کر ایک طرف اشارہ کیا — فوراً ہی ایک طرف سے ایک کار نکل کر ان کے سامنے آ گئی — اندر سے نکلنے والے اور نگرانی کرنے والے دونوں آدمی کار میں بیٹھ گئے اور کار چل پڑی —۔

عجیب چکر تھا، عمران کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا — تاہم وہ غور سے عمارت کی جانب دیکھ رہا تھا — اور پھر بخوبی اندازہ کرنے کے بعد کہ اس وقت عمارت کی نگرانی نہیں ہو رہی، عمران اپنی جگہ سے اٹھ گیا — گرین پول سے نکل کر وہ باہر آیا — اور سیدھا چل پڑا — کافی دور تک چلنے کے بعد وہ مڑ گیا — اور پھر ایک طویل

چکر کاٹ کر عمارت کی عقبی سمت میں پہنچ گیا ــــ ۔

اندر داخل ہونے میں اسے کوئی خاص دشواری نہیں ہوئی تھی، کیونکہ مکان جدید ساخت کا بنا ہوا تھا ۔ بیرونی دیوار پھاند کر وہ اندرونی حصے کی طرف بڑھ گیا، تقریباً تمام دروازے بند نظر آ رہے تھے ۔ پھر وہ چھپتا چھپاتا ایک کمرے تک پہنچ گیا ۔ اس کمرے میں روشنی ہو رہی تھی ــــ عمران نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا عبداللہ اور اس کے تمام ساتھی کمرے میں موجود تھے اور کسی بات پر تبادلہ خیال کر رہے تھے ــــ لیکن آواز مدہم تھی وہ کچھ نہ سن سکا تب اس نے دروازے پر آہستہ سے دستک دی اور اندر خاموشی چھا گئی ــــ ۔

"کون ہے ــــ؟ ادھر سے چند سیکنڈ کے بعد پوچھا گیا ــــ ۔

"دوست ــــ دروازہ کھولیئے ــــ عمران نے کہا ــــ چند سیکنڈ کے بعد دروازہ کھلا لیکن پستول کی نالی اس کی پیشانی سے لگی" اور پھر ایک چہرہ نظر آیا ــــ ۔

"کون ہو ــــ کرخت لہجے میں پوچھا گیا اور عمران نے اپنی جیب سے ایک بیج نکال کر ان کے سامنے کر دیا، بیج کے نشان نے اس شخص کو مطمئن کر دیا تھا ــــ ۔

"اندر تشریف لے آیئے ــــ کہا گیا اور عمران کمرے میں داخل ہوا ــــ ۔ وہ سب حیرت سے عمران کو دیکھ رہے تھے ــــ ۔

"مجھے معاف کرنا دوستو، میں تم لوگوں کے لیئے تکلیف کا باعث بنا، میرا خیال ہے مجھے پہچان لیا گیا ہے ــــ ۔ عمران اصل آواز میں بولا اور سب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھنے لگے ــــ پھر عبداللہ پُرمسرت لہجے میں بولا ــــ ۔

"آپ، آپ گرفتار نہیں ہوئے، شکر ہے، میں آپ کے لیئے بے حد فکر مند تھا، مجھے یقین تھا کہ آپ گرفتار ہو گئے ہوں گے لیکن خدا کا شکر ہے کہ آپ بچ گئے، وہ لوگ ہم تک پہنچ گئے تھے مسٹر عمران لیکن لیکن انہوں نے بڑے عجیب انداز میں ہم لوگوں کو چھوڑ دیا ہے، آپ نے داخلہ کے لیئے کونسا راستہ استعمال کیا ہے ۔

"عقبی ــــ ۔

"یہ آپ نے بہت اچھا کیا، وہ لوگ مسلسل ہماری نگرانی کر رہے ہیں حالات بہت بگڑ گئے ہیں مسٹر عمران ۔ اگر آپ اجازت دیں تو ہیڈ کوارٹر سے ہدایات مانگی جائیں ــــ ۔

"ہیڈ کوارٹر سے ــــ عمران نے تعجب سے پوچھا ــــ !

"جی ہاں مسٹر عمران ہمارا ہیڈ کوارٹر بھی یہیں موجود ہے سازشیوں کے ساتھ انہی کی چال چلی جا رہی ہے، اگر ایسا نہ ہو تو وہ آسانی سے چوٹ دے سکتے ہیں، ہمارا ہیڈ کوارٹر بھی ان کی ایک ایک حرکت پر کڑی نگرانی رکھتا ہے اور اگر کبھی ضرورت پڑے گی تو ہمارا ہیڈ کوارٹر انہیں زبردست نقصان پہنچا سکتا ہے ــــ ایسا نقصان جس کا ہمارے دشمن تصور

بھی نہیں کر سکتے ۔ ہمارے رہنما کی تعلیمات یہی ہیں کہ نیک کے ساتھ نیک
رہو اور بدی کا جواب سختی سے دو ۔ ہم کسی کو نہیں چھیڑتے مسٹر عمران
ہم کسی کا برا نہیں چاہتے، لیکن جب کوئی ہمارا برا چاہتا ہے تو ہم اسکو
سختی سے اس کا جواب دیتے ہیں ۔ ہم صرف اپنا بچاؤ کرتے ہیں
اگر ہم ایسا نہ کریں تو خود فنا ہو جائیں ۔

" ٹھیک ہے ۔ عمران نے متاثر کن انداز میں جواب دیا ۔

" پھر آپ کا کیا خیال ہے ۔ ؟

" جو آپ لوگ بہتر سمجھیں، میرے ساتھی یہاں پہنچ چکے ہیں، میرا
خیال ہے اب مجھے کوئی ضروری کام نہیں ہے ۔ میں تیار ہوں ۔ عمران
نے آمادگی کا اظہار کیا ۔

" شکریہ مسٹر عمران، میں آج ہی ہیڈ کوارٹر سے رابطہ قائم کرتا
ہوں ۔ لیکن عمران صاحب میرے ذہن میں ایک الجھن ہے اور وہ
کہ ان لوگوں نے اتنی آسانی سے ہمیں کیسے چھوڑ دیا ۔

" میں خود بھی یہی سوچ رہا ہوں، بہرحال میں خود اس بات
میں تحقیقات کروں گا اور آپ کو فون پر " سب ٹھیک ہے " کی
اطلاع دوں گا ۔

" آپ ۔

" ہاں یہ کام میں کروں گا عمران نے کہا اور پھر ان کی اجازت لے
اٹھ گیا ۔ واپسی کے لئے بھی اس نے عقبی راستہ استعمال کیا،

کوئی واقعہ پیش نہیں آیا تھا اور وہ ایک لمبا چکر کاٹ کر سڑک پر آ گیا
پھر اس نے ایک گذرتی ہوئی ٹیکسی کو ہاتھ دے کر روکا اور اس میں
سوار ہو گیا ۔

عمران نے ٹیکسی ڈرائیور کو اپنے ٹھکانے کا پتہ بتایا اور ٹیکسی کی
پشت سے ٹک گیا ۔

ٹیکسی چل پڑی، لیکن وہ اس بات سے بے خبر تھا کہ ٹیکسی
کے شیشے آہستہ آہستہ اوپر ہونے جا رہے ہیں، اور پھر اس کے اور
ڈرائیور کے درمیان ایک شیشہ حائل ہو گیا ۔

اچانک ہوا بند ہو جانے سے عمران چونک پڑا، پھر اس کا ہاتھ شیشے
پر پڑا، کھڑکیاں بند تھیں اور ڈرائیور کے پیچھے بھی شیشے کی دیوار تھی،
لیکن اس بند جگہ میں گھٹن کا احساس نہ تھا ۔

" ڈرائیور ۔ عمران چیخا ۔

یس سر ۔ ڈرائیور کی آواز صاف سنائی دی تھی ۔ اور عمران
کو حیرت ہوئی کہ اس کی آواز شیشے سے گذر کر کیسے پہنچ رہی ہے ۔

" یہ کیا ہے ۔ ؟

" ٹیکسی ہے جناب ۔ ڈرائیور کی مضحکہ خیز آواز سنائی دی

" ہوش میں آؤ، میں گولی چلا دوں گا ۔ عمران نے پھرتی سے
ریوالور نکال لیا ۔

" ضرور چلائیے جناب ۔ گولی اس شیشے سے ٹکرا کر واپس چلی

جائے گی اور اس کے بعد آپ جانتے ہیں کیا ہوگا ـــــ ؟

عمران نے کچھ سوچا اور پھر پستول نال سے پکڑ کر اس کا دستہ پوری قوت سے اپنے اور ڈرائیور کے درمیان حائل شیشے پر مارا، لیکن اگر وہ پوری قوت سے پستول پکڑے ہوئے نہ ہوتا تو شاید وہ اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر خود اس کی پیشانی پر لگتا، اس کا ہاتھ جھنا گیا تھا ـــ۔

ڈرائیور کا قہقہہ گونج اٹھا، پھر اس نے ڈیش بورڈ کے نیچے لگا ہوا ایک سفید بٹن دبا دیا اور کار کے پچھلے حصے میں ایک سوراخ سے غبار نکلنے لگا ـــ۔

عمران نے چٹکی سے ناک دبالی، لیکن غبار اس کے تمام مسامات میں پیوست ہو رہا تھا۔ چند منٹ کے بعد اس کے ہاتھ پیروں میں سستی ہونے لگی اور وہ ٹیکسی کی پشت سے ٹک گیا ـــ۔

۱۳

سفر زیادہ طویل نہیں تھا، اس لئے عمران کو بہت زیادہ تکلیف نہیں ہوئی، حبسِ دم کی مشق اس جگہ کام آئی تھی، لیکن وہ غبار نہ صرف سانس کو متاثر کرتا تھا بلکہ جسم کے مسامات بھی اسے فوراً قبول کرتے تھے ـــ یہی وجہ تھی کہ عمران کا جسم سنسنانے لگا تھا لیکن چونکہ پورا جسم کھلا ہوا نہیں تھا اس لئے وہ اثر بھی آہستہ آہستہ کر رہا تھا اگر سفر بہت زیادہ طویل ہوتا تو شاید وہ اپنے حواس پر قابو نہ رکھ سکتا ـ لیکن ٹیکسی تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک عظیم الشان عمارت میں داخل ہو کر رک گئی تھی ـ۔

پھر اس کے شیشے وغیرہ اتار دیئے گئے ـ ڈرائیور نے پلٹ کر دیکھا لیکن عمران پوری طرح بے ہوش ہونے کی ایکٹنگ کر رہا تھا ـــ۔

ڈرائیور نے کسی کو آواز دی اور چند منٹ کے بعد دو آدمی اسٹریچر لئے ہوئے کار کے قریب پہنچ گئے، عمران کو کار سے نکال کر اسٹریچر پر ڈالا گیا اور وہ لوگ اسے اندر لے گئے ـ عمران بے سدھ پڑا ہوا تھا، پھر اسے ایک نرم اور آرام دہ بستر پر لٹا دیا گیا ـــ۔

"مسٹر گروزلی کو اطلاع دو ——— عمران کو ڈرائیور کی تحکمانہ آواز سنائی دی ——

"مسٹر گروزلی — یہ کون ہو سکتا ہے، عمران نے سوچا یقیناً کوئی خاص شخصیت ہے، ویسے عمران یہ اندازہ لگا چکا تھا کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے عبداللہ اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کیا تھا، لیکن کوئی مناسب ثبوت نہ پا کر چھوڑ دیا ہے۔ اور اب یقیناً بیچارے عبداللہ اور اس کے ساتھیوں کی بھی خیر نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے ان لوگوں نے ان کی گفتگو بھی سن لی ہو۔

بہر حال جو کچھ بھی ہوا بہت برا ہوا تھا۔ زبردست مقابلہ تھا ٹکر کے لوگ تھے اور پھر دوسری بات یہ تھی کہ وہ دشمنوں کا ملک تھا اور وہاں وہ پوری قوت سے سرگرم عمل تھے۔ یہی وجہ تھی کہ عمران کو سخت مشکلات پیش آ رہی تھیں ——۔

لیکن درحقیقت کام کرنے کا لطف انہی مشکلات میں تھا معمولی قسم کے کیسز تو چلتے ہی رہتے ہیں، اس وقت پوری طرح سرگرم عمل ہونا پڑ رہا ہے —— اور ابھی تو ابتدا تھی، وہ جانتا تھا کہ انہیں اپنی مہم شروع کرنے میں خاصی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لیکن فی الحال ان لوگوں کی گرفت سے نکلنے کا مسئلہ تھا

چند منٹ کے بعد دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور کوئی اندر داخل ہوا۔

مسٹر گروزلی چند منٹ کے بعد تشریف لائیں گے جناب۔ انہوں نے حکم دیا ہے کہ ان کے آنے تک اسے ہوش میں لے آیا جائے۔

آنے والے نے مؤدب لہجے میں کہا ——۔

"کیا تم نے ڈاکٹر کو فون کیا ——۔

"جی جناب وہ پہنچنے والے ہوں گے ——۔

"ٹھیک ہے۔ ڈرائیور خاموش ہو گیا۔ چند منٹ کے بعد دوبارہ قدموں کی آواز سنائی دی۔ عمران کا ذہن تیزی سے کچھ سوچ رہا تھا اور پھر اس نے ایک فیصلہ کر لیا۔

"اس کو کیسلوڈیم سے بے ہوش کیا گیا ہے۔ آپ اسے ہوش میں لائیں —— ڈرائیور نے شاید ڈاکٹر کو حکم دیا تھا۔ اور ڈاکٹر عمران پر جھک گیا ——۔

چند ساعت کے بعد عمران کو اپنے بازو میں انجکشن لگتا ہوا محسوس ہوا۔ انجکشن لگنے کے بعد اس نے آنکھیں کھول دیں، وہ حیران نظروں سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا، آنکھوں میں ایک وحشتناک سی چمک تھی، چہرہ سپاٹ ہی تھا کیونکہ وہ میک اپ میں تھا اس لئے اس کے تاثرات کا کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا تھا ——۔

"خوش آمدید مسٹر —— ڈرائیور نے طنزیہ انداز میں کہا ——۔

"ارسطو ——۔ عمران نے بڑے رعب سے جواب دیا

"خوب بہت خوب ؛ واقعی ارسطو ہو ——۔

"کیا بکتا ہے بے ادب ! تمیز سے بول ورنہ ہم تجھے مکھی بنا دیں گے، ارسطو صاحب کہو ــــ عمران گرج کر بولا ، آنکھوں سے گویا خون ابل رہا تھا ــــ ۔

ڈرائیور چونک کر اسے دیکھنے لگا ، وہ گہری نظروں سے عمران کا جائزہ لے رہا تھا۔ پھر اس کے چہرے پر ہلکی سی تشویش کی لہر دوڑ گئی پھر بولا ــــ ۔

"گویا تم یہ ایکٹنگ کرو گے ــــ ؟

" ہاں ــــ ہماری مرضی ــــ ۔

"کیا بک رہا ہے یہ ــــ ایک دوسرا آدمی بولا ــــ ۔

"سمجھ میں نہیں آ رہا ــــ دوسرے نے جواب دیا ــــ ۔

"اپنی زبان بول رہا ہے اور یہی بات تشویشناک ہے اگر ایکٹنگ کر رہا ہوتا تو اپنی اصلیت ظاہر نہ کرتا ــــ ڈرائیور آہستہ سے بولا ۔

"مسٹر گروزلی ــــ دروازے سے ایک آدمی نے اطلاع دی ــــ ۔

"تم آ گئے ــــ اللہ رکھے تم آ گئے ، تم کہاں تھے میرے بچے ــــ میں تم کو بہت یاد کرتا تھا ــــ عمران نے گروزلی کے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا ــــ ۔

سب بھونچکا رہ گئے تھے ، پھر وہ سب عمران کی طرف لپکے اسے بمشکل تمام قابو کیا گیا تھا ــــ ۔

"یہ کیا ہے ــــ ؟ گروزلی کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا ــــ ۔

" زج ــــ زج ــــ جناب ــــ ڈرائیور ہکلایا

" بکو جلدی ــــ گروزلی کی آواز کان پھاڑ دینے والی تھی ــــ ۔ ڈرائیور بری طرح گھبرا گیا تھا ــــ ۔

" اسے بے ہوش کیا گیا تھا ــــ اس نے بمشکل تمام کہا ــــ ۔

"کس چیز سے بے ہوش کیا گیا تھا اسے ــــ ؟

"کیلوڈیم سے جناب ــــ ۔

"کیا پورا کیلوڈیم سیلنڈر کھول دیا گیا تھا ــ جو اس کے ذہن پر یہ اثر ہوا ؟

"ممکن ہے جناب ایکٹنگ کر رہا ہو ــــ ۔

" ہوں کیا یہ وہی آدمی ہے ــــ ۔

" سو فیصدی جناب ــــ یہ عقبی دیوار سے اندر گیا تھا اور پھر اسی دیوار سے واپس آیا تھا ــــ ۔

" اندر کتنی دیر رکا تھا ــــ ؟

" تقریباً ایک گھنٹہ جناب ۔

" اندر ہونے والی گفتگو سنی جا سکی ــــ ؟

" نہیں جناب ــــ ۔

" کیوں ــــ ؟

" جی وہ ــــ ڈرائیور ہکلا گیا ــــ ۔

" ویری گڈ تمہاری کارکردگی بہت عمدہ ہوتی جا رہی ہے مسٹر ڈین یال ــــ گروزلی نے طنزیہ لہجے میں کہا ۔ پھر بولا ــــ ۔

اس کا میک اپ دیکھو ——— ۔

فوراً چند آدمی آگے بڑھے اور انھوں نے عمران کو بے بس کر دیا۔ عمران اب بالکل خاموش ہو گیا تھا، وہ سہما ہوا کھڑا تھا چند سیکنڈ کے بعد اس کے چہرے پر سے میک اپ اتار دیا گیا۔

"وہی سو فیصد وہی، مسٹر ڈین پال اگر اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے تو ——— تو آپ کو اس کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ آپ نہیں جانتے یہ کتنا اہم آدمی ہے، حکومت سینکڑوں راز اس سے معلوم کر سکتی تھی۔ گروزلی نے مضطربانہ لہجے میں کہا اور پھر ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر بولا ——— ۔

"ڈاکٹر تم اسے چیک کرو ——— ۔

"بہتر جناب ——— ڈاکٹر آگے بڑھا اور پھر مختلف طریقوں سے عمران کا چیک اپ کیا جانے لگا۔

"میرا خیال ہے انہیں لیبارٹری میں بھیج دیا جائے جناب، میں کوئی صحیح اندازہ نہیں لگا سکا ہوں۔ ڈاکٹر نے عمران کا چیک اپ کرنے کے بعد کہا ——— ۔

"بہرحال یہ ڈیپارٹمنٹ میرے سپرد ہے اور میں اپنے محکمہ کی کوتاہی پسند نہیں کرتا ——— گروزلی نے کہا، انہیں میرے پرسنل آفس میں پہنچا دیا جائے اور فوری طور پر ان سب لوگوں کو گرفتار کر لیا جائے جو گرین پول کی عقبی عمارت میں رہتے ہیں ——— ۔

"بہتر ہے جناب ——— ڈرائیور نے جواب دیا اور باہر نکل گیا۔

"لے جاؤ ——— گروزلی نے اپنے دوسرے آدمیوں کو حکم دیا اور انہوں نے عمران کو دوبارہ اسٹریچر پر لٹا دیا اور کمرے سے نکل آئے گروزلی وہیں کھڑا ان لوگوں کو دیکھتا رہا تھا، اس کے چہرے پر تشویش کے آثار تھے اور آنکھیں سوچ میں غرق تھیں ——— دفعتاً وہ چونکا اور پھر دوسرے لمحے وہ ایک کارنس کے قریب پہنچ گیا، اس نے کارنس کے نچلے حصے میں ہاتھ ڈال کر ایک رسیور نکال لیا اور کسی سے گفتگو کرنے لگا ——— ۔

۱۷

وقتی طور پر عمران ان لوگوں کو بے وقوف بنانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ لیکن اب وہ سوچ رہا تھا کہ اس کا آئندہ قدم کیا ہو گا ——— ایک بار پھر عبداللہ اور اس کے ساتھی اس کی وجہ سے مصیبت میں پھنس گئے تھے اور اس بار ان کی زندگیاں خطرے میں پڑ سکتی تھیں ——— ۔

اسے فوری طور پر کوئی عملی قدم اٹھانا چاہیئے تھا اور وہ عملی قدم کے بارے میں غور کرنے لگا۔

وہ لوگ اسے ایک دوسرے کمرے میں چھوڑ گئے تھے۔ یہ کمرہ خاصا آرام دہ تھا۔ یہاں پر آفس کا فرنیچر بھی تھا اور آرام کرنے کا بھی معقول انتظام تھا۔ اور اسی کمرے کو گرونلی نے اپنا پرسنل کمرہ کہا تھا ۔۔۔۔

مگر گرونلی کون ہے، یقیناً کوئی زبردست شخصیت، ان لوگوں کے انداز گفتگو سے یہی ظاہر ہوتا ہے ۔۔۔۔

عمران اپنی جگہ سے اٹھ گیا اور کمرے کے چکر لگانے لگا۔ دروازے کے قریب پہنچکر اس نے آہٹ لی اور پھر آہستہ سے دروازے کو باہر کی سمت دھکیلا ۔۔۔۔ اور ایک دم اچھل پڑا ۔۔۔۔

دروازہ لاک نہیں تھا ۔۔۔۔ کیا ان سے کوئی غلطی ہو گئی ہے ۔ عمران نے سوچا ۔۔۔۔ یا پھر چال ۔۔۔۔

یقیناً یہ چال ہے، اس کا مقصد ہے کہ اب وہ اسے فرار ہونے کا موقعہ دیکر اس کا تعاقب کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچنا چاہتے ہیں ۔۔۔۔

احمق کہیں کے ۔۔۔۔ عمران نے سوچا۔ بہرصورت یہ ان کی چال ہو یا غلطی ۔۔۔۔ وہ فیصلہ کر چکا تھا کہ اس موقعہ سے فائدہ ضرور اٹھائے گا اور یہاں سے نکلنے کے بعد صورتحال سے نمٹنا آسان ہو گا ۔۔۔۔

عمران پھرتی سے باہر نکل آیا۔ قرب و جوار میں کوئی موجود نہ تھا، وہ خاموشی سے آگے بڑھتا رہا، کچھ فاصلے پر اسے کچھ لوگ بھی نظر آئے، لیکن وہ ان سے بچتا ہوا عمارت سے نکل گیا اور پھر تیزی سے ایک طرف بڑھ گیا۔ اس وقت وہ ٹیکسی کا خطرہ مول لینا نہیں چاہتا تھا، اس لئے پیدل آگے بڑھتا رہا۔ کافی دور پیدل چلنے کے بعد اس نے ایک ٹرک کو جو لکڑی کا سامان لے کر کہیں جا رہا تھا، ہاتھ دیکر روکا اور ڈرائیور سے لفٹ کی درخواست کی ۔۔۔۔ ڈرائیور نے دروازہ کھول دیا اور وہ اندر بیٹھ گیا۔

عمران اس وقت اپنی اصلی شکل و صورت میں تھا اور یہ بات اس کے لئے بیحد خطرناک تھی، وہ اپنی رہائش گاہ بھی نہیں جا سکتا تھا کیونکہ اسے یقین تھا کہ اس کا تعاقب کیا جا رہا ہوگا ۔۔۔۔

ٹرک ایک جگہ پہنچ کر رک گیا۔ تب ڈرائیور نے اس سے پوچھا

"آپ کہاں جائیں گے جناب ۔۔۔۔"

"بس شکریہ ۔۔۔۔" عمران نے جواب دیا اور ٹرک سے نیچے اتر آیا، وہ مختلف علاقوں میں گھومتا رہا اور بنظر غائر ادھر ادھر کا جائزہ بھی لیتا رہا۔ آدھے گھنٹے تک وہ ادھر سے ادھر مارا مارا پھرتا رہا ۔۔۔۔ لیکن اس نے محسوس کیا کہ کوئی بھی اس کا پیچھا نہیں کر رہا۔ شاید ابھی اس کے فرار کا راز کھلا نہیں تھا ۔۔۔۔ عمران کچھ حیرت زدہ سا رہ گیا تھا ۔۔۔۔

کیا اس کا تعاقب نہیں کیا گیا، کیا دروازہ صرف ان لوگوں کی لاپرواہی
کی وجہ سے کھلا رہ گیا تھا — لیکن اتنے اہم آدمی کے لئے اتنی لاپرواہی
برتنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا — پھر — پھر حالات اس
کی سمجھ میں نہیں آ رہے تھے —۔

کافی دیر اِدھر اُدھر بھٹکنے کے بعد عمران نے ایک ٹیکسی روکی اور
اس میں بیٹھ گیا —۔

ٹیکسی چل پڑی، عمران اسے الٹے سیدھے راستے بتاتا رہا اور تعاقب
کا اندازہ کرتا رہا، لیکن اسے ناکامی ہوئی۔ کوئی بھی اس کا تعاقب
نہیں کر رہا تھا —۔

آخر وہ اس جگہ پہنچ گیا جہاں ٹھہرا ہوا تھا اور تھوڑی دیر کے
بعد وہ بلیک زیرو کے سامنے بیٹھا ہوا اسے پوری روئیداد سنا رہا
تھا۔ بلیک زیرو کی آنکھیں تعجب اور حیرت سے پھیلی ہوئی تھیں

"ناممکن ہے عمران صاحب، قطعی ناممکن ہے۔ انہوں نے ضرور
کوئی انتظام کیا ہوگا"، تمام حالات سننے کے بعد وہ بولا —۔

"میرا بھی یہی خیال ہے —" عمران نے جواب دیا۔

"پھر — ؟"

"سب سے زیادہ فکر مجھے ان لوگوں کی ہے وہ بیچارے دو دفعہ ہماری
وجہ سے پھنس چکے ہیں —۔

کیا واقعی ان کے قدم یہاں اتنے ہی مضبوط ہیں۔" بلیک زیرو نے پوچھا

"ان کے بیان کے مطابق —۔

"تو پھر میرے خیال کے مطابق ہمیں یہ جگہ فوراً چھوڑ دینی چاہیے
اور فوری طور پر ان کے بارے میں معلوم کرنا چاہیئے —

"یہی مناسب ہے —" عمران نے جواب دیا۔ اور ایک بار پھر دونوں
چہروں پر میک اپ کرنے لگے، اس بار عمران نے میک اپ میں اپنی
مکمل صلاحیتیں صرف کر دی تھیں، اب مسئلہ یہاں سے نکلنے کا تھا

بہرحال نہایت احتیاط سے وہ لوگ باہر نکل گئے۔ کمرے کو تالا لگا
دیا گیا۔ عمارت سے باہر نکل کر کافی دور تک وہ دونوں پیدل چلتے رہے
پھر ایک ٹیکسی روک کر اس میں سوار ہو گئے۔ اور تھوڑی دیر کے
بعد دوبارہ وہ زمین دوز ٹرین سے مضافاتی علاقے میں جا رہے تھے

گرین پول میں حسب معمول رونق تھی، عمران اور بلیک زیرو اندر
داخل ہو گئے، پھر عمران بلیک زیرو کے ساتھ اوپری حصے کی طرف چلا
گیا اور وہ لوگ اپنی منتخب شدہ میز پر پہنچ گئے — یہاں سے وہ
اس مکان کا بخوبی جائزہ لے سکتے تھے جس میں عبداللہ اور اسکے ساتھی
رہتے تھے —۔

ویٹر ان کے نزدیک پہنچ گیا اور عمران نے اسے ڈبل اسکاچ کا
آرڈر دے دیا اور لاپرواہی سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگا — چاروں طرف
بیٹھے ہوئے لوگوں کا جائزہ لینے کے بعد اس نے کھڑکی سے باہر نگاہ ڈالی
اور چونک پڑا — پوری عمارت پولیس کے گھیرے میں تھی ...

" کام بگڑ گیا ـــــ عمران بھرائی ہوئی آواز میں بولا ۔

" اوہ کیا ہوا ـــــ ۔

" پوری عمارت کو پولیس نے گھیرے میں لے لیا ہے ـــ عمران نے متاسف لہجے میں کہا ۔ اور بلیک زیرو بھی متاسف نظر آنے لگا ۔

" اب کیا کرو گے عمران ـــــ ؟ تھوڑی دیر کے بعد بلیک زیرو نے پوچھا ـــــ ۔

" اب صرف کام ہوگا بلیک زیرو ـــ ہر اندیشے اور احتیاط سے بے نیاز ہوکر ۔ ہم نے درحقیقت اتنا وقت ضائع کیا ہے ۔ اب صرف کام ہونا چاہیئے ـــ عمران نے عجیب سے لہجے میں کہا اور بلیک زیرو اس کی شکل دیکھنے لگا ۔ اسے احساس تھا کہ عمران جو کچھ کہہ رہا ہے ٹھیک کہہ رہا ہے ۔ وہ جب تک خود کو اور اپنے دشمنوں کو ڈھیل دیتا رہتا ہے تب تک دوسری بات ہے ـــ ورنہ جب وہ کام کرنے پر آجاتا ہے تو پھر سب کچھ بھول جاتا ہے ـــ تب وہ صرف اور صرف کام کرتا ہے ۔ وہ بہت ہی مضبوط کردار کا مالک تھا ۔ اس کی شخصیت کوئی عام شخصیت نہیں تھی ، اور اب اس کے دماغ میں یہ بات سما سکتی تھی تو انشاءاللہ اس مہم کو بھی کامیابی سے ہمکنار ہوجانا تھا ۔ آج نہ سہی کل ـــــ بلیک زیرو نے عمران کو دیکھا ـــ ۔

عمران کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا ۔ وہ اسی عمارت کو چیک کر رہا تھا ۔ پھر وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا ـــ ۔

" تم مجھ سے الگ رہو گے ۔ لیکن میرے تعاقب میں ، ضرورت کے وقت میں تم سے خود ہی مخاطب ہوجاؤں گا ـــ

" ٹھیک ہے مگر وہ آرڈر ـــــ ؟

" تم کہہ دینا میرا ساتھی ایک ضروری کام سے باہر گیا ہے تھوڑی دیر کے بعد واپس آجائے گا ـــــ ۔

" او کے ـــــ بلیک زیرو نے مستعدی سے جواب دیا اور عمران گرین پول سے باہر نکل آیا ـــــ ۔

چند منٹ کے بعد بلیک زیرو بھی باہر نکل آیا ۔ عمران اس عمارت کے گرد منڈلا رہا تھا جس کو پولیس نے گھیرے میں لے رکھا تھا اور پھر چند مقامی لوگوں سے اسے معلوم ہوگیا کہ عمارت میں چند وطن فروش مجرم تھے جو فرار ہوچکے ہیں ۔ اور پولیس عمارت کی تلاشی لے رہی ہے اور آس پاس کے لوگوں سے بھی ان کے بارے میں پوچھ گچھ کی جارہی ہے ۔

" گڈ ـــــ گویا وہ نکل گئے ۔ عمران نے سوچا ۔ تب ایسی صورت میں ان سے رابطہ قائم ہونا ضروری ہے ۔ اس نے سوچا اور پھر وہاں سے پیدل چل پڑا ـــ بلیک زیرو بدستور اس کے تعاقب میں تھا اور اس کے علاوہ دوسروں پر بھی نگاہ رکھ رہا تھا ۔

عمران نے اس دوران اپنی جیب سے وہ بیج نکال کر قمیض پر لگا لیا تھا ، جو ان لوگوں کا مخصوص نشان تھا ، جس سے اس جماعت کے ممبر اسے پہچان سکتے تھے ۔ اب اس نے ہر قسم کی احتیاط کو بالائے طاق رکھ

دیا تھا ——۔

تقریباً تین گھنٹے تک وہ آوارہ گردی کرتا رہا اور پھر ایک ہوٹل میں لنچ کے لئے داخل ہو گیا —— ان دونوں نے الگ الگ میزیں سنبھال لی تھیں۔ چند منٹ کے بعد ویٹر نے ان کے دیئے ہوئے آرڈر کے مطابق کھانا چن دیا اور وہ کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔

اور یہ اتفاق ہی تھا کہ کھانے کے دوران عمران کی نگاہ ایک طرف اٹھ گئی —— اور وہ اس آدمی کو دیکھ کر چونک پڑا، وہ آدمی اسے عجیب سے انداز میں گھور رہا تھا۔ عمران سے نگاہ ملنے پر بھی اس نے نگاہ نہیں جھکائی اور بدستور اسے دیکھتا رہا۔

عمران خاموشی سے کھانا کھاتا رہا، پھر کھانے کے بعد ویٹر نے کافی کے برتن اس کی ٹیبل پر سجا دیئے —— اس وقت وہ آدمی اپنی جگہ سے اٹھا اور عمران کے قریب پہنچکر رُک گیا ——۔

"کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں جناب —— اس نے ادب سے پوچھا

"تشریف رکھیئے، عمران خوش اخلاقی سے بولا ——۔

"شکریہ —— وہ بیٹھ گیا، دراصل آپ کی شکل کچھ جانی پہچانی سی محسوس ہو رہی ہے ——۔

"ہو سکتا ہے —— عمران نے مختصراً جواب دیا۔

"یاد نہیں آ رہا کہاں دیکھا ہے، وہ ذہن پر زور دینے لگا پھر چونک کر بولا —— شاید میری ڈائری میں آپ کے متعلق یادداشت

نوٹ ہو، اس نے کہا اور جیب سے ایک خوبصورت ڈائری نکال لی جس کا رنگ سرخ تھا۔ اس نے ڈائری میز پر رکھی اور اس کے اوراق الٹنے لگا، ڈائری کے اندرونی رخ پر سرخ مونوگرام صاف نظر آ رہا تھا۔

"مجھے یاد آ گیا —— دفعتاً عمران بولا۔ ڈائری جیب میں رکھ لیجئے ——۔

"شکریہ! امید ہے کہ آپ بتائیں گے ——۔

"کیا عبداللہ اور اس کے ساتھی کامیابی سے نکل گئے۔ عمران نے پوچھا۔

"جی —— اس نے چہرے پر حیرت کے آثار پیدا کرتے ہوئے پوچھا —؟

"مشن 333 —— عمران آہستہ سے بولا اور اس آدمی کے چہرے پر سنسنی کے آثار پھیل گئے ——۔

"آپ کو پورے شہر میں تلاش کیا جا رہا ہے جناب! وہ سرگوشی سے بولا ——۔

"میری فکر مت کرو، میں حالات سے واقف ہوں، یہ بتاؤ کہ کیا وہ لوگ کامیابی سے فرار ہو گئے ——۔

"جی ہاں سب آپ کے لئے بیحد پریشان ہیں، شہر کے چپے چپے پر آپ کو تلاش کیا جا رہا ہے ——۔

"میں ان لوگوں سے ملنا چاہتا ہوں ——"

"کس وقت جناب ——۔

"آج ہی ——۔

"ٹھیک ہے۔ آپ مجھے اپنا پتہ بتا دیجئے۔ میں پہنچ جاؤں گا۔"

"اسی ہوٹل میں یا اس کے اطراف میں بشرطیکہ کوئی حادثہ پیش نہ آیا" — عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن میں آپ کی خدمت میں ایک اور چیز پیش کرتا ہوں، آپ کسی بھی وقت ان سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔"

"اوہ، وہ کیا چیز ہے" — عمران نے کہا اور اسے دیکھنے لگا، تب اس شخص نے جیب سے ایک سگریٹ کیس نکالا اور اس میں سے ایک سگریٹ نکال کر خود اپنے ہاتھ میں لی اور دوسری سگریٹ عمران کو تھما دی اور پھر سگریٹ سلگانے لگا۔

"جناب یہ سگریٹ کیس آپ دیکھ رہے ہیں نا، میں اٹھتے وقت اسے یہیں بھول جاؤں گا۔ اس کے اوپری حصے میں سگریٹ ہیں اور نچلی سطح میں ٹرانسمیٹر فٹ ہے۔ آپ دو بٹن جو سرخ رنگ کے ہوں ان کو دبا دیجئے، آپ کا رابطہ ہم لوگوں سے قائم ہو جائے گا۔"

"رائٹ، بہت شکریہ" — عمران نے جواب دیا اور طائرانہ نگاہوں سے ہال میں موجود تمام لوگوں کو دیکھنے لگا۔ ہال میں بہت سے لوگ تھے، لیکن خصوصیت سے کوئی بھی ان کی طرف متوجہ نہیں تھا۔ البتہ بلیک زیرو کنکھیوں سے کبھی کبھی انہیں دیکھ لیتا تھا۔

"اوہ" — دفعتاً سامنے بیٹھے ہوئے آدمی نے اپنے ہونٹ سکوڑ لیے

"کیوں — ؟" عمران چونکا۔

"نگرانی — ہماری نگرانی ہو رہی ہے۔"

"کہاں — کس طرف — ؟" عمران نے پوچھا۔

"داہنی طرف چوتھی میز۔"

"اوہ نہیں ایسی بات نہیں ہے وہ میرا آدمی ہے" — عمران نے ایک طویل سانس لیکر جواب دیا — اس شخص نے بلیک زیرو کے بارے میں کہا تھا — ویسے عمران ان لوگوں کی ذہانت کا قائل ہوتا جا رہا تھا، بڑی باریک نگاہ رکھتے تھے وہ، اور ظاہر ہے یہ نہ ہوتا تو وہ ایک انتہائی خوفناک ملک سے کیسے ٹکرا سکتے تھے۔

"آپ کا آدمی" — وہ حیرت سے بولا

"ہاں میرا آدمی ہے وہ" — عمران نے جواب دیا

"اچھا میں چلتا ہوں۔"

"رائٹ" — عمران نے کہا اور وہ شخص اٹھکر ہال سے باہر نکل گیا

عمران خاموشی سے بیٹھا رہا تھا، ویسے وہ بلیک زیرو کے چہرے پر اضطراب کی لکیریں دیکھ رہا تھا، شاید وہ حالات جاننے کے لئے بے چین تھا۔

عمران نے ویٹر سے باتھ روم کا راستہ پوچھا، اور اٹھکر چل دیا۔

بلیک زیرو نے عمران کی تقلید کی تھی، وہ عمران کے پیچھے پیچھے باتھ روم میں پہنچ گیا۔

"کون تھا یہ" — بلیک زیرو نے پوچھا — ؟

"اس جماعت کا آدمی —— ۔

"آل رائٹ، میں پوری طرح تیار تھا عمران، میں نے سوچ لیا تھا کہ کسی قسم کی کوئی پرواہ نہیں کروں گا —— ۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں تھی، وہ اس جماعت کا ممبر ہے اور مشن 333 کے لئے کام کر رہا ہے ۔ عمران نے مختصر سے الفاظ میں بلیک زیرو کو سب کچھ بتا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہ نشان نکال کر جیب میں رکھ لیا —— اور پھر وہ دوبارہ ہال میں واپس آگئے

۱۵

"یس باس —— نعمانی نے ٹرانسمیٹر کان سے لگاتے ہوئے کہا —— ۔

"کیا حال ہیں —— ؟

"ٹھیک ہیں سر —— ۔

"کیا کر رہے ہو —— ؟

"کچھ نہیں سر —— بس ہوٹل تک محدود ہیں —— ویسے سر میرے خیال کے مطابق اب نگرانی ختم ہو چکی ہے —— ۔

"اوہ کیا تمہیں اس کا یقین ہے —— ؟

"بظاہر تو کوئی نہیں ہے جناب ۔

"خیر میرا خیال ہے کام شروع ہونے میں بہت کم وقت رہ گیا ہے، ہو سکتا ہے کہ کسی بھی وقت کسی مخصوص جگہ میں تمہیں طلب کروں —— ایکس ٹو نے کہا —— ۔

"بہتر ہے جناب ۔ ہم لوگ پوری طرح تیار ہیں —— ۔

"آل رائٹ —— ہاں نعمانی تم جولیا اور صفدر کو بھی اس بارے میں بتا دینا —— ۔

"یس سر —— نعمانی نے ادب سے جواب دیا

"حسب معمول اس بار بھی تمہیں عمران کی سرکردگی میں کام کرنا ہے ——

"عمران —— نعمانی چونک پڑا ——

"ہاں —— ۔

"کیا وہ یہاں موجود ہیں جناب —— ؟

"بہت پہلے سے اور حسب معمول بہت آگے جا رہا ہے ۔ اس کا کوئی جوڑ ہے ہی نہیں، یہ بھی ہو سکتا ہے میں تمام کام اس کے سپرد کر کے واپس چلا جاؤں —— ۔

" اوہ بہت بہتر جناب — ہمارے لئے جو حکم ہو۔ نعمانی نے کہا
" بس ہوشیار رہو — ایکس ٹو بولا — پھر اس نے سلسلہ منقطع
کر دیا —۔

نعمانی کے چہرے پر حیرت کے آثار نظر آ رہے تھے۔ یوں بھی
وہ ذاتی طور پر عمران سے بیحد متاثر تھا۔ کیونکہ اسے عمران کی
صلاحیتوں کا ذاتی طور پر بھی خاصا تجربہ تھا، خود اس کی زندگی
عمران کی صلاحیتوں کی رہینِ منت تھی، لیکن سیکرٹ سروس میں
عمران کا اس حد تک دخل آج تک اس کی سمجھ میں نہیں آیا تھا۔
خود سیکرٹ سروس کے دوسرے ممبران کا خیال تھا کہ عمران خود
ہی ایکس ٹو ہے — لیکن بہت سے حالات سے اس کی تردید بھی
ہو گئی تھی — لیکن عمران اگر ایکس ٹو نہیں تھا تب بھی کوئی ایسا
راز ضرور تھا جس کے بغیر سیکرٹ سروس کے پراسرار چیف کے کام
ادھورے رہتے تھے۔ بھلا اتنے اہم کام کے سلسلے میں بظاہر ایک
عام شہری کا کیا کام ہو سکتا ہے — لیکن یہاں نہ صرف کام بلکہ
کام تمام تھا — یعنی عمران اس مہم کا انچارج تھا
لیکن نعمانی دوسروں کی طرح عمران سے جدا نہیں تھا بلکہ دل
سے اس کا مداح اور احسان مند تھا، ایکس ٹو کے دوسرے ممبر
اس سے جلتے ضرور تھے۔ لیکن اس کی برتری کا احساس بھی ان
کے دلوں میں موجود تھا، جس کا اندازہ نعمانی اچھی طرح لگا چکا

تھا، ان ممبران میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو عمران کی دل سے قدر
کرتے تھے اور ایسے ممبروں میں پہلا نام صفدر کا تھا —۔
رہ گئی جولیا تو اس کی ذہنی کشمکش کا اندازہ نعمانی بخوبی لگا
چکا تھا، وہ عمران کو پسند کرتی تھی، لیکن عمران اس ڈھب کا
آدمی نہیں تھا اور اسی چیز نے اسے عمران سے نفرت کرنے پر مجبور
کر دیا تھا۔ لیکن یہ نفرت دلی نہیں تھی بلکہ صرف ذہنی جھلاہٹ
کا نتیجہ تھی —۔

وہ سوچتا رہا اور پھر چونک پڑا — ٹرانسمیٹر ابھی تک آن تھا
اس نے جلدی سے اسے آف کیا اور وقت دیکھنے لگا —
فوری طور پر بذاتِ خود ان سے ملنے کا کوئی موقعہ نہیں تھا
چنانچہ اس نے پہلے جولیا سے رابطہ قائم کیا — دوسری طرف سے چند
سیکنڈ کے توقف کے بعد جولیا کی آواز آئی —۔

" یس جولیا اسپیکنگ !

" میں نعمانی ہوں جولیا —۔

" کوئی خاص بات —۔

" ہاں بے حد خاص —۔

" تو پھر جلدی سے بتا دو —۔

" کیا تم اپنے کمرے میں ہو جولیا — ؟ نعمانی نے پوچھا —۔

" ہاں کیوں — ؟

"میرا مطلب ہے میں سکون سے تم سے گفتگو کر سکتا ہوں، کوئی اندیشہ تو نہیں ہے ۔۔۔ ؟"

"بالکل نہیں ۔ کہو ۔۔۔ جولیا نے جواب دیا ۔۔۔ ۔

"ایکسٹو کا پیغام ملا ہے ۔۔۔

"اوہ کب ۔۔۔ کیا کہا انہوں نے ۔۔۔ ۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے ۔ خاص خبر یہ ہے کہ ایکسٹو واپس جا رہے ہیں اور ان کی جگہ عمران صاحب نے سنبھال لی ہے ۔۔۔ بلکہ ایکس ٹو کا کہنا ہے کہ وہ کافی دنوں سے اس مشن پر کام کر رہے ہیں اور ہمیشہ کی طرح اس بار بھی ہماری کمانڈ عمران صاحب کے ہاتھ میں ہے ۔۔۔ ۔

"کیا کہا عمران ۔۔۔ ؟

"ہاں ۔۔۔ ۔

"مگر وہ کہاں ہے ۔۔۔ ؟

"ایکسٹو کے کہنے کے مطابق یہیں ہے ۔۔۔ ۔

"اوہ ۔۔۔ ۔

"بہر حال مس جولیا اب آپ یہ پیغام مسٹر صفدر کو بھی دے دیں ۔۔۔ نعمانی نے کہا ۔۔۔ ۔

"ٹھیک ہے میں اسے مطلع کئے دیتی ہوں ۔ جولیا نے جواب دیا اور نعمانی نے سلسلہ منقطع کر دیا ۔ دروازے پر ویٹر

دستک دے رہا تھا، نعمانی نے دروازہ کھول دیا ۔۔۔ ۔

"شام کی چائے جناب ۔۔۔ ۔

"ہاں ٹھیک ہے ۔ یہیں پیوں گا، مگر کافی لانا چائے نہیں، نعمانی نے آرڈر دیا اور ویٹر چلا گیا، نعمانی کچھ سوچنے لگا تھا ۔

لال رنگ کی ٹیوٹا برق رفتاری سے دوڑ رہی تھی اور عمران عقب نما آئینے میں پیچھے دیکھ رہا تھا ۔ دور دور تک سڑک سنسان پڑی تھی ۔۔۔ درختوں کا سلسلہ ختم ہو چکا تھا اور اب سرسبز کھیت شروع ہو گئے تھے ۔ ٹیوٹا کھیتوں کے درمیان چکنی اور چوڑی سڑک پر دوڑتی رہی ۔۔۔ اور پھر اس کی رفتار ہلکی ہونے لگی اور آگے جا کر وہ ایک پتلی سی سڑک پر مڑ گئی، جو ایک بہت بڑے ڈیری فارم پر جا کر ختم ہو گئی ۔ ڈیری فارم کے احاطے کے بعد ایک عمارت نظر آ رہی تھی ۔ کار احاطے کے دوسری طرف سے چکر کاٹتی ہوئی عمارت کے دروازے پر رک گئی اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا آدمی نیچے اتر آیا ۔۔۔ ۔

"تشریف لائیے جناب ۔۔۔ وہ عمران اور بلیک زیرو سے بولا ۔۔۔ ۔ اور وہ دونوں گاڑی سے نیچے اتر آئے ۔۔۔ پھر اس شخص کی رہنمائی میں اندر داخل ہو گئے، مختلف جگہوں سے گذرتے ہوئے وہ ایک بڑے کمرے کے قریب جا کر رک گئے اور

اس شخص کی رہنمائی میں کمرے میں داخل ہو گئے ۔ کمرے میں ایک
بڑی سی میز پڑی ہوئی تھی ۔ جس کے گرد پڑی ہوئی کرسیوں پر
تقریباً پچیس افراد موجود تھے ۔

وہ سب ان کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے
ان کے چہروں پر استقبالیہ مسکراہٹ تھی ۔

تشریف رکھیئے جناب ۔ ایک گنجے سر والے آدمی نے کہا،
جس کے چہرے پر پلاسٹک سرجری نہیں تھی۔ اس لئے اس کی چھوٹی
چھوٹی آنکھیں اور چپٹی ناک صاف نظر آ رہی تھی ۔

شکریہ ۔ عمران نے کہا ۔ اور پھر وہ دونوں بیٹھ گئے ۔

میں آپ کو تمام خطرات سے بچنے پر مبارکباد دیتا ہوں
چپٹی ناک والے نے کہا،

اور مجھے افسوس ہے کہ میری وجہ سے آپ لوگوں پر دو بار
مصیبت آچکی ہے، عمران نے معذرت آمیز لہجے میں کہا ۔

کن لوگوں پر ۔ چپٹی ناک والا حیرت سے بولا،

مسٹر عبداللہ اور ان کے ساتھیوں پر ۔

وہ کس طرح ۔ ؟

میری وجہ سے ان لوگوں پر دو مرتبہ چھاپے پڑ چکے ہیں ۔

اوہ نہیں عمران صاحب یہ غلط ہے، یہ ایک عظیم ملک ہے،
بے انتہا ترقی یافتہ ملک ایک ایسا ملک جو آدھی دنیا پر اپنا کنٹرول

رکھتا ہے ۔ یہاں پر ہم سب لوگ اپنی اپنی ذمہ داری پر کام کر
رہے ہیں، ہر طرح سے خود کو محفوظ رکھنے کی ذمہ داری ہر شخص کے
اوپر خود ہے ۔ اس لئے کوئی قطعی قصوروار نہیں ٹھہرایا جا سکتا ۔ اس
لئے یہ سوچنا غلط ہے ۔ چپٹی ناک والے نے کہا

بہر حال میں جاننا چاہتا ہوں کہ دوسری مرتبہ آپ لوگوں پر کیا
گزری ۔

کچھ نہیں ۔ خفیہ ڈیپارٹمنٹ کے آدمیوں کے پہونچنے سے
قبل ہی ہمیں ہیڈ کوارٹر کی طرف سے روپوش ہو جانے کی اطلاع
ملی تھی ۔ چنانچہ ہم وہاں سے غائب ہو گئے ۔ عبداللہ نے اطمینان
سے جواب دیا ۔

اوہ ۔ عمران کچھ سوچنے لگا ۔

اس سلسلے میں آپ کچھ نہ سوچیں عمران صاحب، یہ حالات تو
چلتے ہی ہیں اور جب آدمی کے سامنے کوئی مقصد ہو، اس وقت اسے
اپنی جان کی پرواہ نہیں ہونی چاہیئے، عبداللہ نے ٹھوس لہجے میں
کہا اور عمران سر ہلانے لگا ۔

" ہیڈ کوارٹر سے کوئی حکم موصول ہوا ہے آپ کو ۔ ؟ عمران
نے عبداللہ " سے پوچھا ۔

ہاں ہیڈ کوارٹر سے کہا گیا ہے کہ فوری طور پر مشن بھیج دیا جائے،

آل رائٹ ۔ پھر یہ کام کس وقت ہوگا ۔

اس سلسلے میں ہمارا موجودہ ہیڈ کوارٹر آپ کو پوری پوری مدد دے گا۔ ہماری حکومت کی جانب سے ہمیں یقین دلایا گیا ہے کہ یہ کام آپ مکمل طور پر کر سکتے ہیں اور ہمارے ہیڈ کوارٹر سے یہ ہدایت کی گئی ہے کہ اس مہم کے انچارج آپ ہی ہوں گے۔ ہم سب لوگوں کو آپ کے تحت کام کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اب میں چاہتا ہوں کہ جو کچھ معلومات ہمیں ہیں، وہ ہم آپ کی خدمت میں پیش کریں۔

ضرور ۔۔۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا،

مشن 333 یہاں سے تقریباً تین سو میل دور پہاڑیوں کے درمیان واقع ہے، پہاڑیوں سے کچھ فاصلے پر سمندر ہے، یہاں دو جنگی جہاز پہرہ دیتے ہیں، اونچی پہاڑیاں چاروں طرف سے اس پراجیکٹ کی حفاظت کر رہی ہیں، ان کے اندر ہر قسم کی ہوائی اور بحری حملوں سے بچنے کے لئے انتظامات کئے گئے ہیں، مجموعی حیثیت سے یہ بے حد محفوظ جگہ ہے، جہاں دنیا کی قسمت کا فیصلہ کیا جا رہا ہے۔ بری راستے سے وہاں جانا بے حد مشکل کام ہے، کیونکہ دور دور تک نگرانی کی جاتی ہے اس کے علاوہ سمندری راستے بھی پوری طرح محفوظ کئے گئے ہیں، جدید ترین آبدوزیں وہاں پہرہ دیتی ہیں اور اوپر خوفناک ہتھیاروں سے لیس جنگی جہاز موجود رہتے ہیں جو ذرا سے شبہ پر آگ کے دہانے کھول دیتے ہیں۔ یہ ہے اس جگہ کا نقشہ جہاں ہمیں کام کرنا ہے ۔۔۔ اور مزید تفصیلات

یقیناً آپ کے علم میں ہوں گی جو کہ آپ کے دوست مسٹر بلیک زیرو نے اپنی جان پر کھیل کر حاصل کیں۔ وہ بریف کیس جو ان صاحب نے اپنی کوششوں سے حاصل کیا، اس میں اس پراجیکٹ کے بارے میں مفصل تحریر کیا ہوا تھا۔ ان کاغذات سے پتہ چلتا تھا کہ ہمارے دشمن اس پراجیکٹ میں مزید کچھ اضافہ کر رہے ہیں جس سے وہ اتنے مضبوط ہو جائیں گے کہ ہم جیسے جدید ممالک کے غریب باشندے اپنا حق وصول کرنے کیلئے شاید زندہ ہی نہ رہ پائیں۔ خون اور آگ کی ہولی ہم سے ہمارا سب کچھ چھین لے گی ۔۔۔

"میں ان تفصیلات کے بارے میں کافی حد تک جانتا ہوں جناب عبداللہ ۔۔۔ اور میرا خیال ہے میں سب کچھ سمجھ چکا ہوں۔ عمران نے کہا

"یہاں سے جن لوگوں کو آپ منتخب فرمائیں، وہ آپ کے ہر حکم کی تعمیل کریں گے۔ ہر وہ چیز جس کی آپکو ضرورت ہو مہیا کیجا سکتی ہے

"ٹھیک ہے مجھے کچھ چیزوں کی ضرورت پڑے گی۔

"فرمایئے ۔۔۔

"چند مضبوط ٹرک ۔۔۔ عمدہ قسم کے ہتھیار۔ گولٹا کے جنگلات میں شکار کھیلنے کے لئے لائسنس اور ایسا ضروری سامان جو شکار میں کام آسکے ۔۔۔

"گولٹا کے جنگلات ۔۔۔ عبداللہ نے تعجب سے کہا تو کیا آپ نے بھی یہی سوچا ہے۔

"کیا مطلب ہے آپ کا ——۔

"ہیڈ کوارٹر نے طویل غور و خوض کے بعد یہی فیصلہ کیا ہے کہ اگر ان لوگوں پر کامیاب چڑھائی کی جا سکتی ہے تو وہ صرف "گولا کے جنگلات" ہی سے کی جا سکتی ہے۔ حالانکہ اس میں چند خطرات ضرور ہیں، لیکن ان خطرات سے کم ہیں جو دوسرے راستوں سے پڑ سکتے ہیں۔ یہ ہیڈ کوارٹر کی طویل ریسرچ کے بعد کا فیصلہ ہے، جسے آپ نے صرف چند منٹ کی گفتگو کے بعد کر لیا ہے۔ اس طرح آپ کی ذہانت کا ہمیں قائل ہو جانا پڑتا ہے ——۔ عبداللہ نے کہا ——

"شکریہ! بہرحال کیا یہ تمام سامان مہیا کیا جا سکتا ہے۔

"سو فیصدی جناب ——۔

"اس کے علاوہ —— عمران بولا۔ عبداللہ صاحب اور ان کے منتخب کئے ہوئے دس افراد میرے ساتھ جائیں گے، چار آدمی میرے اپنے ہوں گے، بس یہی افراد کام کریں گے ——۔

"میرے لئے یہ بہت بڑا اعزاز ہے مسٹر عمران —— عبداللہ نے کہا

"آپ اس کے مستحق ہیں عبداللہ! لیکن مجھے ایک افسوس ہے

"کیا ——؟

"میں کوشش کے باوجود آپ کو آپ کے نام سے پکارے بغیر نہیں رہ سکتا ——۔

"اوہ کوئی بات نہیں مسٹر عمران، آپ سوچ لیں کہ میرا نمبر بھی

ہے، آپ مجھے عبداللہ ہی کہیں ——۔

"ٹھیک ہے کل شام ہم سب لوگ روانہ ہو جائیں گے۔ آپ یہ سارے انتظامات کر لیجئے گا ——۔

"آپ مطمئن رہئیے —— عبداللہ نے کہا، اس وقت آپ کا کیا پروگرام رہے گا ——۔

"میں اپنے ساتھیوں سے ملاقات کروں گا تاکہ انہیں تفصیل سے آگاہ کر سکوں۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب۔ لیکن کیا یہ بہتر نہ ہو گا کہ میں آپ کے ہمراہ رہوں ——۔

"جیسی آپ کی مرضی۔ البتہ میرا یہ ساتھی آپ کے ساتھیوں کے پاس رہے گا۔ اس دوران آپ اپنے بقیہ ساتھیوں کو بھی تیار کر لیں میرا یہ ساتھی آپ کے تمام انتظامات کا بخوبی جائزہ لے گا، عمران نے بلیک زیرو کے بارے میں کہا ——۔ اور عبداللہ کا ساتھی جسے وہاں موجود لوگ نمبر دس کے نام سے پکار رہے تھے، گردن ہلانے لگا۔

"آئیے مسٹر عبداللہ —— عمران نے کہا اور پستہ قامت لیکن جوش و خروش کے ساتھ وطن کے لئے کام کرنے والا عبداللہ اٹھ گیا، عمران اس آدمی سے بیحد متاثر ہو گیا تھا۔

اور پھر وہ دونوں سرخ ٹیوٹا سے واپس روانہ ہو گئے۔ دونوں ہی محتاط تھے، لیکن شہر میں داخل ہوتے ہی دو کاریں ان کے پیچھے

لگ گئیں جن میں آٹھ خطرناک آدمی سوار تھے ۔

"تمہیں یقین ہے یہی وہ سرخ ٹیوٹا ہے ۔ ایک لمبی داڑھی والے نے دوسرے سے پوچھا ۔

"بالکل جناب ۔ یہ دیکھئے اس نے اپنی جیب سے ایک پرچہ نکال کر سامنے کر دیا جس پر گاڑی کا رنگ، نمبر اور ماڈل تحریر تھا ۔

ٹھیک ہے پچھلی کار کو ہوشیار رہنے کی تلقین کر دو ۔ جب تک کوئی حکم نہ ملے، کوئی کارروائی نہیں کی جا سکتی ۔ لمبی داڑھی والے نے کہا اور کمیونیکیٹر پر اگلی ہدایات لینے لگا ۔

۱۶

سرخ ٹیوٹا اس ہوٹل کے نزدیک آکر رک گئی جس میں صفدر، جولیا اور نعمانی قیام پذیر تھے ۔ ابھی تک کی گفتگو میں عمران نے ان کے کمروں کے نمبر یا منزل وغیرہ نہیں پوچھی تھی ۔ لیکن اسے اطمینان تھا کہ وہ بآسانی یہ سب کام کر سکتا ہے ۔

استقبالیہ سے نمبر معلوم کر کے وہ لفٹ کی طرف بڑھ گیا اور چند ہی منٹ کے بعد وہ نعمانی کے دروازے پر دستک دے رہا تھا ۔

دروازہ کھل گیا ۔ نعمانی کے دونوں ہاتھ پشت پر تھے ۔ عمران ایک ہی نظر میں بھانپ گیا کہ نعمانی کے ایک ہاتھ میں پستول ہے، گویا خاصے محتاط رہتے تھے یہ لوگ ۔

" فرمائیے ۔ نعمانی نے پر اخلاق لہجے میں کہا ۔

" میں اندر آنا چاہتا ہوں ۔۔۔ عمران آواز بدل کر بولا ۔

" کیوں ۔ نعمانی نے حیرت سے پوچھا ۔

" یہ اندر آکر بتاؤں گا ۔

" تشریف لائیے ۔ نعمانی پیچھے ہٹ گیا اور عمران اندر داخل ہو گیا ۔ نعمانی چوکنے انداز میں اسے گھور رہا تھا ۔

" باہر میرے آدمی موجود ہیں، تمہارے پاس جو کچھ ہو نکال دو ۔ عمران بھرائی ہوئی آواز میں بولا ۔

" اوہ ۔۔۔ نعمانی نے ہونٹ سکوڑے، پھر پستول والا ہاتھ آگے کر کے بولا ۔۔۔ میرے پاس صرف یہ ہے دوست ۔ اور پھر پستول کا رخ عمران کی طرف کئے ہوئے دروازہ بند کر لیا ۔

" اب اپنی اصلیت بتا دو ۔۔۔ ورنہ ۔۔۔ نعمانی نے پستول کو جنبش دی ۔

" ارے باپ رے باپ، اب تو بتانا ہی پڑے گا ۔ عمران اُردو

میں بولا ۔ ویسے بھی وہ اس مذاق کو زیادہ دیر تک جاری نہیں رہنے دینا چاہتا تھا ۔ کیونکہ عبداللہ نیچے اس کا انتظار کر رہا تھا ۔

" نعمانی کی آنکھیں حیرت سے پھٹی ہوئی تھیں ۔ " تت تو تو یہ آپ ہیں عمران صاحب ۔

" ارے ارے تمہیں کیسے معلوم ہو گیا، کیا اتنا گھٹیا میک اپ ہے میرا ۔

" میک اپ تو بیحد شاندار ہے مگر آپ ۔

" ہائیں یعنی میک اپ شاندار ہے ۔ مگر میں گھٹیا ہوں ۔ عمران غصیلے لہجے میں بولا ۔

" اوہ نہیں میرا مطلب یہ نہیں تھا، نعمانی جلدی سے بولا ۔ مگر آپ کب تشریف لائے ۔

" اسی وقت تشریف لاتے ہیں اور اب تمہاری تشریف لے جانا چاہتے ہیں ۔

" کیا مطلب ۔

" مطلب یہ کہ دو منٹ میں تیار ہو جاؤ ۔ ہوٹل کا بل ادا کرو اور نیچے آجاؤ ۔ میں ایک سرخ رنگ کی ٹیوٹا کار میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں ۔ جولیا اور صفدر کو بھی ہدایت کر دو ۔ زیادہ سے زیادہ دو یا تین منٹ تم لوگوں کو دیئے جا سکتے ہیں ۔ اس بار عمران بالکل سنجیدہ ہو گیا تھا ۔

" بہتر ہے میں فوراً آ رہا ہوں ، نعمانی نے جواب دیا ، اور عمران

واپس دروازے کی جانب پلٹ پڑا ۔

اور پھر وہ دوبارہ سرخ ٹیوٹا میں پہنچ گیا ۔ جہاں عبداللہ اس کا انتظار کر رہا تھا ۔

" میرا خیال ہے عمران صاحب ، آپ اپنے ساتھیوں کو بھی وہاں پہنچا دیں تاکہ وقت پر کسی گڑبڑ کا امکان نہ رہے ۔ وہ بولا

" جی ہاں بے حد مناسب خیال ہے ، وہ جگہ بالکل محفوظ ہے ۔

عمران اپنے اطراف کا جائزہ لے رہا تھا ۔ لیکن اس دوران اسے کوئی مشتبہ چیز نظر نہیں آئی تھی ۔ وہ دو کاریں جو ان کا تعاقب کر رہی تھیں دو گلیوں میں مڑ گئی تھیں اور دو آدمی چھپے ہوئے انکی نقل و حرکت دیکھ رہے تھے ۔

تھوڑی دیر کے بعد صفدر، جولیا اور نعمانی ہوٹل کے دروازے سے برآمد ہوئے ۔ وہ چاروں طرف دیکھ رہے تھے ۔ صفدر کی نگاہ ٹیوٹا کی طرف اٹھ گئی ۔ دوسرے لمحے وہ سب اس کی طرف بڑھنے لگے ۔

عبداللہ نیچے اتر گیا ۔ اس نے اسٹپنی کھول دی تاکہ وہ لوگ اپنا مختصر سامان اس میں رکھ لیں ۔

اور پھر چند ہی منٹ بعد کار تیزی سے دوڑنے لگی ۔

" تو تم یہاں بھی موجود ہو " جولیا عمران سے کہنے لگی

" ہائیں ۔ میں نے آپ کو نہیں پہچانا محترمہ ۔ " عمران حیرت سے بولا ۔

”تمہارا میک اپ واقعی بہت شاندار ہے۔ مگر نعمانی نے مجھے بتا دیا تھا۔“ جولیا کہنے لگی۔

”اوہ۔۔۔!“

”کیا تم ایکس ٹو کے ساتھ رہ رہے ہو۔۔۔؟“

”کیوں کیا وہ میری داشتہ ہے۔“ عمران آنکھیں نکال کر بولا

”تم دونوں میں سے ایک ضرور ہے!“ جولیا پھیکی سی مسکراہٹ سے بولی۔ ”تم لوگ ایک دوسرے کے بغیر نامکمل ہو۔۔۔“

”شاید تم درست کہہ رہی ہو۔۔۔“ عمران کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

”کیا۔۔۔؟“ جولیا تجسس سے بولی۔

”ہوسکتا ہے وہ عورت ہی ہو۔ ورنہ برقعہ میں کیوں رہتا۔“

”میرے سامنے ایکٹنگ نہ کیا کرو۔“ جولیا ناک سکوڑ کر بولی۔

”شروع ہو گئی لڑائی۔۔۔؟“ صفدر ہنس کر بولا

”اوہ تعاقب ہو رہا ہے جناب۔“ دفعتاً عبداللہ کہنے لگا

عمران چونک پڑا۔ اس وقت تعاقب بہت خطرناک ہو سکتا ہے جناب۔ کیونکہ صفدر وغیرہ بھی ان کے ساتھ تھے اور اس صورت میں وہ بھی نظروں میں آسکتے تھے۔

عمران غور سے دیکھنے لگا۔ دو کاریں ان کے پیچھے آرہی تھیں لیکن کار۔۔۔ اور اس کے ذہن کے پردے پر بجلی سی کوندی اسے تو وہ پہلے بھی دیکھ چکا تھا۔ تھوڑی دیر پہلے جب وہ

ہوٹل جا رہے تھے۔ لیکن اس کا انداز ایسا نہیں تھا جیسے وہ تعاقب کر رہی ہو۔ نظر بھی وہ صرف ایک یا دو مرتبہ آئی تھی۔۔۔“

”کسی سنسان سڑک پر موڑ دو۔۔۔“ عمران نے کہا۔

”مقابلہ۔۔!“ عبداللہ نے پوچھا۔۔۔؟

”بالکل اس کے علاوہ چارہ نہیں۔ ظاہر ہے ہم انہیں ساتھ لگائے ہوئے اپنے ٹھکانے تک نہیں لے جاسکتے۔۔۔“ عمران نے جواب دیا۔۔۔

”او کے۔۔۔“ عبداللہ نے جواب دیا اور کار کی رفتار تیز ہو گئی اور پھر چند منٹ بعد وہ مضافاتی علاقے کی جانب مڑ گئے۔۔۔

تقریباً ایک گھنٹہ تک وہ آگے پیچھے دوڑتے رہے اور پھر ایک مناسب جگہ عمران نے کار رکوا دی۔ ظاہر ہے اس طرح کب تک آنکھ مچولی کھیلی جاسکتی ہے۔ کوئی نہ کوئی فیصلہ کن قدم اٹھانا ضروری تھا۔ اس نے دوسری طرف کا دروازہ کھولا اور پھرتی سے نیچے اتر گیا۔۔۔

تعاقب کرنے والی کار فراٹے بھرتی ہوئی آگے نکل گئی تھی اور پھر آگے جانے والی کار واپس پلٹ پڑی اور ٹیوٹا سے کچھ فاصلے پر رک گئی۔ گویا انہیں دونوں طرف سے گھیر لیا گیا تھا۔۔۔

اور پھر دونوں کاروں سے چھ چھ آدمی نکل پڑے۔ ان سب کے ہاتھوں میں برین گنیں تھیں جن کا رخ ان لوگوں کی طرف تھا۔

عمران کے ہونٹ سکڑ گئے ۔ ان کے پاس ریوالور ضرور تھے ۔ لیکن
چھ بریں گنوں کے مقابلے میں وہ کیا کر سکتے تھے اور پھر اکیلے ہوتے
تو دوسری بات تھی ۔ جولیا اور دوسرے لوگ بھی ان کے ساتھ ہی تھے
اس وقت مقابلہ کسی طرح مناسب نہیں تھا ۔۔۔

" ہاتھ اٹھا کر ایک لائن میں کھڑے ہو جاؤ ۔ ورنہ ۔۔۔" ایک
آدمی خونخوار لہجے میں بولا ۔ اور ان سب نے ہاتھ اٹھا دیئے اور پھر
ان کے حکم کی تعمیل میں لائن سے کھڑے ہو گئے ۔

لیکن عبداللہ کار سے باہر نکلنے سے قبل تھوڑا سا جھکا اور اس نے
رفتار بتانے والی سوئی کے ڈائل کے نیچے لگا ہوا تھا ۔ ایک باریک سا
بٹن دبا دیا اور باہر نکل آیا ۔۔۔

بریں گن والے ان کے نزدیک آ گئے ۔ اور ان میں سے دو آگے
بڑھ کر ان کی تلاشی لینے لگے ۔ ان کے تمام ہتھیار لے لئے گئے اور انہیں
آگے دھکیلا جانے لگا ۔

بہت دن سے یہ کار ہماری نظروں میں تھی اور ہمارا اندازہ درست
ہی نکلا ۔ ایک آدمی کہنے لگا ، پھر اس نے اپنے چار آدمیوں سے کہا کہ
وہ ٹیوٹا لے کر پیچھے پیچھے آئیں اور خود آگے بڑھ گیا ۔۔۔

ان لوگوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنی کاروں میں
بٹھا لیا ۔ کاریں تیزی سے سفر طے کر رہی تھیں ۔ سب سے آگے
ان لوگوں کی کار تھی ۔ پھر سرخ ٹیوٹا اور آخر میں پھر انہی لوگوں

کی کار تھی ۔۔۔

لیکن عبداللہ کے چہرے پر نجانے کیوں بے چینی کے آثار تھے ،
وہ مڑ مڑ کر ٹیوٹا کو دیکھنے لگتا تھا ۔ جس کا فاصلہ ان دونوں کاروں سے
زیادہ نہیں تھا ۔۔۔

اور پھر دفعتاً ایک خوفناک دھماکہ سنائی دیا ۔ سرخ ٹیوٹا کے
پرخچے اڑ گئے تھے ۔۔۔ دونوں کاروں کے اسٹیئرنگ بہک گئے اور
ان کے ڈرائیور بمشکل تمام انہیں خوفناک حادثوں سے بچا سکے
تھے ۔ ٹیوٹا میں بیٹھے ہوئے چاروں آدمی بھی گوشت کے چھوٹے
چھوٹے لوتھڑوں میں تبدیل ہو گئے تھے ۔

دونوں کاریں رک گئیں ۔ اور ان سب کو بریں گنوں کے نشانے
پر لے لیا گیا ، وہ سب بری طرح بوکھلائے ہوئے تھے ۔ تین چار آدمی
پیچھے دوڑ گئے جہاں ٹیوٹا کے ٹکڑے جل رہے تھے اور پوری سڑک
شعلوں میں گھر گئی تھی اور نہایت خوفناک ماحول پیدا ہو گیا تھا ۔

عمران نہایت سنجیدہ نظر آ رہا تھا ، وہ اس حادثے کو سمجھ رہا
تھا ، ظاہر ہے یہ کارنامہ عبداللہ کا ہی ہو سکتا تھا ، لیکن اس وقت
اس نے کچھ پوچھنا مناسب نہ سمجھا ۔۔

تب پچھلی کار والے ان لوگوں کے قریب آ گئے ۔ بریں گنیں اب
بھی ان کی طرف تنی ہوئی تھیں ۔ تب پچھلی کار میں بیٹھے ہوئے آدمیوں
میں سے ایک نے کہا ۔۔

"تم لوگ انہیں لے کر چلو، ہم لوگ تمام صورتحال کا جائزہ لیتے ہیں — جو کچھ بھی ہوا ہے اس کے بارے میں معلومات ہیڈ کوارٹر میں جا کر لی جائیں گی، تم فی الوقت ان سب کو لے چلو —"۔

"بہتر جناب — اور پھر ان میں سے کسی ایک کے اشارے پر ان لوگوں کے ہاتھ باندھے جانے لگے — اور اچھی طرح اطمینان کر لینے کے بعد وہ چل پڑے —"۔

"یہ کیا ہوا —؟" عمران نے سرگوشی میں عبداللہ سے پوچھا —"

"میں کسی بھی قیمت پر ٹیوٹا ان کے قبضے میں جانے نہیں دینا چاہتا تھا۔ اس لئے اترتے وقت میں نے ایک خوفناک بم کا سوئچ آن کر دیا تھا — عبداللہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا —

وہ سب خونخوار نگاہوں سے انہیں گھور رہے تھے اور اتنے مستعد تھے کہ عمران وغیرہ کو تمام راستے ذرا سا موقعہ نہ مل سکا کہ وہ کچھ کر سکتے اور ایک بار پھر کار اسی پراسرار عمارت میں داخل ہو رہی تھی جس سے عمران ایک بار نکل بھاگا تھا —۔

۱۷

گروزلی کا چہرہ خونخوار ہو رہا تھا، وہ خونی نظروں سے ان سب کو گھور رہا تھا۔ عبداللہ، عمران، جولیا، صفدر اور نعمانی ایک لائن میں کھڑے ہوئے تھے اور ان کے ہاتھ بدستور بندھے ہوئے تھے —۔

"میں تم لوگوں کے جسم سے ایک ایک بوٹی جدا کر دوں گا، ورنہ مجھے اپنے خفیہ اڈے کے بارے میں بتاؤ — اور یہ بتاؤ کہ تم کن سرگرمیوں میں مصروف ہو، گروزلی سانپ کی طرح پھنکارا —۔

کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ سب خاموشی سے اس کا چہرہ دیکھ رہے تھے —۔

"میں کہتا ہوں مجھے بتاؤ — تمہارے ساتھ اور کتنے آدمی ہیں۔ گروزلی پھر بولا —۔

لیکن جواب میں بدستور خاموشی رہی —

ٹھیک ہے، ٹھیک ہے گروزلی بدستور اس لہجے میں بولا۔ تمہاری

گرفتاری کے اندراجات کاغذوں میں نہیں ہوں گے۔ لیکن تمہیں تمہاری اس خاموشی کی عبرتناک سزا ملے گی۔ ایسی سزا جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکو گے۔ پھر وہ اپنے ایک آدمی کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا۔۔۔

"مسٹر گراہم۔ میں کسی قسم کا خطرہ مول لینا نہیں چاہتا ویسے بھی ہم اس سلسلے میں کافی بدنام ہو چکے ہیں۔ اس لئے کسی قسم کی کاروائی کے بغیر ان لوگوں کو ختم کر دینا ہی مناسب ہو گا۔ آپ کا کیا خیال ہے"

"درست ہے جناب۔ نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری۔

"ان لوگوں کو احتیاط سے لے جاؤ اور تیسری قتل گاہ میں لے جا کر گولی مار دو۔ لاشیں سمندر کے کنارے پھینک سکتے ہو۔۔۔"

"بہتر ہے۔۔۔

"کس وقت لے جاؤ گے۔۔۔"

"جب حکم دیا جائے۔۔۔

ٹھیک دو گھنٹے بعد تم روانہ ہو سکتے ہو۔ گروزلی نے کہا اور ان لوگوں نے گردن جھکا دی۔

"بدقسمت انسانو تمہاری زندگی کے صرف چند لمحات باقی رہ گئے ہیں آخری مرتبہ میں تمہیں موقعہ دیتا ہوں مجھے اپنے متعلق بتا دو، ہو سکتا ہے میں تمہارے لئے کچھ کر سکوں۔" گروزلی بولا

لیکن عمران وغیرہ نے نہ بولنے کی قسم کھا رہی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے، ٹھیک ہے گروزلی غصہ کی شدت سے مٹھیاں بھینچ کر بولا تم میرے لئے اتنے اہم بھی نہیں ہو۔ لیجاؤ۔ لے جاؤ ان بدنصیبوں کو ان کی قسمت میں موت لکھی ہوئی ہے صرف موت۔"

وہ واپس پلٹا۔ اور سٹین گن والے نے انہیں دوسری طرف چلنے کا اشارہ کیا اور پھر ان سب کو ایک بڑے کمرے میں دھکیل کر دروازہ باہر سے بند کر دیا۔۔۔

عمران کا ذہن تیزی سے کام کر رہا تھا۔ وہ گھنٹے صرف دو گھنٹے کی مہلت ملی تھی انھیں۔ لیکن حالات ایسے تھے کہ وہ کچھ بھی نہ کر سکتے تھے۔ تیسری مرتبہ عمران ان لوگوں کے چکر میں پھنسا تھا۔۔۔

شاید زندگی میں پہلی بار کسی کیس کے سلسلے میں وہ دوسری پارٹی کے مقابلے میں اتنا کمزور ثابت ہوا تھا۔ لیکن حالات ہی ایسے تھے۔ ظاہر ہے وہ سپرمین تو نہیں تھا کہ دنیا کی ہر طاقت پر قابو پا لے۔ مقابلہ ایک ایسے ادارے سے تھا جو دنیا بھر میں اپنا جال پھیلائے ہوئے ہے دو مرتبہ وہ عجیب حالات میں بچ نکلا تھا۔ ایسے معمولی طریقے سے جسے اتفاق سمجھنا ذرا مشکل ہی تھا۔

اور حقیقت یہ ہے کہ وہ ابھی تک اس اتفاق کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکا تھا۔

بہرحال اس مرتبہ معاملہ کچھ الٹا نظر آ رہا تھا۔ ادارے کے ایک اہم رکن نے خفیہ طور پر انہیں قتل کرنے کا حکم دے دیا تھا۔۔۔

ظاہر ہے وہ لوگ برین گنوں کے سائے میں لے جائے جائیں گے،
ایسی صورت میں جبکہ وہ لوگ نہتے ہیں کیا کر سکتے ہیں ——۔

"تب —" سب لوگ اسکی وجہ سے مارے جائیں گے۔

"یہ ناممکن ہے۔ ایسا مشکل ہی سے ہو سکے گا۔ اس نے سوچا
اور اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات پھیل گئے۔

"افسوس ایسی صورت میں ہم ہیڈ کوارٹر اطلاع بھی نہیں دے
سکتے۔ عبداللہ کہنے لگا ——۔

"ہوں۔ عمران نے مضبوطی سے جبڑے بھینچ لئے۔ جولیا، صفدر
اور نعمانی وغیرہ بھی خاموش تھے۔ ان کے لئے یہ افتاد نئی تھی۔ تاہم
وہ خود بھی سنجیدگی سے سوچ رہے تھے۔ اور عمران کے ہر حکم پر جان
کی بازی لگانے کے لئے تیار تھے۔

وقت پر لگا کر اڑ رہا تھا۔ دو گھنٹے گزرتے ہوئے معلوم بھی
نہ ہوئے ——

اور پھر دروازے پر ہلکی سی دستک سنکر وہ چونکے۔ بارہ
آدمی برین گنیں سیدھی کئے ہوئے اندر داخل ہو گئے۔ پانچ اور
بارہ — اور پھر وہ سب برین گنوں سے مسلح تھے اور انہیں ان لوگوں
کے قتل کی ہدایت مل چکی تھی۔ اس لئے صورت حال بہت خطرناک تھی

"چلو ——" ان میں سے ایک نے برین گن سے عمران کی پشت
کو دھکیلتے ہوئے کہا، اور عمران آگے بڑھنے لگا۔ اور پھر انہیں ایک

ٹرک پر لاد دیا گیا۔ ٹرک چل پڑا، لاکھ کوشش کے باوجود انھیں
ذرا بھی موقعہ نہیں مل سکا اور ٹرک دوڑتا رہا۔ عمران نہ جانے کیا
سوچ رہا تھا۔ گولیوں سے بچنے کا آئڈیا اسے ضرور آتا تھا۔ لیکن
بارہ برین گنوں سے مسلسل نکلنے والی گولیاں کسی بجلی سے چلنے والے آلے
کو بھی چھلنی کر سکتی تھیں۔ ظاہر ہے وہ تو انسان تھا ——۔

اور پھر سمندر کے کنارے ٹرک رک گیا۔

دور دور تک ویرانی اور سناٹے کا راج تھا۔ ریت کے اونچے
نیچے ٹیلے چاروں طرف بکھرے ہوئے تھے ——

برین گن والوں نے دھکیل دھکیل کر انھیں نیچے اتارا — اب
ان لوگوں کے چہرے پر پریشانی کے آثار پیدا ہو گئے تھے۔ جولیا کا
چہرہ بھی سفید پڑ گیا تھا۔ ٹرک سے کافی دور لاکر انھیں ایک لائن
میں کھڑا کر دیا گیا ——۔

"سنو ——" دفعتاً عمران زور سے بولا

"کیا بات ہے؟ ایک آدمی نے کہا

"اگر میں تمہیں اس گروہ کے بارے میں بتا دوں تو تم ہمارے
ساتھ کیا سلوک کرو گے ——؟

"اب کچھ بتانے کا وقت گزر چکا ہے۔ اب صرف ایک کام ہی باقی
رہ گیا ہے، وہ ابھی ہم لوگ کئے دیتے ہیں۔ ایک آدمی نے قہقہہ لگا
کر کہا اور پھر اس نے اپنی برین گن سیدھی کر لی۔

عین اس وقت اچانک برین گن کی ٹٹ ٹٹ سنائی دی تھی اور مسلسل سنائی دیتی رہی۔ عمران پھرتی سے زمین پر گر پڑا، اور اس کے ساتھیوں نے بھی اس کی تقلید کی تھی۔

لیکن دوسری طرف وہ بارہ آدمی بری طرح زمین پر تڑپ رہے تھے، جو ایک لمحے پہلے عمران اور اس کے ساتھیوں کو مارنے کے لئے تیار تھے، ان میں سے ہر ایک کے جسم میں درجنوں گولیاں پیوست ہو گئی تھیں ——۔

زخمی آدمی دہشت اور درد سے کراہ رہے تھے۔ اور پھر ان کی آوازیں معدوم ہوتی چلی گئیں ——۔

اور اسی وقت ریت کے ٹیلے کے پیچھے سے ایک شخص نمودار ہوا۔ یہ گرونلی تھا۔

گرونلی اس ادارے کا ایک اہم رکن، وہ شخص جس نے ان لوگوں کو گولی مارنے کا حکم دیا تھا، وہ آگے بڑھ کر ان لوگوں کے نزدیک آ گیا —— وہ غور سے لاشوں کو دیکھ رہا تھا۔ پھر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی ——۔

”آپ اپنی مہم پر روانہ ہو سکتے ہیں کمانڈر عمران، میری نیک خواہشات آپ کے ساتھ ہیں۔ گرونلی نے کہا اور عمران اچھل پڑا۔

”کیا کہا آپ نے مسٹر گرونلی، کیا نام لیا آپ نے ——؟

”ہاں ٹھیک ہے آپ کو متعجب ہونا ہی چاہئے مسٹر عمران آپ

اگر متعجب نہیں ہوتے تو مجھے حیرت ہوتی، لیکن میں بھی آپ سب میں سے ایک ہوں۔ گرونلی نے کہا اور جیب سے ایک بیج نکالا جس پر وہی مخصوص نشان بنا ہوا تھا، جو کہ عمران اور عبداللہ کے پاس بھی تھا —— گرونلی نے اس مونوگرام کو اپنے سینے پر سجا لیا اور ان سب کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ گرونلی نے آگے بڑھ کر ان سب کے ہاتھ کھول دیئے ——۔

میں بھی اپنے ملک کے خادموں میں سے ایک ہوں، جو اس بدطینت ملک کی سرگرمیوں پر گہری نگاہ رکھتے ہیں۔ میری خوش قسمتی ہے کہ میں ان سب میں شامل ہوں اور اس بدنام ادارے میں ایک اہم شخصیت رکھتا ہوں، میں اپنے وطن سے محبت کا حق اس طرح سے ادا کر رہا ہوں۔ مسٹر عمران آپ کی اور آپ کے ساتھیوں کی تصاویر میرے پاس موجود ہیں۔ اور میں آپ لوگوں کے سلسلے میں حتی الامکان اپنے اثر اور رسوخ سے کام لیتا رہا ہوں۔

پچھلی مرتبہ جب مسٹر عمران آپ قید ہو گئے تھے تو میں نے خاموشی سے آپ کے قیدخانے کا دروازہ باہر سے کھول دیا تھا۔ اور وقتی طور پر پہرے داروں کو دوسری طرف متوجہ کر دیا تھا تاکہ مسٹر عمران فرار ہو جائیں۔ نتیجے میں دو پہرے داروں کو اذیت ناک سزا دی جا رہی ہے۔ اس کے بعد میں نے مسٹر عبداللہ اور ان کے ساتھیوں کی گرفتاری کا حکم دے کر اپنے آدمیوں کو بھیجا اور دوسری طرف سے عبداللہ کو فون کر دیا کہ

وہ وہاں سے فوراً ہٹ جائیں ۔

اس کے علاوہ جو کچھ میرے امکان میں ہے کر رہا ہوں ۔ اب ان لوگوں پر یہ تمام ذمہ داری عائد ہو گی جو آپ لوگوں کو یہاں لائے ہیں اور خود آپ لوگوں کا شکار ہو گئے ۔ مگر میری رائے ہے مسٹر عمران کہ آپ لوگ فوراً اس جگہ کو چھوڑ دیں ۔ ہو سکتا ہے ان واقعات کے بعد مجھے نااہلی کا سرٹیفکیٹ مل جائے اور یہ معاملہ کسی دوسرے کے پاس پہنچ جائے ۔ گروزلی نے کہا اور عمران حیرت سے اس عظیم انسان کی شکل دیکھتا رہا

بمشکل تمام وہ اپنی حیرت پر قابو پا سکے ، ویسے حالات عمران کی سمجھ میں آ رہے تھے ۔ اور اب اسے علم ہو گیا تھا کہ وہ لاتعداد حماقتوں کے باوجود صاف کیسے بچ گیا ۔

" مسٹر گروزلی آپ ۔۔ آپ ۔ میں سچ پوچھئے آپ کے اس جذبے کے آگے کچھ بول نہیں پا رہا ، آپ اپنے دشمنوں میں گھس کر ان کا قلع قمع کر رہے ہیں ۔ آپ قابل احترام ہیں مسٹر گروزلی ۔ میں آپ کی عظمت کو سلام پیش کرتا ہوں ۔ عمران نے کہا اور گروزلی سر ہلانے لگا ۔

" ٹھیک ہے مسٹر عمران ، لیکن اب آپ لوگ وقت ضائع کرنے کے بجائے اسی ٹرک سے روانہ ہو جائیں ۔ اس ٹرک کو کسی جگہ تباہ کر دیجئے گا یا کہیں چھوڑ دیجئے گا ۔ گروزلی نے کہا اور پھر وہ عمران سے مصافحہ کرنے کے بعد وہاں سے چل پڑا ۔۔ وہ سب حیرت سے اس عظیم شخصیت کو دیکھتے رہے تھے ۔۔ ۔

۱۸

یہاں سے بذریعہ طیارہ انہیں گولٹا کے قریب ترین شہر جانا تھا وہاں تک کا سفر بے حد خطرناک تھا ۔ لیکن ان لوگوں نے انتظامات کچھ اس طرح کئے تھے کہ خطرات بہت کم ہو گئے تھے ۔

اور پھر وہ لوگ روانہ ہو گئے ۔

ڈبری فارم کی عمارت سے عمران نے پہلی بار ان لوگوں کے ہیڈ کوارٹر سے رابطہ قائم کیا اور ان لوگوں نے یقین دلایا کہ عمران کے ذرا سے اشارے پر وہ ہر قسم کی مدد کے لئے جان کی بازی لگا دیں گے ہیڈ کوارٹر سے رابطہ رکھنے کے لئے انہیں ایک مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر بھی دیا گیا تھا ۔

طیارہ سبک رفتاری سے پرواز کر رہا تھا ۔ اور وہ سب ایک دوسرے سے اجنبی بنکر سفر کر رہے تھے ۔ حالانکہ طیارے کا زیادہ تر عملہ ان کے اپنے ہی آدمیوں پر مشتمل تھا ۔ جنہیں ان لوگوں کی خاص حفاظت

کا حکم دیا گیا تھا۔ لیکن احتیاط ضروری تھی۔ طیارے کے دوسرے مسافروں کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتے تھے"۔

دوران سفر کوئی قابل ذکر واقعہ پیش نہیں آیا۔ اور وہ بحفاظت ائرپورٹ پر اتر گئے۔ جہاں سے ایک بند ٹرک جسے پہلے ہی ہدایت کر دی گئی تھی انہیں لیکر روانہ ہو گیا۔

عمران کو ان لوگوں کی تنظیم پر سخت حیرت تھی۔ یہ بڑا ملک اپنی ریشہ دوانیوں میں بے انتہا مشہور تھا اور اسے اپنے اس خوفی اڈے پر بے انتہا ناز تھا۔ لیکن خود اس کے ملک میں ہی اس کے ایک زبردست حریف ملک نے اپنی مضبوط تنظیم قائم کر رکھی تھی۔ اسکی ریشہ دوانیوں سے بچنے کے لئے اس کے جدید ترین دماغ اور جدید ترین آلات اس حریف ملک نے بیکار کر دیئے تھے۔ اور قدم قدم پر اس کی نس دبا رکھی تھی۔ وہ عظیم قوم جو صدیوں سے خاموش اور دبی چلی آ رہی تھی اب ابھر گئی تھی اور اپنے دشمنوں کے خلاف صف آرا ہو گئی تھی۔

ٹرک اونچے نیچے ناہموار راستوں پر دوڑتا رہا اور وہ لوگ باہر کے منظر سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ اور پھر ٹرک گولٹا کے ابتدائی سرے پر پہنچکر رک گیا۔

عبداللہ اور اس کے منتخب کردہ دس بہترین ساتھی نیچے اترے وہ لوگ نہایت مستعدی سے مزدوروں کی طرح کام کر رہے تھے۔ سامنے ہی تھوڑے فاصلے پر تین ٹرک ضروری سامان سے لیس کھڑے

تھے۔ اور پھر انہیں اس جنگل کا ایک نقشہ پیش کیا گیا جس میں وہاں کے ایک ایک درخت اور ایک ایک چیز کی نشاندہی کی گئی تھی۔

عمران اور دوسرے لوگوں نے اپنی ضروریات کی تمام چیزوں کو اچھی طرح چیک کیا، اور پھر اسی وقت وہاں سے آگے بڑھ گئے۔

پہلی فوجی چوکی پر ان کے لائسنس اور دوسرے کاغذات چیک کیے گئے۔ لیکن ان کا تمام کام مکمل تھا۔ اس لئے وہ آسانی سے جنگل میں داخل ہو گئے۔ اور پھر کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد انہوں نے پہلا کیمپ ایک مسطح علاقے میں ڈال دیا۔ شکار کھیلا گیا اور کھانا تیار کیا جانے لگا۔ عمران، صفدر، نعمانی اور عبداللہ ایک خیمے میں بیٹھ گئے۔ عبداللہ نے ایک وزنی بکس ٹرک سے منگوا کر درمیان میں رکھ لیا تھا۔ بکس کے اوپری سرے پر ایک ریڈار لگا ہوا تھا جو قرب و جوار کے حالات سے پوری طرح آگاہ کر رہا تھا۔

عمران نقشہ سامنے رکھے ہوئے سرخ پنسل سے اس پر کچھ نشانات لگا رہا تھا عبداللہ ریڈار مشین کو چیک کر رہا تھا ۔

سورج غروب ہو گیا اور کیمپوں میں کیروسین لیمپ روشن ہو گئے۔ عمران نقشہ پلٹ کر اٹھ گیا۔ آج بہت کم سفر طے ہوا تھا کیونکہ دن کے چند ہی گھنٹے وہ سفر کر سکے تھے۔

عبداللہ کے آدمیوں نے کھانا تیار ہو جانے کی اطلاع دی وہ وہ لوگ بھوک محسوس کر رہے تھے۔ اس لئے کھانا لگانے کا آرڈر

دے دیا گیا اور پھر وہ سب کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔ کھانے سے فارغ ہو کر عمران عبداللہ کے ساتھ ایک طرف نکل گیا۔ وہ لوگ اس سفر کے موضوع پر بات چیت کر رہے تھے۔ عمران خلاف توقع آج کل بہت سنجیدہ تھا۔ مس جولیا اور ایکس ٹو کے دوسرے ماتحتوں کو حیرت تھی۔ لیکن ابھی تک ان کے ذہنوں میں الجھن تھی۔ ایکس ٹو نے ان سے مبہم سے جملے کہے تھے۔ اس نے کہا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ معاملات عمران کے سپرد کر کے خود واپس چلا جائے۔

تو کیا وہ واپس چلا گیا ہے۔ یا اگر موجود ہے تو کہاں ہے؟ کیا ہمیشہ کی طرح اس بار بھی وہ پراسرار طور پر ان لوگوں کے ساتھ ہے۔ قریب موجود ہے یا ان سے کچھ فاصلے پر یا ان کے ساتھ۔۔ لیکن ان کے ساتھ کوئی ایسا آدمی نہیں تھا، جس پر اس کا شبہ کیا جا سکتا۔ حالانکہ کچھ نئے لوگ ان کے ساتھ تھے۔ لیکن وہ عبداللہ کے آدمی تھے۔ عمران نے بلیک زیرو کو بھی عبداللہ کے آدمی کی حیثیت سے متعارف کرایا تھا، بلیک زیرو کے چہرے پر بھی انہی لوگوں کے سے ہی چہرے کا میک اپ تھا اور بظاہر اسے کوئی نمایاں حیثیت نہیں دی گئی تھی۔ اس لئے یہ لوگ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے، کہ کوئی ایسا آدمی ان کے ساتھ شامل ہے۔

" کل صبح ہم لوگ اپنا اہم سفر شروع کریں گے عمران صاحب۔ عبداللہ نے کہا۔

" ہاں۔۔ عمران نے جواب دیا۔۔

" کیا آپ کے ساتھی اس مہم کے مقصد سے واقف ہیں۔؟

" نہیں، صرف ایک ساتھی جو میک اپ میں ہے۔ عمران نے جواب دیا۔

" وہ آپ کا خاص آدمی ہے۔؟

" بالکل خاص۔۔

" مگر آپ نے اسے دوسروں سے پوشیدہ کیوں رکھا ہے۔؟

" اس میں ایک مصلحت ہے۔

" ضرور ہو گی کمانڈر۔ عبداللہ نے پرخیال انداز میں گردن ہلائی، بہرحال کام کس انداز سے شروع کیا جائے گا۔ کیا آپ کے ذہن میں کوئی واضح پروگرام ہے۔۔

" پہلے ان لوگوں تک پہنچنا شرط ہے۔۔

" ہم ان لوگوں تک بآسانی پہنچ جائیں گے۔ اور میں سمجھتا ہوں یہ کام بہت زیادہ مشکل نہ ہو گا، لیکن ان لوگوں نے صرف ایک وجہ سے ناقابل تسخیر خیال کر لیا ہے۔۔

" اس کی کیا وجہ ہے۔۔

" ان لوگوں کو مہذب دنیا سے بالکل الگ رکھا گیا ہے، آپ یقین کریں عمران صاحب کہ انہیں اس جدید دنیا کے بارے میں قطعی معلومات نہیں ہیں، انہیں جان بوجھ کر جاہل اور گنوار بنایا گیا ہے اور ایسا صرف اس لئے کیا گیا ہے کہ اس طرح ان کی سرحدوں

کا یہ راستہ یا ان کے پراجیکٹ تک پہنچنے کا راستہ محفوظ ہو جاتے۔
ورنہ اس سے قبل وہ اتنے خطرناک نہیں تھے۔

لیکن ہماری کوششوں سے یہ ہوا ہے عمران صاحب کہ اب وہ لوگ
بہت بہتر ہو گئے ہیں، وہ وحشت اور جہالت نہیں ہے اب ان
میں جو پہلے تھی۔ بلکہ اب ان میں کچھ تعلیم یافتہ لوگ بھی شامل ہیں
اور یہ سب ہمارے لوگ ہیں۔ انہوں نے حتی الامکان کوششیں کر کے
مہذب بنایا ہے۔

" گڈ یہ خبر تو حوصلہ افزا ہے۔

" کیا مطلب جناب، میں سمجھا نہیں۔

" ہم ان سے دوستی کرنے کی کوشش کریں گے۔

" ہاں یہ کوشش کی جا سکتی ہے۔

" لیکن وہ لوگ زبان کونسی بولتے ہیں۔

" جنگلی زبان جس میں انگریزی شامل ہوتی ہے۔ بہر حال ان کی
زبان آسانی سے سمجھی جا سکتی ہے۔

" گڈ۔ ویری گڈ۔ عمران نے کہا

" میں نہیں سمجھ سکا آپ کیا سوچ رہے ہیں۔ عبداللہ نے پوچھا

" وقت آنے دو دوست، سب کچھ سمجھ جاؤ گے۔ عمران نے کہا اور
واپس پلٹ پڑا۔ چند منٹ بعد وہ عبداللہ سے رخصت ہو کر اپنے خیمے
میں داخل ہو گیا۔ لیکن جولیا کو وہاں دیکھ کر چونک پڑا۔

جولیا اس کے بستر پر پیر لٹکائے بیٹھی ہوئی تھی۔

" خیریت۔ عمران کھوپڑی پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

" میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔

" پوچھو۔

" ایکس ٹو کہاں ہے۔

" بقول اس کے ہمارے ساتھ ہے۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا

" ہمارے ساتھ۔

" ہاں۔

" نہیں، ان لوگوں میں۔ جولیا کے چہرے پر اشتیاق تھا۔

" نہیں یہاں نہیں ہے۔ لیکن اس بار اس نے ایک غلط قدم اٹھایا

" وہ کیا۔"

" ان خوفناک جنگلات میں اکیلے سفر کرنا کسی طرح درست نہیں
ہے اور ظاہر ہے وہ اکیلا ہو گا۔

" اوہ۔ جولیا کے چہرے پر بھی تشویش کے آثار ابھر آئے
لیکن پھر وہ چونک کر بولی۔ لیکن تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو کہ وہ ہمارے
ساتھ ہے۔"

" اس نے جنگل میں داخل ہونے سے قبل مجھ سے گفتگو کی تھی

" اوہ اس کے بعد۔

" پھر پتہ نہیں۔ نہ اس نے مجھے مخاطب کیا اور نہ میں نے

اسے ۔ عمران نے سنجیدگی سے جواب دیا ۔

" اس نے مجھ سے کہا تھا کہ ممکن ہے وہ واپس چلا جاتے ۔

" ہو سکتا ہے پہلے اس کا یہی پروگرام ہو لیکن اب تو میں دعوے کیساتھ کہہ سکتا ہوں کہ وہ ہمارے ساتھ ہے ۔۔۔

" تم دارالحکومت سے اس کے ساتھ آئے تھے ۔۔۔ ۔

" فضول باتیں مت کرو جولیا ۔۔۔ ۔

" کیوں ۔۔۔ ۔

" کیا وہ کسی کے سامنے آتا ہے جو میرے سامنے آتا ۔ ظاہر ہے ساتھ آنے کے لئے اسے میرے سامنے آنا پڑتا ۔۔۔ ۔

" مگر تمہاری حیثیت دوسروں سے مختلف ہے اور نہ صرف یہ کہ مختلف ہے بلکہ تمہیں ایکس ٹو کی طرف سے خصوصی مقام حاصل ہے ۔۔۔

" صرف ایک حد تک جولیا ۔۔۔ ۔

" پھر تم کیسے آئے ۔۔۔ ۔

" ٹھمکے لگاتا ہوا آیا ہوں ۔۔۔ بے تکی گفتگو مجھے پسند نہیں ہے عمران چڑچڑے انداز میں بولا ۔۔۔ ۔

" اسے مخاطب کرو ۔۔۔ جولیا بدستور مسکرا کر بولی ۔

" تم خود کر لو ۔۔۔ کیا میں احمق ہوں ۔۔۔

" ہاں تم ۔۔۔ کیا شرم آتی ہے تمہیں ۔۔۔ ۔

" نہیں ۔۔۔ جولیا نے کہا اور پھر وہ واقعی ہاتھ پر بندھی ہوئی

گھڑی پر ایکسٹو کو کال کرنے لگی ۔ اور چند منٹ کے بعد اسے ایکسٹو کی آواز سنائی دی ۔۔۔ ۔

" یس ۔۔۔ ۔

" میں جولیا بول رہی ہوں ۔۔۔ ۔

" کیا بات ہے جولی ۔۔۔ ۔

" بس جناب ایسے ہی ۔۔۔ میرا مطلب ہے ویران جنگل ہے ۔ کیا آپ اکیلے ہی سفر کر رہے ہیں ۔۔۔ ۔

دوسری طرف سے ایک ہلکا سا قہقہہ سنائی دیا ۔۔۔ " میں ان ویرانوں کا عادی ہوں جولی ، تم لوگ میرے بارے میں فکر مت کرو ، خود اعتمادی اور ہوشیاری سے کام کرتے رہو ۔

" بہتر ہے جناب ۔۔۔ ۔

" اور کچھ ۔۔۔ ۔

" جی نہیں ۔۔۔ جولیا نے جواب دیا اور ایکسٹو نے سلسلہ منقطع کر دیا ۔۔۔ ۔

" جولیا خاموشی سے کھڑی ہو گئی ۔۔۔ ۔

" کہاں چلیں ۔۔۔ ۔

" واپس ۔۔۔ ۔

" کیوں ۔۔۔ ۔

" بس ایسے ہی ۔۔۔ ۔

"بیٹھو ۔۔۔ عمران نے کہا ۔۔۔

"نہیں اب میں سوؤں گی۔ جولیا نے کہا اور خاموشی سے خیمے سے باہر چلی گئی ۔۔۔

عمران دروازے کی طرف دیکھتا رہا تھا۔ پھر اٹھکر دروازے پر پہنچ گیا۔ جولیا اپنے کیمپ میں داخل ہو رہی تھی۔ پہرہ دینے والے لوگ برین گن لئے چاروں طرف ٹہل رہے تھے، ویران جنگل کے درخت گیسولین لیمپوں کی روشنی سے نہاتے ہوئے، بیحد پُراسرار لگ رہے تھے ۔۔۔

عمران اپنے خیمے سے نکل آیا ۔۔۔

۱۹

صبح ہوتے ہی سفر شروع کر دیا گیا تھا، عمران اور اس کے ساتھی بے خوفی سے آگے بڑھ رہے تھے۔ تقریباً وہ علاقہ شروع ہو چکا تھا جہاں ان غیر مہذب لوگوں کے مل جانے کا امکان تھا۔ چنانچہ وہ بے فکری سے آگے بڑھتے رہے عبداللہ اور اس کے ساتھی کافی محتاط نظر آ رہے تھے۔ تقریباً تین دن کے طویل اور مسلسل سفر کے بعد وہ ایک سنگلاخ میدان میں پہنچ گئے۔ جس پر سبزہ بہت کم تھا اور دور دور تک سرخی مائل اونچے اونچے پہاڑی ٹیلے بکھرے ہوئے تھے۔ ان ٹیلوں میں کہیں کہیں فلک بوس پہاڑ بھی نظر آتے تھے ۔۔۔

ٹرک نہایت مناسب رفتار سے جا رہے تھے۔ کافی کا دور چل رہا تھا۔ کافی ٹرک میں ہی تیار کی گئی تھی اور لوگ پلاسٹک کے چھوٹے چھوٹے مگوں میں کولڈ کافی کی چسکیاں لے رہے تھے۔ ہوا کچھ تیز چل رہی تھی۔ تاحدِ نگاہ چٹیل میدان پھیلا ہوا تھا۔ تھوڑے تھوڑے فاصلے

پر پانی کی ایک لکیر نظر آ رہی تھی جو یقیناً کسی جھرنے سے بہتی ہوئی آئی تھی اور ان کے راستے میں حائل تھی۔

اسی وقت بہت سے گھوڑوں کے ٹاپوں کی آواز سنائی دی اور عبداللہ کے ہاتھ سے کافی کا مگ چھوٹتے چھوٹتے بچا۔

"کیوں کیا ہوا۔"

"شاید وہ لوگ میرا مطلب ہے غیر مہذب لوگ آ گئے ہیں۔" عبداللہ نے کہا۔

"اوہ۔" عمران بھی غور سے سننے لگا، آواز اب صاف سنائی دے رہی تھی۔

"اپنے آدمیوں سے کہہ دو کہ اس وقت تک گولی نہ چلائیں جب تک میں نہ کہہ دوں۔" عمران بولا۔

"بہتر ہے۔" عبداللہ نے کہا اور اپنے ساتھیوں کو ہدایت دینے لگا۔

ٹرک کی رفتار ہلکی ہو گئی تھی۔ پھر کسی قدر سست رفتاری سے انہوں نے پانی کی وہ لائن عبور کی اور اونچے اونچے پہاڑوں سے گھرے ہوئے ایک درے میں پہنچ گئے۔

اس وقت رائفل چلنے کی آواز سنائی دی تھی۔ اس کے بعد ہو ہو کی آوازوں کے ساتھ چاروں طرف سے غیر مہذب افراد نکل پڑے ان میں سے کچھ گھوڑوں پر تھے اور کچھ پیدل تھے۔ زیادہ تر رائفل بردار تھے۔ اور کچھ کے پاس نیزے اور دوسرے ہتھیار تھے۔

رائفلوں سے گولیاں برسائی جا رہی تھیں اور ٹرک کے کینوس میں درجنوں سوراخ ہو گئے تھے۔ جنگلیوں نے متعدد فائر کئے لیکن ان لوگوں کی طرف سے ایک بھی فائر نہیں کیا گیا۔ جنگلی بالکل ان کے نزدیک آ گئے اور انہوں نے فائرنگ بند کر دی۔ شاید یہ ان کے لئے حیرت انگیز بات تھی کہ دوسری طرف سے مقابلہ نہیں کیا جا رہا تھا۔

عمران نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ وہ ہاتھ اٹھا کر کھڑے ہو جائے اور عمران کے تمام ساتھیوں نے اس کے حکم کی تعمیل کی تھی۔

جنگلی لوگ حیرت سے انہیں دیکھ رہے تھے، پھر ان میں سے دو آدمی آگے بڑھ آئے۔ ان کے بال کٹے ہوئے تھے، لباس بھی ٹھیک تھے بس حرکات میں وحشت تھی۔

"کون ہو تم۔" ان میں سے ایک نے سخت آواز میں پوچھا۔

"شکاری ہیں سردار۔" عمران نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"ادھر کیسے آ گئے۔"

"راستہ بھول گئے تھے۔"

"بکتے ہو۔ تم جاسوس ہو اور ہم لوگوں کے ٹھکانے دیکھنے آئے ہو تاکہ زمین کے اس حصے پر بھی قبضہ کر سکو جہاں ہم محدود ہو گئے ہیں۔" سردار گرجدار آواز میں بولا۔

"نہیں سردار ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ہم جاسوس نہیں صرف شکاری ہیں۔ تم ہمارا ساز و سامان دیکھ سکتے ہو۔ حالانکہ ہمارے پاس

مقابلے کے لئے بہترین ہتھیار موجود ہیں مگر ہم انسانی خون بہانا پسند نہیں کرتے ۔ عمران نرم اور سمجھانے والے انداز میں بولا ۔

" ٹھیک ہے ، تمہیں قتل نہیں کیا جائے گا ، لیکن اس وقت تک جب تک ہم اپنا اطمینان نہیں کر لیتے ، تمہیں ہمارا قیدی بن کر رہنا پڑے گا ۔

" ہمیں منظور ہے سردار ۔ عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا ۔

" تمہارا سامان اور اسلحہ بھی ہمارے قبضے میں رہے گا ۔

" ٹھیک ہے ہمیں سب کچھ منظور ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارا دل صاف ہے ۔ عمران نے کہا ۔ اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے

غیر مہذب جنگلیوں نے ان کے تمام ساز و سامان پر بھی قبضہ کر لیا اور انہیں اپنے نرغے میں لیکر پہاڑوں کے درمیان گھری ہوئی بستی میں پہونچ گئے ۔ ان کے ٹرک جنگلیوں نے اپنی نگرانی میں عبداللہ کے ساتھیوں سے چلوائے تھے اور وہ بھی بستی میں پہنچ گئے تھے ۔ بستی میں آنے کے بعد جنگلیوں نے ان سب کو ایک بہت بڑے جھونپڑے میں قید کر دیا اور درجنوں جنگلی ان کا پہرہ دینے لگے

" یہ تو غلط ہوا عمران صاحب ، عبداللہ نے کہا

" نہیں ۔ عمران خود اعتمادی سے بولا

" کیا مطلب ۔

" یہ نقصان کی نہیں بلکہ فائدہ کی بات ہے ۔

" میں نہیں سمجھا عمران صاحب ۔

" میں تمہیں بہت جلد بتاؤں گا ، عمران نے سنجیدگی سے کہا ۔ صفدر ، نعمانی اور جولیا بھی عمران کے نزدیک ہی بیٹھے ہوئے تھے ۔ وہ لوگ عمران کے اس موڈ سے اچھی طرح واقف تھے اور جانتے تھے کہ عمران جو کچھ کہہ رہا ہے وہ غلط نہیں ہے ، یقیناً اس نے کوئی ترکیب سوچ لی ہے ۔

" میرا مطلب یہ تھا عمران صاحب ۔ نجانے یہ لوگ ہمارا کتنا وقت برباد کریں اور ہمارا تمام اسلحہ اور دوسرا سامان بھی ان کے قبضے میں ہے ۔ عبداللہ نے کہا ۔

" اطمینان رکھو دوست ، میں سب لوگوں کو نہ صرف یہاں سے بخیریت نکال لے جاؤں گا ، بلکہ یہ غیر مہذب لوگ ہمارے معاون ہونگے

" ٹھیک ہے ہمیں آپ پر مکمل اعتماد ہے ۔ عبداللہ نے کہا اور پھر وہ خاموش ہو گیا ، عمران اس کے پاس سے اٹھکر جولیا کے پاس چلا گیا ۔

" جولیا جانتی ہو ایکسٹو نے تمہیں یہاں کیوں بھیجا ہے ۔

" نہیں ۔

" دراصل ایکسٹو کو اس بات کا اچھی طرح سے علم تھا کہ یہ غیر مہذب لوگوں کی آبادی ہے ۔

" پھر ۔

" پھر کیا ۔ اب تم ننگ دھڑنگ لوگوں پر راج کرنا ۔ یہ سب تمہارے

محکوم ہوں گے ۔۔۔

"کیا مطلب؟ کیا بک رہے ہو ۔۔۔

"تم اس سردار کی سردارنی بنا دی جاؤ گی۔ اور ہم سب بخیر و خوبی آگے بڑھ جائیں گے ۔۔۔ عمران نے جواب دیا ۔۔۔

"جولیا کا رنگ زرد ہو گیا تھا۔ لیکن وہ پھر اپنے اوپر قابو پا کر بولی ۔" تمہیں شرم آنی چاہیئے عمران۔ ایسے ماحول میں تم مجھے خوفزدہ کر رہے ہو ۔۔۔

"ارے عیش کرو گی عیش۔ ہم تو تمہیں رانی بنا دیکھ کر ہی خوش ہو لیا کریں گے، عمران بڑی بوڑھیوں کے انداز میں بولا ۔۔۔

"پٹو گے کیا ۔۔۔"

"تم جانو، میں تو تمہارے بھلے کے لئے کہہ رہا تھا۔ اب تمہیں اپنا مستقبل عزیز نہیں تو مجھے کیا ۔۔۔

"بکواس بند کرو عمران، سنجیدگی سے اپنے اگلے قدم کے بارے میں سوچو ۔۔۔

"سنجیدگی، سنجیدگی، نہیں ہونا مجھے سنجیدہ، میں تو عاجز آ گیا ہوں اس مہم سے۔ عمران نے کسی قدر جھلاہٹ سے کہا اور جولیا ہنسنے لگی۔

"آخر تم نے سوچا کیا ہے اس بارے میں ۔۔۔

"جو ہو گا سامنے آ جائے گا ۔

"میرا خیال ہے دوسرے لوگ تمہاری رائے سے متفق نہیں ہیں

"غلط خیال ہے تمہارا ۔۔۔ ویسے اس بارے میں دوسری رائے کیا ہو سکتی تھی ۔۔۔

"مقابلہ ۔۔۔"

"مقابلہ ۔۔۔ عمران حقارت سے بولا۔ ان کی تعداد اتنی ہے کہ اگر وہ سب مل کر ہم سے مقابلہ کرنے پر اتر آئیں تو ہم سب جان بحق ہو جائیں ۔۔۔ عمران نے کہا اور جولیا کچھ سوچنے لگی، اس وقت کچھ جنگلی ان کے جھونپڑے میں داخل ہو گئے ۔۔۔ وہ زور زور سے کچھ کہہ رہے تھے۔

۲۰

جنگلی زور زور سے کچھ بول رہے تھے، تمام لوگ چونک کر ان کی جانب متوجہ ہو گئے، چونکہ وہ ملی جلی انگریزی زبان بولتے تھے، اس لئے یہ سب ہی ان کی گفتگو سمجھ لیا کرتے تھے، اس وقت بھی وہ لوگ کہہ رہے تھے کہ ان کے سردار نے اس شکاری کو طلب کیا ہے جو

تمام شکاریوں کا سردار ہے — عبداللہ اٹھ کر عمران کے نزدیک آگیا —۔

"کیا مسئلہ ہے —۔

"میں دیکھتا ہوں — عمران نے جواب دیا —۔

"میں بھی چلوں —؟"

"آؤ — عمران نے کہا اور اپنی جگہ سے اٹھ گیا، وہ دونوں آگے بڑھ گئے — اور جنگلی ان کے پیچھے پیچھے چل دیئے — پھر وہ سردار کی جھونپڑی میں پہنچ گئے۔ جو دوسری بہت سی جھونپڑیوں سے بڑی اور رنگین پروں اور جانوروں کے سروں اور کھالوں سے آراستہ تھی۔ زمین سے بلند پتھروں پر جانوروں کی کھال منڈھ کر کرسیاں بنائی گئی تھیں۔ ایسی ہی کرسیوں پر سردار اور اس کا ساتھی اور چار دوسرے آدمی بیٹھے ہوئے تھے سردار نے ان دونوں کو بیٹھ جانے کا اشارہ کیا اور عمران اور عبداللہ بیٹھ گئے

"تمہارے تمام سامان کی تلاشی لے لی گئی ہے۔ اس میں دوسری چیزوں کے علاوہ کچھ ایسی چیزیں بھی ہیں جو ہماری سمجھ میں نہیں آئیں۔ تاہم ہم لوگوں نے فیصلہ کیا ہے کہ تم لوگ ہمارے پاس یرغمال کی حیثیت سے رہو گے۔ لیکن تم لوگوں کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہونے پائے گی — ہماری نظروں میں تمہاری حیثیت مہمان کی ہوگی۔ لیکن دوسروں کے لئے، ان غاصبوں کے لئے تم ہماری ڈھال ہوگے جو ہماری زمین پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں ان درندوں کے لئے تم ضمانت ہوگے جو ہمارے نوجوانوں کو پکڑ کر لے جاتے ہیں۔ اور ان پر طرح طرح کے مظالم کرتے ہیں۔ ضرورت کے وقت

تم ہماری طرف سے ان سے لڑو گے۔ اگر تمہیں اس سے انکار ہوگا تو ہم ان کے سامنے یہ شرط پیش کریں گے کہ اگر انہوں نے ہمارے تمام نوجوانوں کو رہا نہ کیا تو تم لوگ قتل کر دیئے جاؤ گے۔ اور شرط نہ ماننے کی صورت میں ہم اپنے قول پر عمل کریں گے۔ یعنی تم سب کو ان لوگوں کے سامنے قتل کر دیا جائے گا۔

سردار خاموش ہو گیا —۔

عمران کچھ سوچ رہا تھا۔ پھر بولا —۔

"مگر سردار یہ ہمارے ساتھ دوستی نہیں ہوئی —۔

"دوستی" سردار ہنسا — دوستی ہمارے لئے بڑی مقدس چیز ہوتی ہے۔ تم لوگ ہمارے دوست نہیں ہو سکتے کیونکہ تم لوگ دشمنوں سے تعلق رکھتے ہو۔ لیکن تم دشمنوں کی بے ضرر قسم ہو۔ اس لئے تمہارے ساتھ ظلم نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ جو فیصلہ کیا گیا ہے وہ برقرار رہیگا

یہ ناممکن ہے سردار —۔ دوسری صورت میں اگر تم نے ہمیں مجبور کیا تو ہم سو فیصدی اپنے آپ کو قیدی تصور کریں گے — اور تمہیں اپنا زبردست دشمن سمجھیں گے — ہم ہر وقت تمہارے خلاف سازش میں مصروف رہیں گے۔ ایسی صورت میں تم خود سمجھ سکتے ہو کہ ہم تمہارے لئے مستقل خطرہ رہیں گے — وہ خطرہ جو گھر میں ہی موجود رہتا ہے ہماری طرف سے صرف ایک ہی صورت ہے تمہیں ہمارے اوپر اعتماد کرنا پڑے گا۔ ہم خود ظلم و تشدد کو ناپسند کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں کی مذمت

کرتے ہیں جنہوں نے تمہارے نوجوانوں کو اغوا کیا ہے ۔ اگر ممکن ہو سکا
تو ہم کوشش کریں گے کہ تمہارے نوجوانوں کو رہا کرایا جائے ۔ تم ہمیں
صرف دوست بنا کر رکھ سکتے ہو ۔ دوسری صورت میں ہم موت پسند
کریں گے ۔۔۔ ''

عمران بڑی اثر انگیز آواز میں بولا ۔ سردار اور اس کے ساتھی
کے چہروں پر حیرت کے آثار پھیل گئے ۔۔

'' مجھے تمہاری صاف گوئی پر حیرت ہے نوجوان ! لیکن سردار دوست
بنا کر کسی کو دغا نہیں دے سکتا ۔ اور نہ ہی اپنے دوستوں کو غدار دیکھنا
چاہتا ہے ۔ اور پھر اس کے دوست اس کے معیار کے ہی ہونے چاہئیں
مجھے افسوس ہے کہ تمہارے اندر صاف گوئی کے علاوہ اور کوئی خوبی نہیں
ہے ۔ تم ہمیں مشتبہ حالت میں ملے ہو ۔ اس لئے تمہارے بارے میں
کوئی صحیح فیصلہ بھی نہیں کیا جا سکتا ۔ لیکن تمہاری صاف گوئی نے
ہمارا دل نرم کر دیا ہے ۔ اور ہم تمہیں پسندیدگی کی نظروں سے دیکھنے
لگے ہیں ۔۔ دوسری بات تم نے یہ کہی ہے کہ تم ہمارے نوجوانوں کو
رہا کرانے کی کوشش کرو گے ۔ لہذا اگر تم ہمارے دوست بن گئے
تو یہ عہد تمہاری زندگی اور ایمان بن جائے گا ۔ کیا تم اس عہد کو پورا
کرنے کی صلاحیت رکھتے ہو ۔۔ ؟

'' پہلے میں سردار کی دوستی کا معیار جاننا چاہتا ہوں ۔۔ ۔
عمران نرم آواز میں بولا ۔۔۔

'' معیار ۔۔ ! سردار بولا ۔ ہمارے دوست کو طاقتور اور سچا ہونا
چاہیئے ۔ کیا یہ صفات تمہارے اندر موجود ہیں ۔

'' میں کوشش کروں گا کہ سردار کے معیار پر پورا اتروں ۔ عمران بولا ۔

'' اس میں ایک صفت کا فوری امتحان ہو سکتا ہے ۔ سردار بولا

'' میں تیار ہوں ۔۔ عمران نے کہا ۔۔

'' طویل القامت سردار اچھل کر کھڑا ہو گیا ۔ تم نے یہ نہیں پوچھا
کہ وہ صفت کونسی ہو سکتی ہے ۔۔ ؟

'' میں ہر امتحان کے لئے تیار ہوں سردار ۔۔ عمران نے جواب دیا ۔
سردار آہستہ آہستہ اس کے قریب پہنچ گیا اور پھر اس نے اپنا داہنا ہاتھ
اوپر اٹھا لیا ۔ مضبوط چوڑی کلائی ۔ سیسہ پلائے ہوئے عریاں بازو
عمران اور عبداللہ کی آنکھوں کے سامنے تھے ۔ ہاتھ کا پنجہ عجیب انداز سے
ترچھا پھیلا ہوا تھا ۔ عمران اس کا مقصد سمجھ گیا گویا وہ پہلے طاقت کا
امتحان لینا چاہتا تھا ۔ آہستہ آہستہ عمران کا ہاتھ بھی اسی انداز میں اوپر
اٹھ گیا ۔ اور پھر ان دونوں کے پنجے مل گئے ۔

سردار کے ہونٹوں پر ایک بھیانک مسکراہٹ پھیل گئی اور پھر
اس کی گردن کی رگیں تن گئیں ۔۔ کلائی اور بازو کا پورا زور عمران
کے ہاتھ پر پڑنے لگا ۔۔۔

عبداللہ حیرت سے دیکھ رہا تھا ۔۔۔

عمران نے دانت پر دانت جما لئے ۔ ویسے اس نے اپنا چہرہ مکمل

طور سے پرسکون دکھائی دیتا تھا - سردار لمحہ بلمحہ اس کے ہاتھ پر دباؤ بڑھا رہا
تھا اور اس کا چہرہ سرخ ہوتا جا رہا تھا - اور پھر اس نے اپنی انتہائی قوت
صرف کر دی لیکن عمران کا ہاتھ اپنا زاویہ نہ بدل سکا ---

سردار کی آنکھوں میں خون ابل رہا تھا ---

اور اس کے پورے جسم کا زور اس کے بازو پر تھا - عمران کو بھی
انتہائی قوت صرف کرنی پڑ رہی تھی - اسے اپنا بازو ٹوٹتا ہوا محسوس ہو
رہا تھا - سردار بے پناہ طاقت کا مالک تھا --- لیکن اس وقت سردار کو
مرعوب کیا جا سکتا تھا اس لئے عمران نے بھی اپنی پوری قوت صرف کر دی
تھی لیکن اس کا چہرہ اسی طرح پرسکون تھا جیسے وہ کسی بچے کو کھلا رہا ہو
اور یہی چیز سب لوگوں کے لئے باعث حیرت تھی - خود سردار جب اس
کا چہرہ دیکھتا، اس کے اوپر دیوانگی طاری ہو جاتی تھی ---

اور پھر اسکی گرفت کم ہونے لگی - شاید اس کا بازو تھک گیا تھا
اور پھر وہ عمران کا زور روکنے کے لئے تیار ہو گیا ---

لیکن عمران نے ہاتھ ڈھیلا ہی رکھا ---

"میرا بازو موڑ دو ---

"یہ ناممکن ہے سردار ---" عمران نے جواب دیا ---

"کیوں --- ؟

میں سردار کو دوست بنانے کی خواہش رکھتا ہوں اور میں
کبھی پسند نہیں کروں گا کہ میرے دوست کو میری طاقت کا اعتراف

کرنا پڑے - دوست کی طاقت دوست کی بہتری میں کام آتی ہے اس
کی مخالفت میں نہیں - میں سردار کو اس کے ہم چشموں کے سامنے نظر
نیچی نہ کرنے دوں گا -

" بیشک تو دلیر ہے، طاقت ور ہے بے پناہ طاقت کا مالک ہے
اور طاقت ور آدمی چھوٹا نہیں ہوتا - ہم تیرے اوپر اندھا اعتماد کرتے
ہوئے تجھے اپنا دوست بناتے ہیں - تو ہمارے دوستوں کی فہرست میں شامل
ہو گیا - آج سے تو ہمارا دوست ہے - سردار نے اپنی کمر میں اڑسا ہوا خنجر
نکالا اور اپنی کلائی میں شگاف دیکر خنجر عمران کی جانب بڑھا دیا ---

عمران غیر مہذب قبیلے کی اس رسم کے متعلق جانتا تھا اس لئے اس نے
بھی خنجر سے اپنی کلائی میں شگاف کیا اور پھر سردار نے دونوں شگاف
ملا دیئے --- اور ان کی کلائیاں ایک دوسرے کے خون سے رنگین ہو گئیں -

جھونپڑے میں موجود لوگوں نے چیخ چیخ کر خوشی کے نعرے لگائے
اور سردار نے عمران کو لپٹا لیا - پھر وہ اپنے ساتھی سے بولا آج رات
ہمارے نئے دوست کے اعزاز میں جشن ہو گا، انتظام کیا جائے اس
کے ساتھیوں کو ہر قسم کی آسائش دی جائے - اور ان کے ساتھ دوستوں
جیسا سلوک کیا جائے --- ان کا سامان انھیں واپس کر دیا جائے - اور
اس کی حفاظت کا انتظام کیا جائے ---

بہتر سردار، سردار کے ساتھیوں نے خوش ہو کر جواب دیا - پھر
وہ لوگ باہر نکل گئے --- اور یہ اعلان پوری بستی میں کرا دیا گیا - جولیا

وغیرہ نے بھی یہ سب کچھ سن لیا تھا ۔

" وہ شیطان ہے، اس نے یقیناً ان لوگوں کو شیشے میں اتار لیا ہوگا۔ میں کہاں تک اس کے کارناموں پر حیرت کروں ۔۔

" مگر کیا یہ سب کچھ ایکس ٹو کے ایما پر ہو رہا ہے۔ نعمانی بولا۔

" ایکس ٹو ۔۔ ! جولیا نے ایک ٹھنڈی سانس بھری۔ پتہ نہیں یہ سب کچھ کیا ہے۔ کیا اس موقعہ پر یہ کارنامے ایکس ٹو نے انجام دیئے ہیں۔ کیا وہ اپنی مرضی سے سب کچھ نہیں کر رہا ہے۔ کیا ایسے موقعوں پر ایکس ٹو ایک ڈمی نہیں رہ جاتا۔ مجھے بتاؤ جواب دو۔

مجھے آپ سے اختلاف ہے مس جولیا۔ ایسی صورت میں ایکس ٹو کی عظمت بڑھ جاتی ہے۔ یہ بھی اس کی ذہانت کا کرشمہ ہے اس کا دماغ اور عمران کی کارکردگی، وہ ایک صحیح انتخاب کر چکا ہے۔ جو اس کے اشاروں پر ٹھیک ٹھیک کام کرتا ہے ۔۔ :

میں نہیں مانتی ۔ میں نہیں مانتی۔ جولیا بڑبڑانے لگی، اور کسی نے کوئی جواب نہیں دیا ۔۔

۲۱

پوری رات ہنگاموں کی نذر ہوگئی۔ جشن میں ان لوگوں کے ساتھ انہیں بھی شریک ہونا پڑا ۔ سردار نے اس جشن کا عظیم الشان انتظام کرایا تھا ناچ گانے، کھیل طرح طرح کے مقابلہ اور کرتب ہوتے رہے اور جب آخری رات کا چاند نکل آیا تو قبیلے کی نوجوان لڑکیوں نے ہیجان انگیز رقص پیش کئے ۔ بہرحال انہیں یہ سب اخلاقاً دیکھنا پڑا ۔۔

صبح ہوتے ہی یہ سارے ہنگامے ختم ہوگئے، ان لوگوں کو سخت نیند آرہی تھی لیکن عمران کے چہرے پر نیند کے آثار نہیں تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ پوری طرح اس جشن سے محظوظ ہوا ہو۔

صبح ان لوگوں نے تازہ ذبح کئے ہوئے گوشت اور بھیڑ کے دودھ کا ناشتہ کیا اور سردار کے حکم کے مطابق آرام کرنے چلے گئے ۔

جب سو کر اٹھے تو ان کی تھکن دور ہو چکی تھی، دوپہر کو کھانا کھایا اور کھانے کے بعد عمران سردار کے پاس پہنچ گیا وہ اب زیادہ

وقت برباد کرنا نہیں چاہتا تھا ——۔

سردار نے اس کا خیر مقدم کیا اور وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھ گئے

میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کون لوگ ہیں جو قبیلے کے نوجوانوں کو پکڑ لے گئے تھے اور کہاں سے آئے تھے ؟ عمران نے گفتگو کا آغاز کیا۔

یہاں سے کچھ فاصلے پر دریائے یوگا ہے ۔ اس کے کنارے کنارے چلتے رہتے سے ہم ایک بستی تک پہنچ جاتے ہیں ۔ عقلمندوں کی بستی تک ۔ انہوں نے اس بستی میں خوبصورت مکانات بنائے ہیں اور بہت بڑی مشینیں لگا رکھی ہیں ۔ وہ نہ جانے وہاں کیا کرتے ہیں ۔ اس جگہ انہوں نے ہمارے نوجوانوں کو بیگار مزدوری پر لگا رکھا ہے ۔ ان سے جانوروں کی طرح کام لیا جاتا ہے ——۔

اوہ —— عمران کی آنکھیں چمک اٹھیں ۔کیا یہ تم اس بستی کا ذکر کر رہے ہو سردار جو اونچے اونچے پہاڑوں سے گھری ہوئی ہے اور جہاں سفید لوگ بستے ہیں ——۔

ہاں ! سردار کہنے لگا ۔ گولٹا کے جنگلات کے آخری سرے پر ۔ لیکن یہاں دریائی راستے سے ہم صرف چار میل کا فاصلہ طے کر کے وہاں پہنچ سکتے ہیں ——۔

کیا وہ لوگ، سردار تم لوگوں کو نقصان بھی پہنچاتے ہیں ۔

ہاں دوست ! سردار نے ایک طویل سانس لی ۔ وہ بہت ظالم ہیں مگر میں ان کی شیطانی قوت کا مقابلہ نہیں کر سکتا ۔ ورنہ میں کب کا

ان کی بستی کو تہس نہس کر چکا ہوتا ۔ انہوں نے ہماری چھوٹی تمام بستیاں اجاڑ دی ہیں ۔ ہماری نوجوان لڑکیوں کو پکڑ لے گئے ہیں ۔ اور ایسے ایسے مظالم انہوں نے کئے ہیں جن سے روح لرزتی ہے ۔ لیکن وہ عقلمند ہیں انہوں نے شیطانی اسلحے ایجاد کر لئے ہیں ۔ اور وہ ہم پر آگ و خون کے طوفان بھیج دیتے ہیں ۔ اس لئے ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے

—— سردار تم نے مجھے اپنا دوست کہا ہے ! عمران سرد آواز میں بولا ۔

ہاں —— پھر —— سردار چونک پڑا ——۔

اور دوست پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے دوست کی مصیبت دور کرے ۔ اس لئے میں سردار کی یہ مصیبت ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ختم کر دینا چاہتا ہوں ——۔

تم —— سردار حیرت سے بولا ——۔

ہاں سردار —— تمہارے دشمن میرے دشمن ہیں ۔ میں وہی آگ وہی خون ان پر برسا دینا چاہتا ہوں ——۔ میں ہمیشہ کے لئے اس خطرے کو دور کر دوں گا ۔ اپنے دوست کے لئے میں ان کی عقلمندی انہیں پر دے ماروں گا ——۔

کیا تم ایسا کر سکو گے —— ؟

بالکل کر سکوں گا سردار تم میرے اوپر اعتماد کرو ۔ مجھے تمہارے اعتماد کی ضرورت ہے —— عمران مضبوط لہجے میں بولا ——۔

تم واقعی دلیر ہو دوست ۔ میں تم پر مکمل اعتماد کرتا ہوں، ہو

سکتا ہے ۔ تم ہمارے لئے نجات دہندہ بنکر آئے ہو ۔ سردار نے جواب دیا ۔
تب میں اس سلسلے میں کام شروع کردوں گا ۔ تم مجھے وہ جگہ دکھاؤ گے ۔۔
میں تیار ہوں ۔۔۔ سردار نے جواب دیا ۔۔
ٹھیک ہے میں بہت جلد تمہیں اپنے پروگرام سے آگاہ کردوں گا ۔ عمران نے کہا اور پھر وہاں سے واپس چلا آیا ۔۔

بلیک زیرو عبداللہ کے دوسرے ساتھیوں میں پوری طرح گھلا ملا ہوا تھا ۔ اس نے ابھی تک کوئی نمایاں کام انجام نہیں دیا تھا ۔ تاہم وہ ہر موقعہ پر عمران کی پوری پوری مدد کے لئے تیار تھا ۔ اس وقت بھی اس نے عمران کا اشارہ دیکھا اور اٹھ کر ایک طرف چل دیا ۔ بستی کے عقبی حصے میں پہاڑی ٹیلوں کے درمیان جاکر وہ رک گیا ۔ اس نے گردن اٹھا کر دیکھا ۔ عمران تھوڑے فاصلے پر آرہا تھا ۔۔
پھر وہ اس کے نزدیک پہنچ گیا ۔۔
"کیا حال ہے ۔۔ ؟ عمران نے پوچھا ۔۔
"عقل حیران ہے ۔۔ بلیک زیرو مسکرا کر بولا ۔۔
"کیوں ۔۔ ؟
"حالات سمجھ میں نہیں آرہے ۔ یہاں رک جانے میں کونسی مصلحت ہے ۔

"تعجب ہے تم نہیں سمجھ سکے ۔ عمران بولا ۔۔
"مجھے اعتراف ہے ۔۔ بلیک زیرو بولا ۔۔
"کیا مطلب ؟
"ہاں مشن ۳۳۳ یہاں سے صرف چند میل کے فاصلے پر ہے اور ہمیں اس سے بہتر چھاؤنی اور کوئی نہ مل سکے گی ۔۔ ایک مضبوط چھاؤنی بلکہ میں نے تو کچھ اور ہی سوچا ہے ۔ عمران کہنے لگا ۔
کیوں نہ ان جنگلیوں کو بے انتہا طاقتور بنا دیا جائے اسطرح یہ ہمارے لئے بہت کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں ۔۔
"اوہ ۔ بلیک زیرو کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں ۔۔
"میں ان سب کو مسلح کر کے برین گنوں اور بموں کا استعمال بتا دینا چاہتا ہوں ۔۔۔ تاکہ ان سے پوری پوری مدد مل سکے ۔۔
"مگر کیا وہ اس کے لئے تیار ہو جائیں گے ۔۔ ؟
"ہاں ! عمران اسے تفصیل بتانے لگا کہ کس طرح وہ لوگ جنگلیوں کو پکڑ لے گئے ہیں اور ان سے بیگار کا کام لیتے ہیں ۔ نیز انہوں نے ان کی بستیوں پر کتنے مظالم کئے ہیں ۔ اور یہ ان کے زبردست دشمن ہیں ۔۔
اوہ ویری گڈ ! اس صورت میں کام بن سکتا ہے ۔ بلیک زیرو مسرت سے بولا ۔۔
"یہ لوگ اتفاقیہ ہمارے ہاتھ آگئے ہیں ۔ بہرحال تم دوسرے

لوگوں کو سنبھالو ۔ جولیا کو آج ضرور اطمینان دلا دینا کہ سب کچھ تمہاری مرضی کے مطابق ہو رہا ہے ۔ اور وہ لوگ پرسکون رہ کر کام کرتے رہیں ۔

بہتر ہے ۔ بلیک زیرو نے جواب دیا ۔

میں آج ہی سردار کو تیار کروں گا ۔ اس کے علاوہ اسے برین گن کا استعمال بھی بتا دوں گا اور پھر اس کے ساتھ ان لوگوں کا اسٹیشن دیکھنا ہے ۔ جہاں سے وہ مکمل کارروائی کر رہے ہیں ۔

میں ایک چیز کی خلش محسوس کر رہا ہوں عمران صاحب، بلیک زیرو بولا ۔

کیا ۔ ؟

میرے خیال میں عبداللہ اور ہم سب لوگ ہی جانتے ہیں ۔ کہ ہمارا مشن کیا ہے لیکن تین افراد اس سے لاعلم ہیں ۔ اب جب کہ ہم اس منزل کے قریب پہنچ چکے ہیں میرا خیال ہے کہ صفدر، جولیا اور نعمانی کو بھی اس کے متعلق بتا دینا مناسب ہوگا ۔

ہوں ۔ عمران کچھ سوچنے لگا پھر بولا ۔ ٹھیک ہے تم آج ہی ان سے گفتگو کر کے یہ سب کچھ بتا دو ۔"

"بہتر ہے بلیک زیرو نے کہا اور پھر چند منٹ بعد عمران وہاں سے واپس چل پڑا ۔

جولیا اور دوسرے لوگ اب کچھ مطمئن ہو گئے تھے ۔ تاہم وہ اپنے جھونپڑوں سے باہر نہیں نکلتے تھے ۔ صفدر اور نعمانی جولیا کی وجہ

سے نہیں نکلتے تھے ۔ البتہ عبداللہ کے لوگ بستی میں گھوم پھر رہے تھے ۔

۲۲

عمران سردار کو مسلسل برین گن چلانے کی مشق کرا رہا تھا ۔ اور سردار بڑی مسرت کا اظہار کر رہا تھا ۔ چند گھنٹے کی مسلسل محنت کے بعد عمران نے سردار کے چند خاص لوگوں کو برین گن کا استعمال سے بخوبی واقف کرا دیا ۔

سردار بیحد خوش نظر آ رہا تھا ۔ پھر اس نے برین گن دیکھ کر عمران کو لپٹا لیا ۔ میرے دوست میرے بھائی اب ہم یقیناً ان لوگوں کا مقابلہ کر سکیں گے، اپنے آدمیوں کو آزاد کرا سکیں گے، تم جلدی سے یہ سب کام مکمل کر لو، میرے قبیلے کا بچہ بچہ تمہارے حکم پر جان دے دے گا ۔

"ٹھیک ہے سردار، اب تم مجھے وہ جگہ دکھانے کی تیاری کر لو ۔

"تم ابھی چلو، مجھے تیاری کیا کرنی ہے ۔ سردار نے کہا اور عمران کچھ سوچنے لگا ۔ پھر بولا ۔

،،تمہارے پاس کوئی فالتو لباس ہے ۔۔۔ ۔

،،کیا مطلب ؟

،، میں بھی تمہارے ہی لباس میں چلوں گا ۔

،، اوہ ضرور ۔ ضرور ۔ سردار خوش ہو کر بولا ۔

عمران عبداللہ کے پاس پہنچ گیا اور اسے کچھ سمجھانے لگا۔ تقریباً دو گھنٹے بعد چھ غیر مہذب جنگلی پہاڑوں کے درمیان گھوڑے دوڑا رہے تھے ۔ ان میں ایک سردار، ایک اس کا ساتھی، عبداللہ، صفدر نعمانی اور عمران تھے ۔ یہ سب جنگلیوں کے لباس میں تھے ۔۔۔ ۔

تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں پروجیکٹ ۳۳۳ نظر آ رہا تھا ۔۔۔ ۔

ایک پورا شہر آباد تھا۔ خوبصورت بنگلے تمام کانات کے درمیان وہ پروجیکٹ نصب تھا۔ جہاں دنیا کی تباہی کے منصوبے بنائے جا رہے تھے ۔ دیوہیکل راکٹ کئی منزلہ عمارتوں کی طرح آسمان کی طرف رخ کئے ہوئے کھڑے تھے اور درجنوں لوگ ادھر ادھر مصروف نظر آ رہے تھے ۔ عمران نے دوربین آنکھوں سے لگائی اور چاروں طرف کا جائزہ لینے لگا ۔ وہ بڑی محویت سے ان ساری چیزوں کو دیکھ رہا تھا اور اپنے ذہن میں وہاں کا نقشہ تیار کر رہا تھا پھر اس نے دوربین ہی میں فٹ ایک چھوٹے کیمرے سے اس پروجیکٹ کے درجنوں فوٹو ڈالے ۔

تقریباً ایک گھنٹے کے بعد وہ لوگ واپس چل پڑے ۔ اس بار گھوڑوں کی رفتار بے حد تیز تھی ۔ وہ لوگ اپنے پہلے مرحلے میں کامیاب ہو گئے تھے اور بیحد خوش نظر آ رہے تھے ۔ پھر وہ سب قبیلے میں پہنچ گئے ۔

اس رات جب وہ سب لوگ اس سلسلے میں باتیں کر رہے تھے جولیا نے ایکسٹو کا پیغام وصول کیا ۔ بلیک زیرو بھرائی ہوئی آواز میں بول رہا تھا ۔۔۔ ۔

،،کیسی ہو جولی ۔۔۔ ؟

،، بالکل ٹھیک ہوں جناب ۔ آپ کیسے ہیں ۔۔۔ ؟

،، میں بیحد خوش ۔۔۔ ہاں میں سمجھتا ہوں کہ وہ وقت آگیا ہے ۔ میں تمہیں اس مشن کی تفصیل سے آگاہ کر دوں ۔ مشن ۳۳۳ دنیا کیلئے ایک عظیم خطرہ ہے ۔ موجودہ حالات کی سنگینی کا تمہیں اندازہ ہو گا، دنیا برق رفتاری سے جنگ کی طرف دوڑ رہی ہے ۔ کوئی ملک سکون سے نہیں ہے ۔ جانتی ہو اس کی وجہ کیا ہے ۔ یہ ایک بد طینت ملک کی ناپاک سازشوں کا نتیجہ ہے ۔ ایک ذلیل حکمران ان تمام کٹھ پتلیوں کو نچا رہا ہے ۔ چاروں طرف اس کے جال پھیلے ہوئے ہیں اور وہ اس سر بہ کرہ ارض کو تباہی کے غار میں دھکیل دینا چاہتا ہے ۔ وہ ملک اپنی طاقت کے زعم میں مست ہے ۔ یہ تباہ کن پراجیکٹ بھی اسکی خطرناک جنگی کوششوں کا نتیجہ ہے ۔

بہر حال ہمارے دوست ملک نے اس بارے میں پوری قوت سے

تحقیقات کیں اور آخر وہ اس ملک کے بارے میں پتہ چلانے میں کامیاب ہو گیا ۔ یہ ملک اپنے قریب تمام ملکوں کو تباہ کر کے صرف اپنی حکومت پھیلانا چاہتا ہے ۔ صیہونیت انسانیت پر غالب آنے کی کوشش کر رہی ہے اور ہمیں اس صیہونیت کو ناکام بنانا ہے ۔ ہمیں باطل کو کچلنا ہے جولیا ۔۔۔ تاکہ وہ جو ہمارے اپنے ہیں امن سے رہ سکیں اگر ہم اس مشن کو تباہ کر دیتے ہیں تو یہ بدطینت ملک ایک طویل عرصے کے لئے اپنی موت آپ مر جائے گا ۔۔۔ لیکن اس کے بعد ہم سب لوگوں کو مل کر یہ عہد کرنا ہو گا کہ ہم اس ملک کا نام ونشان دنیا کے نقشے سے مٹا دیں گے ۔ ورنہ یہ غلیظ ملک ہمارے دوست ملکوں کو اسی طرح اپنی حرکات کا نشانہ بناتا رہے گا ۔ ہمارے دوستوں کا خون بہاتا رہے گا ۔۔ اور جولیا ہمیں اس خون کا خراج وصول کرنا ہے ۔۔ اس ملک کے بہترین دماغوں کو ناکارہ کرنا ہے ۔ اور اس سلسلے میں ہماری حکومت نے ہمیں یہ اعزاز بخشا ہے کہ ہم لوگ اپنی بھرپور صلاحیتوں کا مظاہرہ کریں ۔ اس ملک کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیں ۔۔

ایکسٹو خاموش ہو گیا ۔۔

"نہایت خوفناک واقعات ہیں جناب ۔۔ جولیا نے متاثر لہجے میں کہا ۔۔

"بے شک ۔ لیکن اب تم لوگوں کو اپنی ذہانت سے اس پروجیکٹ کو تباہ کرنا ہے ۔۔ ایکسٹو نے کہا ۔۔

"ایک بات پوچھ سکتی ہوں جناب ۔۔

"ضرور پوچھو ۔۔

"کیا عمران اس سلسلے میں ہم لوگوں سے زیادہ کام کر سکتا ہے ۔۔؟

عمران ۔۔ میرا خیال ہے کہ تم لوگ ہمیشہ اس کی کارکردگی دیکھتے رہے ہو ۔ کیا وہ حیرت انگیز ذہانت کا مالک نہیں ، مجھے اس پر بے حد اعتماد ہے ۔ کاش وہ تھوڑا سا سنجیدہ بھی ہوتا ۔ مجھے امید ہے تم صفدر اور نعمانی اس سے پوری طرح تعاون کرو گے ۔ تمہیں صرف یہ دیکھنا ہے کہ وہ اپنا کام کس طرح انجام دیتا ہے ۔ اب اسے بھی دیکھ لو کس طرح اس نے ان جنگلیوں کو قابو میں کیا ہے ۔

"میں اس کی معترف ہوں جناب ۔ یس ۔۔

"نہیں جولی کسی قسم کی کوئی فضول بات نہیں ہونی چاہئے ۔۔ ہاں جو کچھ میں نے تمہیں بتایا ہے وہ تم صفدر اور نعمانی کو بھی بتا دینا ۔۔

بہتر ہے جناب ۔ جولیا نے جواب دیا اور ایکس ٹو نے سلسلہ منقطع کر دیا ۔۔

۲۳

خوفناک تاریکی منہ پھیلائے ہر چیز نگل لینے کو تیار تھی ۔ آسمان پر ابر چھایا ہوا تھا ۔ فضا میں تاریکی اور ویرانی کے سوا کچھ نہ تھا ۔ عمران اور بلیک زیرو گھوڑوں پر سوار اس پروجیکٹ کی طرف بڑھ رہے تھے جو مشن ۳۳۳ کے نام سے مشہور تھا ۔ جنگلیوں کا علاقہ ختم ہو گیا تھا اور اب وہ عمارت سامنے آگئی تھی جو پروجیکٹ کے علاقے کی پہلی عمارت تھی ایک طرح سے یہ اسلحہ خانہ تھا ۔ ان دونوں نے گھوڑے باندھ دیئے اور خود آگے بڑھنے لگے ۔ ۔

عمارت کی اوپری منزل کی کھڑکی روشن تھی اور نیچے جلنے والا بلب عمارت کی نچلی سطح پر موجود ندی کی سطح کو روشن کر رہا تھا ۔ اچانک اوپری منزل کی کھڑکی کھلی اور کوئی چیز ندی میں آگری ۔ ۔

لیکن عمران نے اس چیز کو صاف دیکھ لیا تھا، یہ ایک کٹا ہوا انسانی سر تھا، اس کے بعد اچانک دوسرا سر گرا وہ بھی گردن کے پاس سے کٹا ہوا تھا ۔ پھر تیسرا، چوتھا، پانچواں اس کے بعد مسلسل کئی سر پانی میں گرے اور بہتے ہوئے دور چلے گئے ۔۔۔ ۔

عمران اور بلیک زیرو کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں ۔ اپنی حیرت پر قابو پانے کے بعد عمران اس طرف گھوم گیا جس طرف سے اس عمارت کی اوپری منزل تک جانا تھا ۔ بے آواز سیڑھیاں طے کر کے وہ اوپری منزل پر پہنچ گیا، پھر وہ ایک کمرے کے سامنے جا پہنچا جو تاریک نہیں تھا لیکن اس کا بیرونی دروازہ باہر سے بند تھا ۔ عمران نے کی ہول سے نگاہیں لگا دیں ۔۔۔ اندر صرف ایک شخص کھڑا ہوا تھا ۔ اس کے ہاتھ میں ٹرانسمیٹر تھا اور وہ کسی سے باتیں کر رہا تھا ۔ اس کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی ۔۔۔ ۔

"یس جنرل گراڈین ۔۔۔ میں نے ان دس افراد کو ختم کر دیا ہے، ہاں، آپ قطعی فکر نہ کریں ۔ ان کے بدن راکھ میں تبدیل کر دیئے جائیں گے ۔ بالکل، بالکل، مارگس آپ کا خادم ہے آپ جانتے ہیں، دوسری جنگ عظیم میں اس نے کیا کیا کارنامے انجام دیئے ہیں ۔ شکریہ، شکریہ،" اس نے کہا اور ٹرانسمیٹر بند کر دیا ۔۔۔ پھر وہ دروازے کی طرف گھوم پڑا اور عمران تیزی سے وہاں سے کھسک کر اندھیرے میں ہو گیا ۔ چند منٹ کے بعد وہ مارگس کا تعاقب کر رہا تھا ۔۔۔ ۔

عمران بڑی احتیاط سے کام لے رہا تھا ۔ ایک جگہ چند آدمی ہاتھ میں اسٹین گن لئے بیٹھے تھے ۔ سب مارگس کو دیکھ کر ادب سے کھڑے ہو گئے ۔ مارگس نے ان سے کچھ پوچھا اور آگے بڑھ گیا ۔ پھر مارگس ایک کمرے میں داخل ہو گیا، عمران کی آنکھ پھر کی ہول سے جا لگی ۔۔۔

مارگس نے رسیور اٹھایا اور دو آدمیوں کو طلب کر لیا۔

عمران برق رفتاری سے پیچھے ہٹا اور ایک خالی کمرے میں گھس گیا پھر اس نے دو آدمیوں کے قدموں کی چاپ سنی، رفتہ رفتہ وہ آواز معدوم ہو گئی جس سے اس نے اندازہ لگا لیا کہ وہ دونوں آدمی کمرے میں داخل ہو چکے ہیں۔ تب وہ بھی نکلا اور اس نے حسب معمول کمرے میں جھانکنا شروع کر دیا۔ اور اندر کا ماحول دیکھ کر عمران دہشت زدہ رہ گیا ان دو آدمیوں نے اپنے دونوں کندھوں پر دو لاشیں اٹھا رکھی تھیں اور انہیں لیکر باہر کی طرف آ رہے تھے۔ عمران دروازے سے ہٹ آیا۔ اب وہ ایک پتلی سی راہداری میں کھڑا ہو گیا تھا۔ جہاں سے وہ لوگ اسے نہیں دیکھ سکتے تھے۔ دونوں آدمی لاشیں اٹھائے ہوئے ایک طرف چلے گئے چند منٹ کے بعد وہ دوبارہ اسی کمرے میں داخل ہوئے اور دیگر لاشیں بھی اٹھا لے گئے۔ ان سب لاشوں کے سر کٹے ہوئے تھے اور مارگس کے مطابق ابھی انہیں جلایا جانا تھا۔

کافی دیر گذر گئی۔ وہ دونوں آدمی اس کے بعد دوبارہ نہیں آئے تھے۔ تب عمران اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں مارگس موجود تھا۔ عمران نے آہستہ سے دروازے پر دستک دی اور اندر گھس گیا۔

"کون ہو تم۔۔۔ مارگس نے پوچھا

"چمگادڑ۔۔۔

"کیا بک رہے ہو۔۔۔ مارگس کا لہجہ خونخوار تھا۔

"باہر دیکھنے ذرا۔۔۔ عمران نے کہا اور مارگس غیر اختیاری طور پر دروازے کے نزدیک پہنچ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور معمولی سی گردن باہر نکالی۔ اسی وقت عمران نے دروازے کو بری طرح دبا دیا۔۔۔

مارگس تڑپ رہا تھا، عمران کا ہاتھ مارگس کے منہ پر تھا۔ دوسرے ہاتھ سے اس نے مارگس کی رگیں سہلانا شروع کر دیں چند سیکنڈ کے بعد مارگس عمران کی بانہوں میں جھول رہا تھا۔ عمران نے اسے اٹھایا اور بلیک زیرو کے پاس پہنچ گیا۔" اسے لے چلو بلیک زیرو۔۔۔ دونوں نے اسے پکڑ لیا اور یوں رات کی تاریکی میں وہ مارگس کو لے کر نیچے اتر آئے۔

"اب کیا پروگرام ہے۔۔۔" بلیک زیرو نے پوچھا۔۔۔

"تم اسے لے کر آگے بڑھو میں آ رہا ہوں۔ عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اسے گھوڑے پر ڈال دیا۔ پھر وہ دونوں آگے بڑھ گئے۔۔۔

۲۴

بمشکل تمام عمران اسے ہوش میں لانے میں کامیاب ہو سکا۔ مارگس حیران نظروں سے انہیں دیکھ رہا تھا۔ تاریکی کی وجہ سے ان دونوں کی شکلیں اسے نظر نہیں آ رہی تھیں ۔۔۔

"کون ہو تم ۔۔۔ وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولا ۔۔۔

"کوئی بھی ہوں، تم میرے سوالوں کا جواب دو۔ عمران کا لہجہ بے حد سفاک تھا۔

"میں ۔۔۔ میں کہاں ہوں ۔۔۔؟ مارگس نے اس بار سہمے ہوئے لہجے میں کہا تھا ۔۔۔

"جہنم میں۔ عمران نے پھر سخت اور سنگین لہجے میں کہا۔ تم سے جو پوچھا جاتے اس کا جواب دو، مارگس خاموش رہا۔ وہ آنکھیں پھاڑ کر انہیں گھور رہا تھا ۔۔۔

"چمگادڑ کون تھے ۔۔۔

"کک، کون چمگادڑ ۔۔۔

"بن مت کتے۔ بتا چمگادڑ کون تھے جنکو تو نے قتل کیا ہے

"مجھے نہیں معلوم ۔۔۔

"جواب دے، ورنہ۔ عمران نے جیب سے چاقو نکال کر اس کے سینے پر رکھ دیا۔

"بکواس مت کرو، تمہارا بہت برا حشر ہو گا وہ بولا ۔۔۔

"صرف جواب۔ عمران نے سفاک لہجے میں کہا اور چاقو کھچاک سے اس کے داہنے بازو میں گھسیڑ دیا۔ میں تیرا پورا بدن گود ڈالوں گا کتے، ورنہ جواب دے۔ عمران کی آواز کسی درندے سے مشابہ تھی ۔۔۔

"میں نہیں بتاؤں گا۔ مارگس نے کہا لیکن دوسرے لمحے عمران نے اس کے کان کی لو کاٹ ڈالی تھی۔ دوسرے لمحے مارگس کربناک انداز میں چیخ رہا تھا۔

انتہائی تشدد کے بعد وہ منہ کھولنے پر آمادہ ہوا۔ عمران کے ہونٹوں پر سفاک مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ مارگس کے جسم پر متعدد زخم تھے جن سے خون رس رہا تھا اور اب اس پر نقاہت طاری ہوتی جا رہی تھی۔

مارگس سے مکمل معلومات حاصل کرنے کے بعد عمران نے چاقو مارگس کے سینے پر رکھ دیا اور بولا ۔۔۔ تم نے دس آدمی ابھی قتل کئے ہیں، نجانے کتنے مظلوموں کے خون سے تم نے ہاتھ رنگے ہوں گے، اس لئے اب تمہارے زندہ رہنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تمہارا سر بھی اسی دریا کی نذر ہو جانا چاہیئے ۔۔۔

"مجھ پر رحم کرو ۔۔۔ مجھ پر رحم ......

"رحم تجھ پر کتے، تو کیا جانے رحم کیا ہوتا ہے۔ دوسرے لمحے ان نے مارگس کے نرخرے پر چاقو چلا دیا ۔۔۔ عمران نے اسے کسی

بکرے کی طرح ذبح کر دیا تھا ۔

بلیک زیرو کانپ گیا، عمران کی درندگی کا مظاہرہ آج اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا ۔ اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے ۔ پھر چند منٹ کے بعد مارگس کا جسم بھی دریا برد کر دیا گیا ۔ عمران دوبارہ اس عمارت میں گیا ۔ اس بار اس نے تقریباً تمام یادداشتیں اور نوٹ بک وغیرہ حاصل کر لیں جو پراجیکٹ ۲۳۳ سے متعلق تھیں ۔ یہ کام اس نے جان کی بازی لگا کر کیا تھا ۔

عمران نے اپنا یہ کارنامہ کسی کو نہیں بتایا تھا ۔ ہاں اسی دن وہ اپنے تمام ساتھیوں سے ملا ۔ اس نے ان سب کو مختلف ہدایات دیں اور آخر میں سردار کے پاس پہنچ گیا ۔

سردار نے کھڑے ہو کر اس کا استقبال کیا تھا ۔ "بیٹھو دوست کیسے تکلیف کی ۔"

"میں ان لوگوں پر آخری چوٹ لگانے جا رہا ہوں سردار اب مجھے ان لوگوں میں رہنا ہو گا، ہو سکتا ہے اس میں چند دن لگ جائیں ۔"

"اوہ لیکن تم ان میں کیسے رہو گے دوست ۔"

"عقل سے ۔"

"مگر وہ بیحد طاقتور ہیں ۔"

"میں ان سے نہیں ڈرتا ۔ لیکن تمہیں ہماری مدد کرنا ہو گی ۔"

"میں اور میری قوم تیری خاطر اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دے گی ۔ میرے قبیلے کا ایک ایک بچہ تیرے حکم پر کٹ مرے گا ۔ مجھے بتا تو کیا چاہتا ہے ؟"

"ایک خاص وقت پر تیری مدد ۔ لیکن اس سے پہلے میرے آدمی تیرے آدمیوں کو برین گنیں، اسٹین گنیں چلانا سکھائیں گے ۔ اور جب ضرورت ہو گی تو تم میرے آدمیوں کے کہنے کے مطابق ان لوگوں کو گھیر لو گے اور چن چن کر بھون ڈالو گے ۔"

"ایسا ہی ہو گا میرے دوست ایسا ہی ہو گا ۔ جب تو میرے لئے اتنا بڑا کام کر رہا ہے تو میں تیرے لئے کام نہیں کروں گا ۔"

"شکریہ سردار ۔"

"میرا نام ادغمالس ہے، تو مجھے ادغمالس کہا کر میں تیرا سردار نہیں ہوں ۔"

"دوبارہ شکریہ ادغمالس ۔" عمران نے کہا اور اجازت لیکر چلا گیا ۔

عمران اپنے خیمے میں واپس آیا، اس نے مارگس کی تصویر کی مدد سے اس کا میک اپ کیا ۔ اور پھر میک اپ سے فارغ ہونے کے بعد اس نے بلیک زیرو کو مخاطب کیا ۔

"بلیک زیرو! میں عمران بول رہا ہوں"

"یس ۔"

"چند سیکنڈ کے لئے میرے پاس آ جاؤ ۔"

"بہتر ہے آ رہا ہے ۔"

"دوسرے لوگوں کا خیال رکھنا ۔"

"جی جناب — بلیک زیرو نے جواب دیا اور چند لمحات کے بعد وہ عمران کے سامنے کھڑا اسے حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا —

"کیا خیال ہے —

"بے نظیر —

"میں نے اسی لئے نہیں بلایا تھا —

"میں دعوئی سے کہتا ہوں کہ آپ میں اور اس میں سرِ مو فرق نظر نہیں آ رہا — بلیک زیرو نے جواب دیا —

"ٹھیک ہے میرے بعد تم پوری طرح خیال رکھو گے —

"بیشک جناب —

"میں اب سے آدھے گھنٹے کے بعد یہاں سے روانہ ہو جاؤں گا اور تقریباً چار گھنٹے کے بعد تم سے گفتگو کروں گا —

"ایک بات بتائیے عمران صاحب —

"پوچھو —

"خدا نخواستہ اگر آپ کو کوئی خطرہ پیش آیا تو میں کیا کروں — ؟

"ہاں اس معاملے میں صاف گفتگو مناسب رہے گی — ہو سکتا ہے میں اس سلسلے میں کام آجاؤں، ایسی صورت میں تم جو مناسب خیال کرو کرنا بلکہ میرے خیال میں بہتر یہ ہے کہ یہاں سے واپس چلے جانا — ویسے میں زندہ رہنے کی پوری کوشش کروں گا — عمران نے عجیب سے انداز میں کہا اور بلیک زیرو سن کھڑا رہ گیا —

۲۵

تیسرا دن تھا — عمران مارگس کے روپ میں اپنا کام بخوبی انجام دے رہا تھا — اور یہ عمران کی خوش قسمتی ہی تھی کہ ابھی تک انہیں اس پر شبہ نہیں ہو سکا تھا —

اس دوران جنرل گراڈین سے اس کی دو بار گفتگو ہوئی تھی — مارگس کی ڈائری اور واقعات کی روشنی میں اس نے جنرل گراڈین سے گفتگو کی تھی — بہرحال یہ معاملہ بھی نہایت دلچسپ تھا —

جنرل گراڈین بحری جہازوں کا انچارج تھا اور مشن ۳۳۳ کے انچارج کرنل ہکسن سے اس کی زبردست چل رہی تھی — ایک اطلاع کے مطابق دونوں آپس میں سخت دشمن تھے — جنرل گراڈین کرنل ہکسن کو نیچا دکھانا چاہتا تھا — اور اس کے لئے اس نے ایک خوفناک پروگرام بنایا تھا — وہ چاہتا تھا کہ کسی طرح یہ پراجیکٹ فیل ہو جائے اور ہکسن کے اوپر ساری ذمہ داری آ پڑے — اس سلسلے میں وہ ایک سازش کر رہا تھا —

سازش یہ تھی کہ پراجیکٹ جب بالکل تیار ہو جائے اور اس کا پہلا راکٹ چاند کی طرف چلے تو مارگس اس میں گڑبڑ کر دے۔ اس سلسلے میں مارگس کو ہدایات دی جا رہی تھیں۔ اس کے علاوہ جنرل گراڈین نے اپنے خصوصی اثر سے کام لے کر مارگس کو اتنی مراعات دلوا دی تھیں کہ وہ پورے پروجیکٹ پر کسی بھی وقت کسی بھی جگہ پہنچ سکتا تھا۔۔۔

عمران نے ان باتوں سے خوب فائدہ اٹھایا، اس نے پروجیکٹ کی ایک ایک چیز کا معائنہ کیا اور پھر اس کے بعد ان بحری جہازوں کی تباہی کے لئے بھی اس نے جامع پروگرام بنایا۔ اس پروگرام کے تحت آج کل وہ جنرل گراڈین کی آواز کی مشق کر رہا تھا۔ عمران کو یقین تھا کہ یہ مہم اب بہت جلد انجام پذیر ہو جائے گی۔ اس دن اس نے جنرل گراڈین سے فون پر بات کی۔۔۔

"یس مسٹر مارگس۔ گراڈین کی آواز سنائی دی۔

"ایک اہم اطلاع ہے جنرل۔۔۔

"وہ کیا۔۔۔

"یہاں ایک خفیہ میٹنگ ہو رہی ہے، چند الفاظ میرے کانوں تک پہنچے ہیں، جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ ہماری سرگرمیوں پر غور کر رہی ہے۔۔۔

منحوس خبر ہے مارگس۔ میں کسی طرح ناکام نہیں ہونا چاہتا

جنرل گاڈین تشویش آمیز انداز میں بولا۔۔۔

ناکام بزدل ہوتے ہیں جنرل۔! مارگس کی زندگی میں آپ ناکام نہیں ہو سکتے۔ عمران کہنے لگا۔۔۔

مجھے یقین ہے جنرل نے جواب دیا۔۔۔

میں بہت جلد اس کی تفتیش کر کے آپ کو رپورٹ دوں گا۔۔۔

میں بے چینی سے منتظر رہوں گا۔ گراڈین نے جواب دیا اور عمران نے سلسلہ منقطع کر دیا۔ اس کی آنکھوں میں مسکراہٹ تھی۔۔۔ایک پراسرار مسکراہٹ۔۔۔

وہ اپنی خوابگاہ میں واپس آیا اور اس نے ٹرانسمیٹر پر بلیک زیرو کو کال کیا اور دوسرے لمحے بلیک زیرو کی آواز آئی۔۔۔

کیا حال ہے۔۔۔؟

"کیا آپ کو اطلاع مل گئی جناب۔۔۔؟

"کیسی اطلاع۔۔۔؟

"مال پہنچ گیا ہے۔۔۔

"اوہ۔۔۔کب۔۔۔؟

"تقریباً نصف گھنٹہ قبل

"مجھے اطلاع نہیں ملی۔ کس طرح پہونچا۔۔۔؟

"حیرت انگیز طریقے سے جناب جس سے ان لوگوں کی ذہانت اور سائنسی ترقی کا پتہ چلتا ہے۔ اور یہ بھی احساس ہوتا ہے کہ وہ

لوگ کتنے عظیم ہیں — ایک عجیب راکٹ نما مشین جو کسی ہیلی کاپٹر کی طرح ہر جگہ اُتر سکتی ہے۔ اس کا رنگ بالکل سفید ہے — اور سورج کی روشنی میں وہ بالکل نظر نہیں آتی — لیکن اس میں ایک خصوصیت بھی ہے وہ یہ کہ اس میں کوئی انسان سفر نہیں کر سکتا اس سلسلے میں عبداللہ نے ایک فارمولا بنایا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ یہ مشین سورج کی شعاعوں سے کنٹرول کی جاتی ہے۔ رات میں وہ قطعی کام نہیں کر سکتی اور اس کے اندرونی حصّے میں آکسیجن بالکل نہیں رکھی جا سکتی اور اگر اس کے اندر آکسیجن پہنچ جائے تو پرواز کے دوران یہ مشین پھٹ بھی سکتی ہے۔ کیونکہ سورج کی شعاعوں کا کنٹرول سسٹم آکسیجن کو ایک خطرناک گیس میں تبدیل کرتا ہے مشین پہنچنے سے چند منٹ قبل ہیڈ کوارٹر سے اس کے بارے میں بتایا گیا۔ اور اسے اتارنے کا طریقہ بھی بتایا گیا اور آپ جانتے ہیں کہ وہ طریقہ کیا تھا —۔

”جانتا ہوں —؟ عمران نے مضحکہ خیز لہجے میں کہا —۔

”اوہ — معاف کیجئے میں بہک گیا تھا۔ دراصل وہ سائنس کا اتنا حیرت انگیز عجوبہ ہے کہ میری عقل دنگ رہ گئی۔ بہرحال ایک بہت بڑے شیشے سے سورج کا عکس ایک جگہ منتقل کیا گیا اور مشین ٹھیک اسی جگہ اتر گئی۔ پھر اس کے دونوں پٹ کھل گئے اور عبداللہ کو ملی ہوئی ہدایت کے مطابق اس میں سے مال اتار لیا گیا —۔

”گڈ —“ عمران نے کہا۔ آج رات کو تقریباً تین بجے میں وہاں آؤں گا۔ میرے منتظر رہنا —۔

”کیا دوسرے لوگوں سے کہدوں —۔

”کوئی حرج نہیں ہے — عمران نے جواب دیا —۔

”ویسے آپ خیریت سے ہیں —؟

”ہاں! بس دانتوں میں تکلیف ہے —۔

”اوہ — کیا مطلب —؟

”آواز چھپانے کا یہی ایک بہتر طریقہ ہے

”میرے لئے کوئی اور حکم جناب —؟

”فی الحال کچھ نہیں —۔ صفدر وغیرہ کو تسلی دیتے رہا کرو۔ عمران نے جواب دیا اور سلسلہ منقطع کر دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد اسے عبداللہ کی طرف سے بھی پیغام مل گیا —۔

۲۶

آج چھٹا دن تھا اور عمران کا پورا پروگرام مکمل تھا۔ آج کی رات اس کے مشن کی آخری رات تھی۔ آج کی رات فتح اور شکست کی رات تھی اگرچہ قسمت نے اب تک پورا ساتھ دیا تھا، کسی کو عمران پر شک نہیں ہو سکا تھا۔ جنرل گراڈین کی سازش میں خوفناک طاقت کے بم پروجیکٹ کے چاروں طرف زمین میں گڑھے کھود کر رکھ دیئے گئے تھے۔ ان بموں کا ایک دوسرے سے کنکشن تھا۔ باریک اور نظر نہ آنے والے تار نیچے ہی نیچے ایک دوسرے سے منسلک کر دیئے گئے تھے۔ یہ بالکل نئی ایجاد تھی جو اب تک کسی ملک نے استعمال نہیں کی تھی۔ ڈائنامائیٹ کی جدید اور ہزار گنا طاقت ور شکل، جو چھوٹے چھوٹے دس انچ کے قطر کے گولوں کی شکل میں تھی۔ اس کا آخری سرا اس عمارت میں تھا، جہاں مارگس یعنی عمران کی قیام گاہ تھی۔ اور اب عمران کو ایک انتہائی اہم کام انجام دینا تھا، وہ کام جو ان سب سے خوفناک اور وقت طلب تھا، وہ

اس کے لئے وقت کا انتظار کر رہا تھا۔

شام کے چھ بجے عمران اپنی خواب گاہ کے قریب اس کمرے میں پہنچ گیا جہاں ٹرانسمیٹر پر جنرل گارڈین سے گفتگو کی جاتی تھی اور پھر اس نے دھڑکتے دل سے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"یس۔ چند سیکنڈ کے بعد گارڈین کی آواز سنائی دی

"ایک انتہائی منحوس خبر سنانے جا رہا ہوں جناب۔ عمران مارگس کی آواز میں پراسرار طریقے سے بولا۔

"اوہ کیا بات ہے مسٹر مارگس۔؟

"ان لوگوں کو آپ کے بارے میں مکمل یقین ہو گیا ہے۔ میں نے اپنے کانوں سے ان کی گفتگو سنی ہے۔ ان لوگوں نے آپ کے لئے نہایت خوفناک سازش کی ہے، میری خوش قسمتی ہے کہ بات میرے کانوں تک پہنچ گئی ورنہ میں اپنے فرض کی کوتاہی کے سلسلے میں زندگی بھر اپنے آپ کو معاف نہیں کر سکتا تھا۔

"کیا بات ہے مارگس۔ گارڈین حیرت زدہ آواز میں بولا۔

"رات کو ٹھیک ساڑھے بارہ بجے ساحلی توپوں سے دونوں جہازوں کو تباہ کر دیا جائے گا۔ یہ پروگرام نہایت خفیہ ہے اور اس راز کے بارے میں صرف چند لوگ جانتے ہیں۔ بعد میں وہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کریں گے کہ جہاز آپس میں ایک دوسرے پر گولہ باری کر کے غرق ہو گئے ہیں۔

"کیا تمہیں یقین ہے مارگس کہ تم نے جو کچھ سنا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔" دوسری طرف سے نہایت سنجیدہ لہجے میں پوچھا گیا ۔۔۔"

"میں مکمل اعتماد سے بات کرتا ہوں جنرل گارڈین ۔۔"

"ٹھیک ہے مسٹر مارگس، آپ اپنے آدمیوں کے ساتھ پروجیکٹ سے تقریباً دو میل پیچھے ہٹ جائیں ۔ اس کے بعد رات کو ساڑھے بارہ بجے مسٹر نکسن کو گارڈین کی قوت کا اندازہ ہو جائے گا، حالانکہ اس کے لئے ہماری حکومت کو زبردست نقصان اٹھانا پڑے گا۔ لیکن وہ اس غلطی کا خمیازہ ہو گی، آخر حکومت نے کرنل نکسن جیسے نااہل لوگوں کو اس عظیم پراجیکٹ کا انچارج کیوں بنایا۔ بہرحال تم میری ہدایات پر عمل کرو گے ۔۔"

"یس سر ۔۔ عمران نے جواب دیا اور پھر دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہو جانے کے بعد خود بھی ٹرانسمیٹر رکھ دیا ۔۔۔

اس کے چہرے پر سکون پھیلا ہوا تھا۔ سارا کام حسب منشاء ہو رہا تھا اور کامیابی سو فیصدی یقینی تھی ۔۔۔

اسی دن ایک ہزار غیر مہذب جنگلیوں کا دستہ بڑی خاموشی سے چل پڑا تھا ۔ وہ لوگ اتنے محتاط تھے کہ ذرا بھی آواز نہیں ہو رہی تھی ۔۔ ان سب کے پاس برین گنیں موجود تھیں جن

کے استعمال سے وہ بخوبی واقف تھے ۔

جنگلیوں کی چار ٹکریاں بنی ہوئی تھیں ۔ سو جنگلی صفدر کی کمان میں تھے ۔ سو نعمانی کی کمان میں، دو سو جنگلی عبداللہ کی کمانڈ میں تھے ۔ اور باقی سب پر سردار اغمالس کی حکومت چل رہی تھی ۔ لیکن وہ سب اتنے منظم تھے کہ ایک اشارے پر تمام کام کرنے کے لئے تیار تھے ۔

ان سب نے نقشے کے مطابق مورچے سنبھال لئے تھے اور وہ خوفناک انداز میں دانت پر دانت جمائے برین گن ہاتھوں میں پکڑے سردار کے اشارے کے منتظر تھے ۔ سردار نے پوری سکیم ان لوگوں کو سمجھا دی تھی ۔۔۔

رات کے ٹھیک سوا بارہ بج چکے تھے، عمران پھرتی سے اپنی جگہ کھڑا ہو گیا، سامنے ہی ایک خوفناک سیاہ مشین نظر آ رہی تھی جس کا ہینڈل اوپر اٹھا ہوا تھا ۔۔۔

ہاتھ کا ایک ہلکا سا اشارہ اور ایک عظیم پراجیکٹ کی تباہی ایک عظیم پروجیکٹ صرف عمران کے رحم و کرم پر تھا ۔ عمران کے قدم لرز گئے، لیکن پھر اس نے گردن جھٹک کر اپنے حواس مجتمع کئے اور دوسرے لمحے اس نے اپنی پوری قوت ہینڈل پر صرف کر دی ایک خوفناک دھماکہ سنائی دیا تھا ۔ ایک تیز چمک ہوئی جس نے پورے پراجیکٹ کو روشن کر دیا ۔ روشنی میں بیسے اور دھانت کا

بنا ہوا ایک گول ٹینک فضا میں اڑتا نظر آیا اور دوسرا دھماکہ فضا میں ہوا۔ لیکن یہ دھماکہ پہلے دھماکے سے کہیں زیادہ خوفناک تھا، کیونکہ ٹینک فضا میں پھٹ گیا تھا اور پورے پراجیکٹ پر آگ برس رہی تھی۔ پھر ایک اور دھماکہ ہوا اور قیامت کی گڑگڑاہٹ سنائی دینے لگی، عمران جس کمرے میں تھا اس کی چھت فضا میں اڑ گئی تھی، پورے کمرے میں راکھ اور دھول بھر گئی تھی۔ لیکن وہ وہیں رکا رہا۔ اسے ابھی اور بھی کام انجام دینا تھے۔

باہر اب شور و غل شروع ہو گیا تھا۔ اور اس شور میں توپوں کی آواز نمایاں تھی — جنگی جہازوں نے پراجیکٹ پر گولے برسانے شروع کر دیئے۔ گارڈین یہ سمجھا کہ حسب پروگرام حملہ شروع ہو گیا چنانچہ اس نے اپنی مدافعت شروع کر دی۔

اور پھر تو قیامت آگئی، پورا پراجیکٹ دھماکوں سے لرز رہا تھا، اس عمارت کے تمام کمرے زمین بوس ہو رہے تھے۔ لیکن ابھی اسے ایک کام اور انجام دینا تھا۔

جہاز گولے برسا رہے تھے، اندر بم پھٹ رہے تھے، راکٹ دھماکوں کے ساتھ پھٹ رہے تھے۔ ایک قیامت، ایک تباہی ہر طرف پھیل گئی تھی۔

اس قیامت میں عمران نے ایک ٹرانسمیٹر آن کیا اور جنرل گارڈین کی آواز میں چیخنے لگا۔

"ہیلو ہیلو۔ دونوں جہازوں کو تباہ کر دو۔ وہ دشمن کے ہاتھوں میں پہنچ گئے ہیں۔ جلدی۔ میں گارڈین بول رہا ہوں۔ ہمارے جہاز دشمن کے ہاتھوں میں پہنچ گئے ہیں۔ جلدی جلدی۔" عمران حلق پھاڑ پھاڑ کے چیخ رہا تھا۔

اس کی آواز سنتے ہی سمندر کے نیچے آبدوزیں حرکت میں آگئیں اور پھر سمندر میں خوفناک جنگ چھڑ گئی۔ تارپیڈو جہازوں کو چھلنی کر رہے تھے اور جہاز والے حیران تھے کہ یہ کیا ہو گیا ہے۔ کیا آبدوزیں بھی کرنل بکسن سے مل گئی ہیں۔ نتیجے میں جنرل گارڈین کے حکم پر آبدوزوں پر بھی گولہ باری کی جانے لگی۔ اس طرح پورا پراجیکٹ تباہ ہونے لگا۔

ناپاک لوگوں کے ناپاک عزائم خاک میں مل گئے تھے۔ دنیا کو ختم کرنے کا خواب خاک میں مل گیا تھا۔ موت کا دیوتا ان لوگوں کی ناکامی پر قہقہے لگا رہا تھا۔ آگ برس رہی تھی۔ دھماکے عمارتوں کو اڑا رہے تھے اور پراجیکٹ کے لوگ جانیں بچا کر بھاگ رہے تھے۔

لیکن دوسری طرف مسلح جنگلی بھاگتے ہوئے لوگوں کو بے رحمی سے برین گنوں کا نشانہ بنا رہے تھے۔

تمام دشمنانِ دنیا کا خاتمہ ہو رہا تھا، عمران پورے طور پر ان لوگوں کو تباہ کر دینا چاہتا تھا جو دنیا کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے تھے۔

معصوم آہیں اثر لا رہی تھیں۔ پراجیکٹ مکمل طور پر تباہ ہو گیا

پراجیکٹ کی مکمل تباہی ہو رہی تھی۔ تب ہی عمران نے دریا میں چھلانگ لگا دی اور اسی وقت کمرے کی بقیہ دیواریں بھی دھماکے سے اڑ گئیں جن میں وہ چند سیکنڈ قبل موجود تھا۔۔۔

عمران تیر رہا تھا ۔۔۔ اور پھر وہ کافی دور کنارے پر نکل آیا۔

پوری رات دھماکے ہوتے رہے۔ آبدوزیں تباہ ہو گئیں۔ جنگی جہاز سمندر میں غرق ہو گئے۔ مشن ۳۳۳ کی تباہی عمل میں آ چکی تھی خوفناک دھماکوں نے زمین میں سینکڑوں فٹ گہرے گڑھے بنا دیئے تھے اور ان گڑھوں میں پانی بھر گیا تھا۔ جس جگہ پراجیکٹ موجود تھا وہ علاقہ ایک جھیل میں تبدیل ہو گیا تھا۔ اب وہاں کوئی بھی انسان زندہ نہیں رہا تھا۔۔۔

بلیک زیرو دیوانوں کی طرح عمران کو تلاش کرتا پھر رہا تھا، دوسری طرف سردار ارغالس بھی اس کے لئے بیحد پریشان تھا۔ اور ٹھیک اس وقت جب یہ لوگ عمران کو تلاش کر رہے تھے، عمران ان کے پاس پہنچ گیا۔۔۔

سردار ارغالس نے عمران کو سینے سے لگا لیا۔ عمران کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے۔۔۔

تو میرا دوست ہے، میرا بھائی ہے، تو نے میرے لئے جو کچھ کیا میں اسے کبھی نہیں بھولوں گا۔ سردار عمران کے ہاتھوں کو چومنے لگا اور عمران اس کی سادہ لوحی پر مسکرانے لگا۔۔۔

اسی دن شام کو عمران اور اس کے ساتھی عبداللہ کے ساتھ عبداللہ کے ملک پہنچ گئے، جہاں اس نے حسب وعدہ عبداللہ کے ساتھ قیام کیا۔ اس کے اعزاز میں سرکاری تقاریب منعقد ہوئیں۔ لیکن ان ساری تقاریب میں کہیں بھی اس پروجیکٹ کی تباہی کا ذکر نہیں کیا گیا تھا۔۔۔

یہ تو حکومتوں کے راز تھے اور اعلیٰ سطح کے لوگ جانتے تھے کہ عمران نے نہ صرف انہیں بلکہ ایک وسیع و عریض دنیا کو تباہ ہونے سے بچا لیا ہے ۔۔۔ اس کا یہ کارنامہ حکومتوں کے دلوں پر نقش تھا ۔۔۔ اور عمران کی حکومت اس کے اس سنہری کارنامے کو کبھی نہیں بھول سکتی ۔۔۔

اور ایکسٹو کا یہ کہنا بھی درست ثابت ہو گیا تھا کہ جہاں عمران ہو وہاں ناکامی کے بارے میں سوچا بھی نہیں جا سکتا۔

عمران تھا ہی ایسی چیز ۔۔۔

ختم شد

آئندہ ناول
الیکٹرک فورس